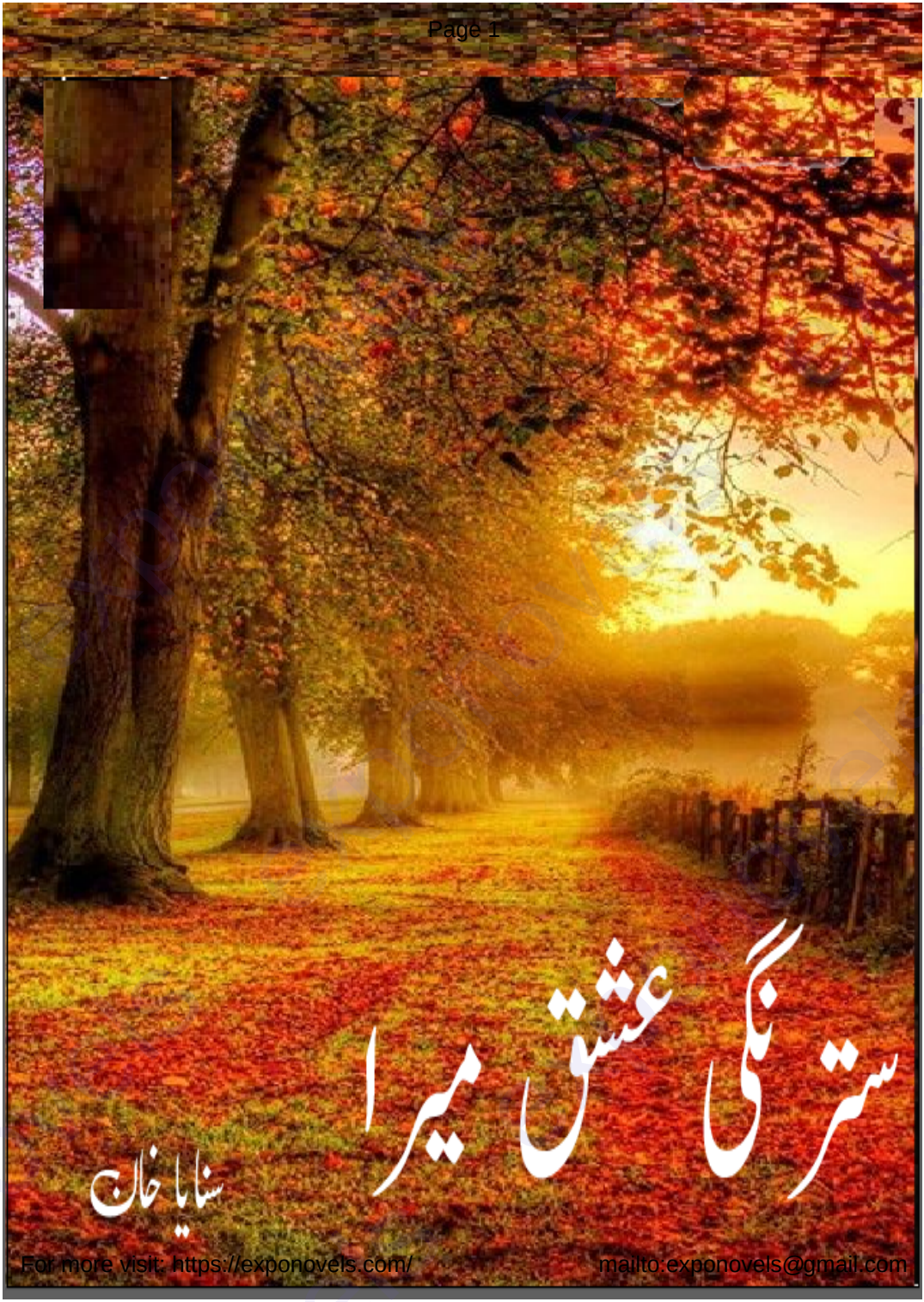

For more visit: https://exponovels.com/
mailto:exponovels@gmail.com

کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔

عزیز راجپوت روحی کے کمرے میں آئے تو دیکھا کے وہ اپنے بیگ میں کپڑے رکھ رہی ہے اُن کی آواز پر پلٹ کر دیکھا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی

میں اوٹی جا رہی ہوں پاپا اپنے فرینڈز کے ساتھ

مختصر سا جواب عزیز کو پریشان کر گیا

روحی ہم آپ کو پہلے بھی بتا چکے ہیں آپ کا گھر سے باہر نکلنا یا کہیں بھی آنا جانا ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔۔۔خطرہ ہے اس میں۔۔۔۔۔

کیوں پاپا۔۔۔۔۔صرف اسلئے کیوں کے میں آپ کی بیٹی ہوں کیا یہ منسٹر عزیز راجپوت کی بیٹی ہونے کی سزا ہے۔۔۔کب تک مجھے یوں قید کر کے رکھا جائے گا نا اپنی مرضی سے کہیں گھوم سکتی ہوں نہ کسی سے مل سکتی ہوں نا سکون سے جی سکتی ہوں آپ کے کہنے پر کالج جانا چھوڑ دیا یورپ جانا کنسل کر دیا ۔۔۔۔اور اب گھر میں کب تک خود کو قید کر کے رکھنا ہو گا مجھے۔۔۔میں تھک چکی ہوں۔۔۔۔۔گھٹن ہو رہی ہے مجھے۔۔۔۔ایسا لگ رہا ہے کسی جرم کی سزا کاٹ رہی ہوں میں۔۔۔۔

یہ سب آپ کی حفاظت کے لیے کیا جا رہا ہے بیٹا۔۔۔۔۔

مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے پاپا۔۔۔۔۔ میں بچی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اپنا خیال رکھ سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اوٹی جانا ہے پلیز کم سے کم مجھے کچھ دِن کے لیے اس سب سے آزاد کر دیں

وہ اپنے دل کی بھڑاس پہلی دفعہ نہیں نکال رہی تھی اور عزیز اُسے سمجھانے کی ہر کسر پوری کر چکے تھے

ٹھیک ہے۔۔۔۔ لیکن آپ سیکیورٹی میں رہے گی اور گارڈز ہر وقت آپ کے ساتھ رہے گے۔۔۔۔ اور ہم جو کہے گے آپ کو ماننا ہوگا

اُس کی ہر روز کی ضد سے پریشان ہو کر آخر اُنہوں نے اُس کی بات ماننے کا فیصلہ کیا لیکن اُن کی بات نے روحی کو مزید زچ کر دیا

یہ سیکیورٹی یہ گارڈز یہ پابندی تنگ آ گئی ہوں میں اس سب سے۔۔۔۔۔ میں وہاں اکیلے جانا چاہتی ہوں اس سب سے آزاد ہونا چاہتی ہوں مجھے نہیں ضرورت ہے اس کی۔۔۔۔۔۔

تب آپ کہیں نہیں جائے گی

وہ اُس کے لہجے اور الفاظ کی سختی پر خود بھی سخت ہونے پر مجبور ہوئے

پاپا آپ ایسا نہیں کہہ سکتے مجھے جانا ہے اور بس جانا ہے

بہت بد تمیز ہوتی جا رہی ہے آپ۔۔ ہم آپ کی ہر ضد پوری کرتے ہے اس کا یہ مطلب نہیں کے آپ اس طرح برتاؤ کریں

وہ غصے سے بولیں اور باہر نکل گئے

اگر اس بار آپ نا بھی کہے تو میں ضرور جاؤنگی مجھے اس جیل سے نکل کر کھلی ہوا میں سانس لینے سے نہیں روک سکتے آپ۔۔۔۔

اُن کے چلے جانے پر وہ اتنا اونچا بولی کے ضرور اُنہوں نے نیچے تک اُس کی آواز سنی ہوگی وہ ضدی تھی تو وہ بھی اُس کے باپ تھے اور اُنھیں اُس کی فکر تھی اُن کی اکلوتی اولاد تھی اور اُنھیں بہت عزیز تھی اس لیے یہ سختی اُنھیں غلط نہیں لگتی تھی لیکن روحی اس سب سے بیزار ہو چکی تھی نا ہی اُسے باہر جانے دیا جاتا نا دوستوں سے ملنے کی اجازت تھی اگر کبھی نکلنا ہوتا تب بھی گارڈز سر پر سوار رہتے اپنے دوستوں کو دیکھ کر اُسے اپنی زندگی پر غصّہ آتا تھا کچھ دن سے سختی بڑھا دی گئی تھی اس کیا کالج جانا تک بند ہو گیا تھا گھر میں کوئی نہیں تھا جس سے وہ بات بھی کر سکے پاپا دن بھر اپنے کاموں میں مصروف رہتے کتنی ہے دیر وہ بیٹھی سوچتی رہی پھر ایکدم سے اٹھی اور اپنے تمام دوپٹوں کو گانٹھ باندھ کر جوڑتے ہوئے ایک لمبی رسی جیسا بنایا وہ طے کے چکی تھی کے اُسے اس بار کسی بھی طرح اپنے دوستوں کے ساتھ اُوٹی جانا ہے ملازمہ اس کا کھانا لے کر اندر آئی اُسے رسی بنا کر گیلری سے باہر ڈالتے دیکھ ٹرے رخ کے فوراً اس کی جانب دوڑی

بی بی جی یہ کیا کر رہی ہے آپ

میرا بیگ لے کر آؤ

وہ اس کی بات کو مکمل اگنور کر کے بولی ملازمہ جا کر اس کا بیگ لے آئی جس میں اس نے ایک ڈریس اور کچھ ضروری سامان رکھ لیا تھا بیگ کندھے پر ڈال کر وہ رسی پکڑے باہر کی جانب گئی پھر رک کر ملازمہ کو دیکھا جو بے چاری حیران پریشان کھڑی تھی

پاپا اگر میرا پوچھے تو کہہ دینا کے میں اس قید سے نکل کر کچھ وقت اپنی زندگی سکون سے جینا چاہتی ہوں اس لیے مجھے ڈھونڈنے کی کوشش نا کریں میں بہت جلد واپس اجاؤں گی

وہ سنجیدگی سے بولی اور اس رسی کے سہارے سے نیچے اتر گئی باہر گیٹ پر گارڈز کھڑے تھے اور وہ جانتی تھی اُسے ضرور روکا جائیگا اس لیے سوچنے لگی کے باہر کیسے نکلے تبھی پاپا باہر آئے اپنے ایک دوست کو الوداع کہنے کے لیے وہ کچھ سوچ کر اس گاڑی کی ڈکی میں لیٹ گئی جو پاپا کے دوست کی تھی تھوڑی ہی دیر میں گاڑی اسٹارٹ ہو گئی اور وہ گھر سے باہر نکلنے نے کامیاب ہوئی

اس لڑکی کی حرکتوں نے پریشان کر دیا ہے ہمیں

جب عزیز صاحب کو اس کے جانے کی خبر ملی تب وہ اپنے ملازموں پر خوب برسے اور فوراً کمشنر کو بلا کر ساری بات بتائی

فکر نا کریں سر ہم اُسے ڈھونڈ لیں گے

کیسے فکر نا کرے کمشنر صاحب اُن بدمعاشوں نے پہلے ہی دھمکی دی ہی ہمیں وہ ہماری بیٹی کے پیچھے پڑے ہے تاکہ ہم سے اپنے مطالبات پورے کر سکے۔ روحی ہمیں بہت عزیز ہے اگر اُسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب پریشانی سے بولے آج کل کچھ مافیہ گینگ کے لوگوں نے اُنہیں دھمکیاں دی تھی کے اگر اُن کا سردار رہا نا کیا گیا تو وہ اُنہیں نقصان پہنچائے گے اور عزیز کو ڈر تھا کے کہیں اپنے مطالبے کے لیے وہ لوگ روحی کو نشانہ نا بنائے

میری بیٹی کی حفاظت اب آپکے ہاتھوں سونپ رہا ہوں جلد سے جلد معلوم کرے وہ کہاں ہے اور اُسے مجھ تک پہنچائے تب ہی میرے دل کو سکون آئے گا

عزیز صاحب کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے بولے

بس رکنے پر وہ دروازے سے نیچے کودی بس دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہوگئی اور روحی نے ایک گہری سانس لے کر مٹی کی خوشبو کو اپنے اندر لیا اس کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں ڈھیر ساری خوشی تھی سامنے کا منظر اُس خوشی کو ہزار گنا بڑھا دینے کو کافی تھا اوٹی اپنی خوبصورتی اور موسم کے لیے مشہور۔۔۔۔۔ سارے جہاں کا سکون اُن وادیوں میں نظر آرہا تھا اُس کا دل چاہ رہا تھا کے دور اُن نیل گیری کے پہاڑوں پر چڑھ جائے آسمان میں اُڑیں ہریالی کے بستر پر آنکھیں موندیں لیٹ جائے وہ ہر نظارے کو سراہتی آگے بڑھنے لگی سڑک سنسان تھی وقفے وقفے سے بس کوئی گاڑی ہی گزر جاتی۔

بلیک گھٹنوں سے کوئی ایک بالش اونچا ٹاپ جس پر ڈائمنڈ کا گلا تھا اور سرخ جینس جس پر ایک طرف کالے ہی رنگ کی زنجیر لٹک رہی تھی سرخ رنگ کا سکارف گلے میں لپٹا تھا بیگ کے دونوں بیلٹ میں اپنے انگوٹھے ڈالے اُس جنت کا نظارہ کرتی ہوئی وہ چلتی گئی کافی دور تک۔۔۔۔ فون بجا تو جیب نکال کر کان سے لگا لیا

اندازہ لگاؤ اس وقت میں کہاں ہوں

وہ ایک ادا سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی

نیلگری کے پہاڑوں کا نظارہ کر رہی ہوں

دوسری جانب کا جواب سننے کے بعد بولی

اپنے دوستوں سے کیا وعدہ جو نبھانا تھا

دوسری جانب سے کیے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ ایک پل کو رکی اور زمین پر پڑے پتھر لات مار کر دور تک جاتے دیکھا

پریشن نہیں دی۔۔۔۔ میں گھر سے بھاگ آئی ہوں بنا بتائے

آنکھوں میں جیت کی خوشی اور ہونٹوں پر شرارت ناچ رہی تھی

اب دوستوں کے لیے اتنا رسک تو لینا ہی ہوگا۔۔۔۔۔ اور پاپا کا ڈر بھی کم ہو جائیگا شاید میری سیکیورٹی تھوڑی کام کر دیں

سننے والا ضرور اُس کی بیوقوفی پر پریشان ہوا تھا

کونسے ریسوٹ میں۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں پہنچتی ہوں بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فون بند کر کے واپس اپنی جیب میں رکھا اب اُس کی نظریں کوئی سواری تلاش کر رہی تھی وہ اُسی راستے پر چلتے ہوئے کوئی ٹیکسی یا رکشا ڈھونڈنے لگی ایک کالی جیپ آکر اُس کے پاس سے گزرتی ہوئے تھوڑی دوری پر جا کر رکی تھی اُس نے سوچا کیوں نا لفٹ لے لی جائے وہ اُس کے پاس جاتی اس کے پہلے ہی اُس جیپ سے اتر کر ایک شخص اُس کی جانب چلا آرہا تھا وہ رک گئی

وہ شخص ٹھیک اُس کے سامنے آکر رکا تھا

کیا میں جان سکتا ہوں آپ کہاں جا رہی ہے

روحی اُس کے سوال پر اُسے حیرت سے دیکھنے لگی ایک اجنبی کا اُس سے اچانک آکر یے سوال کرنا اُس کی حیرت جائز تھی

ACPzaarMuhammad

اُس کی سوالیہ نظروں کو پڑھتے ہوئے اُس نے اپنی آنکھوں سے کالے گلاسز نکال کر شرٹ کی درمیان میں لٹکاتے ہوئے بتایا

دراصل یہاں پاس میں ایک چوری ہوئی ہے اس لیے ہم انویسٹیگیشن کر رہے ہے مجھے آپ کی تلاشی لینی ہوگی

اُس نے سنجیدگی سے بتاتے ہوئے ہاتھ جیب میں رکھے تھے

پر۔۔۔۔۔۔ میں تو بس کچھ منٹ پہلے ہی یہاں آئی ہوں۔۔۔۔ آپ چاہے تو یہ ٹکٹ دیکھ سکتے ہیں۔۔۔۔

روحی نے جیب سے ٹکٹ نکال کر کہا

ٹکٹ نہیں۔۔۔۔ مجھے آپ کے بیگ کی تلاشی لینی ہے نکالئے اسے۔۔۔۔۔۔

زار نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس کے بیگ کی جانب اشارہ کیا

دیکھیے انسپکٹر میں کوئی چور نہیں ہوں۔۔۔۔ میں کیوں اپنی تلاشی دوں جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں ۔۔۔۔۔

میں پیار سے بات کر رہا ہوں مجھے زبردستی کرنے پر مجبور نہ کریں ورنہ مجھے آپ کو پولس اسٹیشن لے جانا ہوگا۔۔۔۔۔۔ اپنا بیگ دیجئے

دیکھو تم جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔۔۔۔۔۔میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں۔۔۔میں

روحی کے لفظ ادھُوری رہ گئے زار نے اُس کا بیگ کھینچتے ہوئے اُس سے الگ کیا تھا

یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہارا بائیو ڈیٹا جاننے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ جیپ کے کے قریب آکر اُس اور بیگ رکھتے ہوئے بولا

دیکھو تم اس طرح ایک لڑکی کے بیگ کی تلاشی نہیں لے سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔thisiswrong

صحیح غلط کیا ہے جانتا ہوں میں اور اگر تم چور نہیں ہو تو اتنا ڈرنے کی کیا ضرورت ہے چپ کر کے کھڑی رہی

وہ بیگ کھول کر جانچتے ہوئے بولا اور پھر اُس کی جانب دیکھا

میں دیکھ لوں گی تمہیں۔۔۔۔۔۔

فلحال تو ذرا یہاں دیکھو۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بیگ روحی کے سامنے کر کے ہاتھ ڈالتے ہوئے اُس میں سے ایک نیکلس نکالا ڈائمنڈ کا قیمتی نیکلس اُس کے بیگ سے کیسے نکلا وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

یہ میرے بیگ میں کیسے آیا

اس کے پیر تو مجھے کہیں نظر نہیں آرہے نا ہی پر ہے جو اڑ پائے مطلب خود تو نہیں آیا ہو گا

وہ نیکلس کو جانچتے ہوئے بولے اور کڑے تیوروں سے اُسے گھورا

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے نہیں پتہ کے یہ میرے بیگ میں کیسے آیا

ہر چور پکڑے جانے کے بعد یہی کہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔۔

اُس نے بیگ میں نیکلس ڈال کر بیگ اندر پھینکا اور گلاسز نکال کر واپس لگا لیے

کیا مطلب۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی تو وہ جاتے جاتے رک کے اُس کی جانب مڑا

مطلب یہ کے اس ہار کی چوری کے جرم میں میں تمہیں گرفتار کرتا ہوں

میں نے یہ نہیں چرایا ہے بلکہ میں جانتی ہی نہیں یہ ہار کہاں سے آیا۔۔۔۔۔

دیکھو اس وقت میرے ساتھ کوئی لیڈی کانسٹیبل نہیں ہے اور میں ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا اس لیے کہہ رہا ہوں سیدھی طرح سے گاڑی میں بیٹھ جاؤ

انسپکٹر تم ۔مجھے جانتے نہیں کے میں کون ہوں۔۔۔۔ اگر جانتے تو گرفتار کرنے کی بات بھی نہیں کرتے

روحی نے پہلی دفعہ سختی سے کہا جس اور زار نے بھنویں اٹھا کر اُسے دیکھا

میں منسٹر عزیز راجپوت کی بیٹی روحینا راجپوت ہوں

زار نے ایک گہری سانس خارج کی اور اُس کے آگے دو قدم بڑھائے

میری شکل پر تمہیں گدھا بے وقوف اُلّو ایسا کچھ لکھا نظر آتا ہے

مطلب تم کہنا چاہتی ہو کے منسٹر عزیز راجپوت کی بیٹی ممبئی سے یہاں اوٹی میں وہ بھی بنا کسی حفاظتی دستے کے پیدل سڑکوں پر آوارہ گھوم رہی ہے

It'samazing۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یقین نہیں ہو رہا نا تمہیں ابھی اپنے پاپا کو فون کر کے تم سے بات کرواتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُسے غصے سے دیکھا لیکن پاکٹ تک پہنچتا اُس کا ہاتھ رک گیا وہ پاپا کو فون کرتی تو کیسے وہ تو اُنھیں بنا بتائے گھر سے آئی تھی اور وہ بھی یہ جتا کر کے وہ اپنا خیال رکھ سکتی ہے اب اگر وہ اُنھیں فون کر کے بتاتی کے مشکل میں پھنس گئی ہے تو پاپا کا ڈر دوگنا ہو جاتا اور اُس کی حفاظت اور کڑی ہو جاتی جس چیز سے اُسے نفرت تھی۔۔۔۔۔۔۔ سیکیورٹی اور پابندی اور بڑھا دی جاتی اس وقت وہ پاپا کو فون کر کے مصیبت مول نہیں لے سکتی تھی اُس کا ہاتھ اُسے طرح جیب پر تھا اور اُس نے زار کی جانب دیکھا جو منتظر نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا ہوا عزیز راجپوت کی بیٹی کے پاس موبائل نہیں ہے۔۔۔۔۔ افف بڑے افسوس کی بات ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن ڈونٹ وری میرے پاس فون ہے۔۔ اے۔ سی۔ پی ہوں نا اتنا تو افورڈ کر ہی سکتا ہوں۔۔۔۔

اُس نے اپنا موبائل نکال کر اُس کی جانب بڑھایا

لو بات کرو۔۔۔۔۔۔

روحی اُسے طرح کھڑی رہی کبھی اُسے اور کبھی موبائل کو دیکھتی

کیا ہوا اپنے پاپا کا نمبر یاد نہیں آ رہا۔۔۔۔۔۔

زار نے طنز کیا تو روحی نے نظریں پھر لی اُس نے موبائل واپس رکھا

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔ میں چور نہیں ہوں

روحی نے اُسے یقین دلانے کی ایک اور کوشش کی

چوروں کا تکیہ کا کلام تمہاری زبان پر ہے۔۔۔۔چوری کا سامان تمہارے بیگ میں ہے اور کہہ رہی ہو چور نہیں ہو۔۔۔۔۔۔چپ چاپ اندر بیٹھو اس سے پہلے کے میری برداشت جواب دے جائے

زار کے لہجے میں سختی تھی اور چہرے پر غصّہ وہ مرے قدموں سے چل کر جیپ کے اندر بیٹھ گئی اور زار بھی آکر دوسری جانب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

وہ بڑی مصیبت میں پھنس گئی تھی سمجھ میں یہ نہیں آرہا تھا کے وہ ہار اُس کے بیگ میں کہاں سے آیا کہیں کسی نے بس میں تو یہ حرکت نہیں کی لیکن جب کیسے کیوں بہت سوال تھے اُس نے غصے سے زار کی جانب دیکھا جو اپنی دھن میں گاڑی چلا رہا تھا سب سے زیادہ غصّہ تو اُسے زار پر تھا جو اُس کی بات کا یقین نہیں کر رہا تھا

زار نے اُس کی نظروں کو محسوس کر کے سخت نظروں سے اُسے دیکھا اور دوبارہ سامنے دیکھنے لگا

اب کیا کروں میں۔۔۔۔کیسے نکلوں اس مصیبت سے۔۔۔۔۔کہاں پھنسا دیا اس نے مجھے۔۔۔۔۔اگر پاپا کو پتہ چل گیا تو آئندہ میرے گھر سے باہر نکلنے پر بھی پہرہ لگا دینا ہے اُنہوں نے ۔۔۔۔۔۔۔اگر ایک بار پولس اسٹیشن میں پہنچ گئی تو بہت مشکل ہو جائیگی ابھی اگر بھاگ جاؤں تو ۔۔۔۔۔

وہ سیٹ سے سر ٹکائے سوچتے ہوئے ایک دم سے زار کی جانب دیکھنے لگی

بھاگ کر اس آدمی سے جان چھڑا لیتی ہوں بعد کی بعد میں دیکھے گے۔۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گی فیلحال یہی صحیح لگ رہا تھا پولیس اسٹیشن کے سامنے گاڑی رکی تھی اور وہ اپنی طرف سے اُتر کر اُس کے پاس آیا تھا اور اُس کا دروازہ کھولا تھا وہ نیچے اتر گئی زار نے اُس کا بیگ اٹھایا اندر چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھا وہ اُس کے پیچھے چلنے کی بجائے پلٹ کر سڑک کی جانب دوڑی زار نے اُس کی حرکت پر پلٹ کر دیکھا اور اُس کی بیوقوفی پر تاسف سے سر ہلا دیا اُس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے آکر جیپ میں بیٹھا اور اُس کی جانب چلا دی وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی جیپ اُس کے ساتھ ہی چل رہی تھی اور وہ خاموشی سے اُسے دیکھتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا رہا تھا اُس کی سانس پھول گئی تھی وہ رک گئی اتنا تو سمجھ میں آگیا تھا کے بھاگنا کوئی فائدے کا نہیں

فرار کا شوق پورا ہو گیا ہو تو بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے گاڑی کا رخ موڑا وہ منہ بناتی ہوئی آکر بیٹھ گئی سانسیں اب بھی تیزی سے چل رہی تھی سامنے پانی کی بوتل لے کر ہونٹوں سے لگا لی

بیٹھو اِدھر۔۔۔۔۔۔

اندر آکر اُس نے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ٹیبل کے کنارے پر ٹکتے ہوئے اپنے فون میں کچھ ٹائپ کرنے لگا باہر سے ایک باوردی انسپکٹر اندر آیا تھا

کون ہو بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار کو اتنی بے تکلفی سے بیٹھے دیکھ کر اُس نے ایک نظر روحی پر ڈالی زار نے نا اُسے دیکھا نا جواب دیا فون میں مصروف رہا جب کے روحی اُس کی بات پر حیران ہو کر کھڑی ہوئی

کیا مطلب کیا یہ انسپکٹر نہیں ہے۔۔۔۔۔

سامنے والے کی بات سے تو اُسے یہی لگا اُس نے زار کے حلیے پر نظر ڈالی۔۔۔اُس نے بلیک جینس پر سفید شرٹ پہنا ہوا تھا جس کی آستین کہنی تک فولڈ کی ہوئی تھی اب تک اُس نے غور ہی نہیں کیا تھا کے اُس نے وردی نہیں پھنی۔۔۔۔

میڈم اس تھانے کا انسپکٹر میں ہوں

انسپکٹر نے اُس کی معلومات نے مزید اضافہ کیا اور روحی کو جیسے خزانہ مل گیا

مجھے پہلے ہی لگا یہ ضرور کوئی گنڈا بدمعاش ہے۔۔۔۔۔دیکھیے نا انسپکٹر صاحب مجھ پر جھوٹا الزام لگا کر مجھے یہاں لے کر آیا ہے یہ۔۔۔۔۔۔

اوئے کون ہے تو۔۔۔۔۔۔۔

انسپکٹر روحی کی بات پر سختی سے بولا تھا زار نے فون کو پاکٹ میں رکھا ہر سیدھا ہو کر اپنی پچھلی جیب سے آئے کارڈ نکالا

Mumbaipolice۔۔۔ACPzaarMuhammad

انسپکٹر نے اُس پر لکھا پڑھتے ہوئے اُسے دیکھا

سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیدھا ہو کر اُسے سلام کیا زار نے اُس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور روحی کی خوشی چھو ہو گئی

اس لڑکی کو میں نے چوری کے جرم میں گرفتار کیا ہے اسے لے جا کر سیل میں بند کرو

زار اُسے کہتا ہوا آ کر کرسی اور بیٹھ گیا اور فائل اٹھا کر اُس پر نظریں دوڑائیں

نہیں انسپکٹر صاحب میں نے کچھ نہیں کیا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

چپ کر کے چلو لڑکی۔۔۔۔۔۔۔

انسپکٹر نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے کھینچتا ہوا سیل تک لے جانے لگا روحی نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تو اُس کی پکڑ اور سخت ہو گئی

انسپکٹر۔۔۔۔۔۔

زار کی آواز اتنی زوردار تھی کے سیل میں بند لڑکوں کے ساتھ وہاں موجود تینوں سپاہیوں نے بھی اُسے دیکھا تھا

تمیز سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار کی نظریں اُس کے ہاتھ پر تھی جس میں روحی کی کلائی تھی انسپکٹر اس کیا مفہوم سمجھ کے فوراً اُس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا اور روحی نے زار کو حیرت سے دیکھا تھا ایک پل کے لیے نظریں ٹکرائی تھی اور پھر زار فائل پر جھکا

سیل کی دیواروں کو دیکھتے ہوئے وہ اور پریشان ہو رہا تھا

دیکھو تم یہ اچھا نہیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

زار کو اُس نے سلاخوں کے پیچھے سے جھانکتے ہوئے مخاطب کیا وہ بہرہ بن کے بیٹھا رہا

میں یہاں سے نکل گئی نا تو خیر نہیں تمہاری

وہاں موجود سب اُسے دیکھ رہے تھے سوائے زار کے

ایک بار مجھے یہاں سے نکلنے دو اگر تمہاری وردی نا اتروا دی تو کہنا۔۔۔

زار نے فائل بند کی اور اُس کے پاس آیا

کیا تم مجھے اکسا رہی ہی کے میں تمہیں آزاد کرنے کے بارے میں سوچوں بھی نا۔۔۔۔

زار نے دانت پیستے ہوئے کہا وہ گنگ ہو گئی۔

کچھ قانون تو میں بھی جانتی ہوں ایک فون تو کر ہی سکتی ہوں میں

وہ پلٹا تو دوبارہ بولی اُس کے ذہن میں اب دوستوں سے مدد لینے کی بات آئی تھی

اسے باہر لے کر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سپاہی کو اشارہ کیا

صرف ایک فون۔۔۔۔ چاہے وہ تم کسی منسٹر کو کرو لوئر کو کرو یا دھوبی کو کرو۔۔۔۔ صرف ایک۔۔۔۔ اُس کے بعد تم منہ سے آواز بھی نہیں نکالو گی سمجھی

اُس نے روحی ک فون اُسے دیتے ہوئے کہا روحی فون تھامے کرسی پر بیٹھنے لگی لیکن زار کی نظروں نے اُسے بیٹھنے سے روکا جیسے کہہ رہا ہوں کے تمہارا گھر نہیں ہے یہ

مشی میں پروبلم میں پھنس گئی ہوں پلیز ہیلپ می

اُس نے فون پر اب تک کی ساری داستان سنا دی

پلیز جلدی آؤ میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی بات پر پہلی دفعہ اُسے دیکھا اُس نے فوراً فون بند کر دیا

میں باہر جا رہا ہوں پیچھے سے دھیان رکھنا اور خاص کر اس لڑکی پر نظر رکھنا اگر یہ یہاں سے گئی تو سمجھو تمہاری نوکری بھی گئی۔۔۔۔۔۔

رات ہونے کو آئی تھی اور مشی اب تک نہیں آئی تھی روحی پریشان کھڑی تھی بیٹھنے کا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا اوپر سے زار کی بات اُس کا دل جلا گئی جو اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا باہر نکلا

یہ تو ایسے بات کر رہا ہے جیسے کوئی سیریل کلر ہوں میں۔۔۔۔۔۔اور جیل توڑنے کے ریکاڈ مجھ پر ہی ختم ہے

وہ جل کر بولی

پلیز سر مجھے یہاں سے نکالیے۔۔۔۔۔۔

اُس کے جانے کے بعد اُس نے انسپکٹر سے بات کرنے کی کوشش کی وہ اُسے نظر انداز کر گیا

دیکھو اگر تم نے مجھے یہاں سے جانے دیا تو اپنے پاپا سے کہہ کر پرموشن دلواوں گی تمہیں

اس کی بات پر انسپکٹر نے اُس کی جانب غور سے دیکھا اور اُس کے دل میں امید جگی

سر نے سہی کہا تھا یہ لڑکی واقعی ذہنی مریض ہے

انسپکٹر نے پاس کھڑے سپاہی سے کہا جس اور وہ منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی

کیا اُس بندر نے مجھے پاگل کہا۔۔۔۔اُس کی اتنی ہمت۔

سر سے زار پر غصّہ آیا

سر روحی ہماری دوست ہے وہ کوئی چور نہیں ہے۔۔۔۔۔

مشی نے روحی کو لے کر کافی صفائی دی

دیکھیے صرف آپکے کہنے سے تو میں اسے نہیں چھوڑ سکتا آپ کو ضمانت دینی ہوگی پندرہ لاکھ جمع کروا کر یہاں دستخط کر دیں

زار کہنی کرسی کی پشت پر رکھ اُن سے بات کر رہا تھا

پندرہ لاکھ۔۔۔

اُس کی بات پر ساتھ کھڑے روہن کا بھی منہ کھل گیا

جی ہاں جرم بڑا ہے تو رقم تو بڑی ہوگی ہی۔۔۔۔۔

پر سر ہم لوگ اتنی بڑی رقم کیسے دے سکتے ہیں ہم ہالیڈے پر گھر سے باہر آئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ میری پرابلم نہیں ہے مجھے ضمانت مل جائیگی میں اُسے چھوڑ دوں گا۔ جا سکتے ہیں آپ لوگ

زار نے سیدھا ہوتے ہوئے جواب دیا روہن اور مشی چپ ہو گئے وہ روحی جتنے امیر تھے نہیں کو آسانی سے پندرہ لاکھ جمع کروا دیتے اور گھر سے بھی دور تھے کے فیملی کی مدد لے لیتے

ایک نمبر کا رشوت خور ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔ پندرہ لاکھ کی بھی ضمانت ہوتی ہے بھلا کبھی

روحی نے اُسے دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے اپنی انگلیاں مروڑی

مشی۔۔۔۔۔۔ روہن پلیز کچھ کرو۔۔۔ مجھے نکالو یہاں سے

مشی روہن اس کے پاس آئے تو وہ اُداس سی شکل بنائے بولی

پر روحی ہم لوگ اتنے پیسے کہاں سے لائے گے۔۔۔۔۔ تم انکل کو فون کیوں نہیں کرتی

نہیں کر سکتی یار گھر سے چھپ کر نکلی ہوں۔۔۔۔۔ پاپا بہت غصّہ کریں گے اگر اُنھیں پتہ چلا کہ میں جیل میں ہوں

جو بھی ہو روحی تمہیں اُنھیں بتانا ہی ہوگا وہی تمہیں نکال سکتے ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے یار۔۔۔

روہن نے سمجھاتے ہوئے کہا

اگر آپ لوگوں کا حکم ہو تو ایک کیفیٹریا بنوا دیں یہاں پھر آرام سے گپے مار سکتے ہیں آپ لوگ

زار کی آواز پر تینوں نے اس جانب دیکھا وہ بنا اُنہیں دیکھے بولا تھا

ایک تو اس سنکی انسپکٹر کی باتیں۔۔۔۔۔۔۔ دل کر رہا ہے جان سے مار دوں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے غصے سے کہا

اچھا روحی ہم چلتے ہے تم انکل کو فون کرو اور بتا دو اُنھیں سب

مشی اور روہن چلے گئے اور وہ پریشان کھڑی سوچنے لگی کے کیا کرے واقعی اب کوئی راستہ نہیں بچا تھا سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پاپا کو فون کرنے کا فیصلہ کیا اور زار کو آواز دی

مجھے ایک فون کرنا ہے

زار نے اُسے دیکھنے کے بعد واپس نظریں ہٹا لی جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو

میں کچھ کہہ رہی ہوں سنائی نہیں دیتا کیا فون کرنا ہے مجھے

روحی نے اس کا ریکشن دیکھ کر کہا

میں نے کہا تھا نا کے صرف ایک فون کر سکتی ہو تم ۔۔ تمہارا چانس ختم ہو چکا ہے چپ کر کے بیٹھی رہو۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے سختی سے کہا تو وہ گھبرا کر چپ ہو گئی

رات ہو چکی تھی اور وہ اسی طرح کھڑی تھی شاید اس امید میں کے یہاں سے نکل پائے زار کو اندر آتے دیکھا تو اس کا دل چاہا آج سچ مچ مجرم بن ہی جائے اس کا قتل کر کے۔۔۔۔۔ وہ آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور لیپٹاپ کھول کر اس میں مصروف ہو گیا

انسپکٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے فون کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلی دفعہ وہ غصے سے بولی تھی پھر بھی سامنے والے پر کوئی اثر نہیں ہوا

مجھے پتہ ہے تم جان بوجھ کر یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔۔ میرے بیگ میں وہ نیکلس بھی تم نے ہی ڈالا تھا نا

زار نے فون میز پر رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

کتنے پیسے مل رہے ہیں تمہیں یہ سب کرنے کے

زار نے صرف ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر اُس کے ساتھ والی سیل کو جہاں دو لڑکے بیٹھے روحی کو دیکھ سرگوشیاں کو رہے تھے اور ہنس رہے تھے

میں تمہیں اُس سے ڈبل دونگی اچھی طرح سے سمجھتی ہوں تم جیسو کی بولتی کیسے بند ہوتی ہے

زار نے نچلا ہونٹ دباتے ہوئے اُسے سنجیدگی سے دیکھا اور اُس کے حلیے پر نظر ڈالی ٹائٹ جینز اور بنا بازوؤں والا ٹاپ اُن لڑکوں کی سرگوشی کی وجہ اُسے صاف سمجھ رہی تھی وہ غیر محسوس طریقے سے بار بار اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا

تم جیسے رشوت خور افسروں کی وجہ سے ہی ہمارے ملک میں کرپشن اس حد تک بڑھ گیا ہے۔۔۔۔چند پیسوں کے لیے اپنی ایمانداری بیچتے وقت تم لوگوں کا ضمیر مر جاتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔کم از کم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی اُسے مزید کچوکے لگا کے اُس کے ضمیر کو جگاتی لیکن وہ ایک دم سے اٹھ کر کرسی کو لات مار کر گراتے ہوئے اُس کی جانب بڑھا تھا اور اُس کے الفاظ ادھورے چھوٹ گئے وہ سانس روکے سیدھی کھڑی ہو کر اُسے دیکھنے لگی لگا اب شامت آگئی لیکن وہ اُس کی بجائے ساتھ والی سیل کا دروازہ کھول کر اندر گیا اور دونوں لڑکوں کو کالر سے پکڑ کر اٹھایا اور دونوں کے منہ پر پوری طاقت سے ایک کے بعد ایک پانچ چھ تھپڑ رسید کیے وہ حیران پریشان کراہنے لگے اور روحی کو لگا اُس کا غصّہ اُن پر نکلا ہے جب کے وجہ کچھ اور تھی۔۔۔۔زار نے اُس کی جانب دیکھا تو اُس نے فوراً دونوں گالوں پر ہاتھ رکھ لیے اور پیچھے ہوتے ہوئی دیوار سے لگ گئی زار کا دیکھنا اتنا خطرناک تھا پہلی دفع روحی کو اُس سے ڈر لگا وہ اپنے بکھرے بالوں کو آنکھ سے ہٹا کر اوپر کرتے ہوئے باہر نکلا اور وہاں سے چلا گیا روحی زمین پر بیٹھ گئی اور اُن دونوں کو دیکھنے لگی جو اب تک کراہ رہے تھے اور گال پر انگلیوں کے نشان دور سے بھی صاف نظر آرہے تھے۔

پاگل ہے یہ آدمی۔۔۔۔۔بلکل پاگل۔۔۔۔۔۔یا اللہ میں تو اس کے ایک تھپڑ سے ہی دم توڑ دوں گی مجھے بچا لے اس سنکی سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ رونی شکل بنانے بیٹھی دیوار سے ٹیک لگا گئی

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کانسٹیبل نے اُس کے آگے کھانے کی پلیٹ رکھی تو وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی دال حد سے زیادہ پتلی اور چاول ضرورت سے زیادہ موٹے تھے دیکھتے ہیں حلق م اٹکنے لگے

میں یہ نہیں کھا سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیچارگی سے بولی

کوئی بات نہیں دے دو اِدھر۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے پہلی دفعہ اُس نے نرمی سے بات کی تھی شاید اُس کی شکل دیکھ کر روحی نے خوش ہوتے ہوئے پلیٹ واپس لوٹا دی تھی

سو جاؤ۔۔۔۔

اُسے لگا شاید وہ اُسے کچھ اور دیگا پر زار کے الفاظ سن کر وہ مایوس ہو گئی

پر مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔۔

زار نے کوئی دھیان نہیں دیا

پلیز مجھے کچھ اور دے دو مجھے بہت بھوک لگی ہے سچ میں

اگر کھانا ہے تو یہی کھاؤ اب تمہارے لیے اسپیشل چھپن بھوگ نہیں بنوا سکتا میں۔۔۔۔۔۔

زار نے سنجیدگی سے کہا اور دوبارہ اُسے وہی پلیٹ دی گئی جسے اُس نے مجبوری میں لے لیے دِن بار کی تھکن اُسے مجبور کر رہی تھی کھانے پر ورنہ وہ یہ کھانا کبھی نہیں کھاتی۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر اُس کھانے کو دیکھتی رہی پھر ہاتھ ڈالتے ڈالتے رکی

اسپون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی جانب دیکھ کے بولی اور زار نے اُسے جس طرح دیکھا

کوئی بات نہیں میں ہاتھ سے کھالوں گی۔۔۔۔۔۔۔

ایک لمحہ نہیں لگا نوالہ اٹھا کر منہ میں ڈالنے میں

سر آپ یہیں رہے گے رات کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپکٹر نے جاتے ہوئے رک کر اُسے پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔۔

اُس نے مختصر سا جواب دے کر روحی کو دیکھا جو گلاس بنا منہ سے لگائے پانی پی رہی تھی

اوکے سر۔۔۔۔

اور ہاں۔۔۔ میرے لیے ایک پلیٹ بریانی بھجوا دینا

زار نے جن بوجھ کر تھوڑا اونچا کہا روحی نے اُسے حیرت سے دیکھا جو اُس نے محسوس بھی کیا

اوکے سر ابھی بھجوا دیتا ہوں۔۔

انسپکٹر سر ہلایا چلا گیا اور زار نے اُس کی جانب دیکھا روحی گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی بچوں کی طرح نچلا ہونٹ نیچے لٹکائے دروازے کی جانب دیکھتی اُس کی شکل دیکھ کر وہ پہلی دفعہ کھل کر مسکرانے کو مجبور ہوا تھا

ہم نے جس آدمی کو گرفتار کیا ہے وہ اُسی گروپ سے تعلق رکھتا ہے اُس سے پوچھ تاچھ چل رہی ہے لیکن اتنا تو طے ہے کے وہ لوگ جانتے ہے روحی یہاں ہے۔۔۔۔۔۔

زار باہر کھڑا کہنی جیپ کے گیٹ پر رکھے بات کر رہا تھا

لیکن تم نے اُسے لاکپ میں کیوں رکھا ہے زار۔۔۔۔۔۔

کمشنر نے فون اسپیکر پے رکھا تھا عزیز اُن کی بات پر حیرت سے اُنھیں دیکھنے لگے

کیا۔۔۔اُس نے میری بیٹی کو لوکپ میں رکھا ہے

اُن کے ہاتھ سے موبائل لیا

آفیسر تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو مجرموں کے طرح جیل میں بند کرنے کی۔۔۔۔۔

سر اُسے سیف رکھنے کے لیے مجھے جو صحیح لگا میں نے وہیں کیا کیوں کے اگر میں اُسے بتا دیتا کے میں اُسے سیکیور کرنے کے لیے آیا ہوں تو وہ دوبارہ بھاگنے کی کوشش کرتی جس سے پروبلم ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

زار نے صفائی دیتے ہوئے کہا

سر میں نے ہی اُسے کہا تھا روحی سے یہ بات چھپانے کے لیے۔۔۔۔۔

کمشنر نے زار کی سائڈ لیتے ہوئے کہا

جو بھی ہوا بھی کے ابھی میری بیٹی کو اُس جگہ سے نکالو وہ وہاں نہیں رہے گی سمجھے

عزیز صاحب غصے سے بولے اور وہ لب بھینچ کر رہ گیا

زار اُسے کسی ریزوٹ یا اور کوئی سیف جگہ لے جاؤ۔۔۔۔۔کچھ بھی بہانہ کر کے۔۔۔۔ٹھیک ہے

کمشنر نے صلاح دی

اوکے سر۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فون بند کر دیا اور جیپ کے ٹائر پر لات ماری

ان لوگوں کی یہی پروبلم۔۔۔۔۔۔کسی بھی جگہ شان مارنے سے باز نہیں آتے۔۔۔۔۔۔بیٹی کی جان سے زیادہ اس آدمی کے لیے اُس کا کنفرٹ ضروری ہے۔۔۔

وہ غصے سے بڑبڑاتا ہوا اندر آیا روحی کے سیل کا دروازہ کھولا وہ بینچ اور پیر سمیٹے گہری نیند میں سو رہی تھی

اے۔۔۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔۔

زار نے اُسے زور سے آواز دی لیکن وہ ہلی بھی نہیں

GetupIsaid۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کی دفعہ وہ اور زور سے بولا تھا لیکن وہ نیند کی بڑی پکی تھی زار نے اُس کے آگے ہاتھ بڑھا کر چہرے کو چھونا چاہا لیکن رک گیا اور سیدھا ہو کر باہر نکل گیا

اُسے جگا کر باہر لے آؤ

باہر بیٹھی لیڈی کانسٹیبل کو کہتا ہوا وہ خود باہر نکل گیا دو منٹ بعد کانسٹیبل اُسے لے کر وہاں چلی آئی لیکن وہ اب بھی نیند میں تھی آنکھیں بند کئے چل رہی تھی اُسے لا کر زار کے سامنے کھڑا کیا اور اُسے چھوڑا تو وہ زار کے اوپر گرنے لگی زار نے اُسے پکڑ کے سیدھا کیا اور جھنجھوڑا

سیدھی کھڑی رہو۔۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں جھپکتے ہوئے کھولنے کی کوشش کی اور اُنھیں رگڑتے ہوئے آس پاس دیکھا خود کو جیل سے باہر دیکھ کے نیند اُڑ گئی اور مسکراہٹ آ گئی

تم نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔۔

وہ خوش ہوئے بولی زار نے اُس کا موبائل اُس کی جانب بڑھایا

۔ پتہ چل گیا نا میں چور نہیں ہوں۔۔۔۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ بہت غصّہ آ رہا تھا مجھے تم پر لیکن چلو معاف کے دیا کیا یاد کرو گے

اُس نے احسان کرنے والے انداز کہا زار نے اُس کی کسی بھی بات پر غور نہیں کیا آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

پر آئندہ کسی کو گرفتار کرنے سے پہلے تفتیش ضرور کر لینا کے وہ مجرم ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔ کیوں کے سب میری طرح نہیں ہوتے

وہ آ کر سیٹ پر بیٹھ گئی

ہاتھ دو۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے کہا تو اُس نے حیرت سے کندھے اچکا کر ہاتھ آگے بڑھایا زار نے اُس کے ہاتھ میں ہتکڑی ڈال کر دوسرا سرا جیپ کے دروازے سے اٹکا دیا

یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔ ہینڈ کف کیوں لگا رہے ہو میرے ہاتھ میں۔۔۔۔۔۔

تاکہ تم دوبارہ بھاگنے کی کوشش نہ کرو

زار نے سیدھے ہوتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کی

مطلب تم مجھے ریلیز نہیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔

روحی بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی

نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ محض تمہاری خوش فہمی ہے۔۔۔۔

وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا اور روحی نے رونی شکل بنائیے سامنے دیکھا

کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔۔۔۔۔

صبح کے پانچ بج رہے تھے اُجالا پھیلنا ابھی شروع ہی ہوا تھا سنسان سڑک پر گاڑی تیزی سے دوڑ رہی تھی

سپیشل سیل میں۔۔۔۔۔۔۔

اب ایسا بھی کونسا میں نے ڈاکہ ڈال دیا ہے جو یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔ میں نے تو وہ چوری بھی نہیں کی

روحی نے بیزاری سے کہا اور سیٹ سے سر ٹکا دیا

زار کا دھیان سامنے لگے شیشے میں تھا جہاں وہ پچھلے موڈ سے ایک گاڑی کو اپنے پیچھے آتے دیکھ رہا تھا ۔۔۔ صبح کے پانچ بج رہے تھے اور اُس گاڑی کا اپنے پیچھے پیچھے آنا زار کو چوکنا کر گیا اُس نے جیپ کی سپیڈ بڑھا دی ۔۔۔ اُس کا شک یقین میں بدلہ جب اُس کے جنگل کی جانب رخ موڑنے پر وہ گاڑی بھی اسی سمت مڑی وہ بغیر سوچے گاڑی کو آگے بڑھاتا رہا اُس گاڑی کی جانب سے گولی چلی جو کے جیپ کے ٹائر کو پنکچر کر گئی روحی نے گھبرا کر زار کو دیکھا جیب کا توازن بگڑا تھا اور وہ بری طرح ڈگمگاتی رخ موڑ گئی شاید پیڑ سے ٹکرائی لیکن زار نے سنبھال کر رخ بدلہ ۔۔۔۔۔ روحی خوفزدہ ہو کر کبھی پیچھے نقاب پوشوں کو کبھی زار کو دیکھتی

یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گھبرا کے زار سے پوچھا

بے وقوف لڑکی تمہیں اب بھی سمجھ نہیں آ رہا کے کیا ہو رہا ہے ۔۔۔۔ یہ لوگ تمہارے پیچھے ہے ۔۔۔ ۔اسی ایڈونچر کے لیے گھر سے بھاگی تھی نا تم ۔۔۔۔۔۔۔

زار نے دھاڑتے ہوئے کہا دوبارہ گولیاں چلنے لگی ایک کے بعد ایک

نیچے جھکو ۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے روحی کو خود نیچے دھکیلتے ہوئے کہا دوسری جانب سے وقفے وقفے سے گولیاں چل رہی تھی ۔۔۔ زار نے اپنی گن نکالتے ہوئے ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھال کر نشانہ لگایا سامنے والی گاڑی کے ٹائر پر گولی لگتی ہی گاڑی ڈگمگا کر دوسری جانب پلٹی زار نے گاڑی کو بریک لگایا اور روحی کی جانب آیا

باہر آؤ۔۔۔۔۔۔

اُس نے دروازہ کھول کر کہا اور جیپ میں رکھی دوسری گن بھی اٹھا کر پاس رکھ لی روحی گاڑی سے اتر گئی لیکن اُس کا ہاتھ گاڑی کے دروازے سے باندھا تھا زار نے شرٹ کی جیب کو ہاتھ لگایا جس میں اُس کی چابی تھی وہ جیب خالی تھی شاید چابی گر چکی تھی زار نے پوری طاقت سے اُسے کھینچا لیکن وہ توڑپانا نا ممکن تھا

آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔۔

زار کے کہتے ہی اُس نے جھٹ سے آنکھیں بند کر لی زار نے چین پر نشانہ لگا کر گولی چلائی اور اُسے بیچ سے توڑ دیا روحی کا ہاتھ پکڑ کر اُسے لیے اندر کی جانب بھاگنے لگا نقاب پوش بھی اُن دونوں کو ڈھونڈھتے آرہے تھے زار ایک بڑا سا پیڑ دیکھ کر روحی کو لیے اُس کے پیچھے ہو گیا نقاب پوش اُن کی جیپ کو دیکھ کر وہیں آس پاس اُنھیں ڈھونڈھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ زار روحی کو پیڑ سے لگائے خود سامنے کھڑا وقفے وقفے سے اُن پر نظر ڈال رہا تھا اُن کی جانب بڑھتا ایک شخص کافی قریب پہنچ گیا تھا جب زار نے اُسکے سامنے آکر اُس پر گولی چلائی جو اُس کے پیٹ میں لگی آواز سن کر اُس کے ساتھی اُس جانب دوڑے زار روحی کا ہاتھ پکڑے بھاگتے ہوئے تھوڑے فاصلے پر ایک اور پیڑ دیکھ کر وہاں ہو گیا وہ دونوں یہیں ہے ڈھونڈھو اُنھیں۔۔۔۔۔

اب وہ بہت ہوشیار ہو کر قدم رکھتے ہوئے اُنھیں ڈھونڈھ رہے تھے ایک شخص اُس پیڑ کے بہت قریب اچکا تھا اور اُس کے قدموں کی چاپ سن کر روحی نے زار کے شولڈر پر ہاتھ رکھتے ہوئی کچھ کہنا چاہا لیکن زار نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر سختی سے دبایا اور گن ہونٹوں سے لگا کر چپ رہنے کا اشارہ کیا

۔۔۔۔۔جیسے ہی وہ شخص اُس پیڑ کے برابر میں آیا اُسے کوئی بھی موقع دیے بغیر زار نے اُس کے سر پر گولی چلائی وہ زمین پر گرا اور روحی چیخ پڑی زار اُس کا ہاتھ پکڑے اوپر ڈھلان کی جانب دوڑنے لگا اُن لوگوں نے اُنھیں دیکھا اور خود بھی پیچھے بھاگے روحی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ دوڑتا رہا کافی دور تک ایک میدان میں پہنچ کے وہ رک گئے دوسری طرف ندی تھی آگے جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا وہ سوچ رہا تھا کے کیا کی روحی نے اسکا بازو پکڑا

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رونے لگی تھی

relax۔۔۔Relax

زار کی سانسیں بہت تیزی سے چل رہی تھی وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا ایک طرف پہاڑ کی جانب بڑے بڑے پتھر تھے دوسری طرف ندی تیسری طرف جنگل اور چوتھی جانب میدان سے آگے بڑھتے دشمن وہ روحی کا ہاتھ پکڑے پہاڑ کی جانب پتھر کے پیچھے ہو کے چھپ گیا

نیچے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔

اُس نے روحی سے کہا اور اوپر سے اُن لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا وہ لوگ سات تھے اُن سے مقابلے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا اُس نے دوسری گن نکال کر اُسے لوڈ کیا اور روحی کے سامنے پنجوں پر بیٹھتے ہوئے اُسے مخاطب کیا

یہیں رہنا۔۔۔۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔۔باہر مت نکلنا جب تک میں نا کہو اوکے۔۔۔۔۔

روحی کو سمجھاتے ہوئے بولا اُس نے سر اثبات میں ہلا دیا زار نے کھڑے ہو کر اُنھیں دیکھا جو کافی قریب آ گئے تھے اور اُنھیں تلاش رہے تھا زار ایک دم سے باہر آیا اور ایک کے بعد بنا رکے فائر کرتا رہا چار لوگ ہی ختم ہوئے تھے کے گولیاں ختم ہو گئی وہ جھنجھلا کر واپس پتھر کے پیچھے ہوا

شٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جھنجھلا کر پتھر پر ہاتھ مارا تین گولیاں اور ہوتی تو اچھا ہوتا

اب کیا کریگا تو۔۔۔۔ چل سیدھی طرح باہر آ

ایک شخص آگے بڑھتا ہوا بولا زار نے روحی کا ہاتھ پکڑا اور سامنے آیا وہ دونوں اُس شخص کے نشان پر تھے

لڑکی کو ہمارے حوالے کر دے

وہ اُس کے سر پر بندوق تانے بولا زار نے روحی کا ہاتھ انگلیوں میں اُنگلیاں پھنساتے ہوئے مضبوطی سے پکڑا اور آگے بڑھا لیکن دو قدم آگے بڑھتے ہی پلٹ کر تیزی سے پیچھے کی طرف دوڑتے ہوئے اُسے لیے ندی میں چھلانگ لگا دی وہ لوگ سمجھ پاتے اُس کے پہلے یہ ہو چکا تھا اور ہزاروں فٹ وہ نیچے ندی میں گرنے لگے تھے روحی کی چیخ اُس سنسان جگہ میں گونج رہی تھی

اُن دونوں کے گرتے ہی ایک نقاب پوش نے گولی چلانے کی کوشش کی لیکن دوسرے نے اُسے روک دیا

باس کو وہ لڑکی زندہ چاہیے۔۔۔۔۔۔چلو یہاں سے

وہ لوگ جانے کے لیے پلٹے تب ایک اور گاڑی آکر وہاں رکی

کیا ہوا کہاں ہے وہ دونوں۔۔۔۔۔۔

اُس میں سے اُن کا باس شیرا اُتر کر باہر آیا اور ساتھ اُس کے چھ سات ساتھی

وہ دونوں یہاں سے نیچے کود گئے باس۔۔۔۔۔

شاید مر گئے ہونگے اب تک۔۔۔۔۔

دوسرے والے نے کہا تو شیرا نے اُس کا کالر پکڑ کے کھینچا

چپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں مر سکتی۔۔۔۔۔وہ میرے بھائی کی آزادی کی سیڑھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔جا کر ڈھونڈھو اُسے۔۔۔۔۔۔

اُس کا ملنا بہت ضروری ہے۔۔۔۔۔

وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

ندی کے آس پاس کے سارے علاقے چھان مارو جب تک وہ دونوں مل نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایک ایک کو دیکھتے ہوئے کہا اور واپس گاڑی میں بیٹھ گیا

پانی کی رفتار اُنھیں تقریبا ایک گھنٹے تک ساتھ بہاتی رہی روحی بیہوش تھی اور زار نے اُسے خود سے لگائے رکھا تھا لیکن پانی کی رفتار اتنی تیز تھی کے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا نا اُس سے نکل سکتا تھا

نہ مخالف سمت تیر سکتا تھا طوفان کی طرح بہتے پانی میں بس خود کو اور روحی کو ڈوبنے سے بچا رہا تھا اور سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا ایک گھنٹے بعد اُس نے ندی کی رفتار کو دھیمے محسوس کیا شاید وہ ڈھلان تھی جہاں ندی کا پانی گر کر دھیما ہو رہا تھا اُس نے ہاتھ چلاتے ہوئے خود کو اور روحی کو کنارے تک پہنچایا کنارے پر پہنچتے ہی اُس کے قریب بے سود ہو کے زمین پر گر گیا اور تیز تیز سانسیں لینے لگا ہاتھ پیر بے جان محسوس ہو رہے تھے لیکن روحی کا خیال آتے ہے اُن میں جان آئی اور فوراً اٹھا روحی کا سفید پڑتا چہرہ تھپتھپایا

روحی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے اپنی سانسوں کو ہموار کرنے کی کوشش کی

اُس کے گلے پر دو اُنگلیاں رکھ کر اُس کی شہ رگ کو محسوس کرنے کی کوشش کی جو بہت ہی مدھم چل رہی تھی دونوں ہاتھوں کو ملا کر روحی کے پیٹ پر رکھتے ہوئے ہلکے ہلکے سے دبایا لیکن کوئی اثر نہیں ہوا جھک کر اُس کے گلے کے نیچے سر رکھتے ہوئے دھڑکن سننے کی کوشش کی جو بہت ہی دھیرے دھیرے چل رہی تھی سیدھا ہو کر پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھا شاید پانی اندر جانے کی وجہ سے وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی اُسے آکسیجن کی ضرورت تھی زار نے اطراف میں نظر ڈالی گھنا جنگل تھا کسی بھی طرح کی مدد ملنا ناممکن تھا اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک گہری سانس لی اور مصنوعی سانس فراہم کرنے کے ارادے سے اس کے اوپر جھکا لیکن ایک جھجھک نے اُسے رکنے پر مجبور کیا تھا وہ قریب سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا کے کرے یا نا کرے لیکن پھر اس خیال کو یہ

سوچ کر جھٹکا کے اس کی جان بچانا زیادہ ضروری ہے وہ اپنی سوچ پر عمل کرنے ہی والا ہی تھا کے اچانک روحی کے کھانسنے سے اس کے منہ سے پانی نکل کر زار کے چہرے پر اُڑا اس نے آنکھیں بند کر کے گندی سے شکل بنائی اور پیچھے ہوا چہرے کو آستین کے کف سے رگڑتے ہوئے روحی کو پلٹ کر اوندھا کیا اور اس کی بیک کو دبانے لگا جس سے روحی کے منہ سے پانی نکلنے لگا تقریباً پانچ منٹ تک پھر پیچھے ہوا روحی بے ترتیب سانسیں لیتے ہوئے سیدھی ہوئی اور آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا زار کی جان میں جان آئی اور اس نے زمین پر گرتے ہوئے گہری سانس لی

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔

وہ اُسے طرح اوپر دیکھتے ہوئے لیٹی رہی زار نے اس کی جانب دیکھ کے کہا

میں جنت میں ہوں یا جہنم میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت دھیمی آواز میں بولی زار بھی آسمان کی جانب دیکھنے لگا

ابھی تک دنیا میں ہو مری نہیں تم۔۔۔۔۔۔

تھینک گاڑ جان بچ گئی

وہاں سے تو بچ گئی لیکن یہاں سے بچنا ذرا مشکل ہے

وہ اٹھ کر دونوں ہاتھ پیچھے ٹکائے بیٹھتے ہوئے بولا روحی جھٹ سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور نظریں گھما کر دیکھا جنگل اور ندی صرف دو ہے چیزیں سمجھ آئی اُسے

یہ کونسی جگہ ہے۔۔۔۔۔

ہے تو جنگل پر کونسا یہ نہیں پتہ۔۔۔۔ شاید افریقہ کا جنگل ہے کیوں کہ اتنے گھنے تو وہیں کے جنگل ہوتے ہیں

وہ ہاتھ جھٹکتے ہوئے اٹھ گیا اور ندی کے صاف پانی سے چہرہ دھو کر بالوں پر ہاتھ پھیرا

اب ہم کیسے نکلے گے یہاں سے

وہ اٹھ کے کھڑی اب بھی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی جہاں اُسے کوئی جاندار نظر نہیں آرہا تھا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔

زار نے کندھے اچکا کر کہا تو وہ اُسے حیرت سے دیکھنے لگی

تو پھر کودے کیوں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر نہیں کودتا تو تمہارے بھیا لوگ ہماری بارات نکال دیتے۔۔۔۔

اُس نے جھک کر اپنے جینز کے پائنچوں کو ایک بالش اوپر تک فولڈ کیا روحی پریشان سے شکل بنائے کبھی اُسے اور کبھی اُس جنگل کو دیکھ رہی تھی زار نے اپنی شرٹ اُتار کر اُسے زور زور سے جھٹکتے ہوئے پانی نکالتے ہوئے آگے بڑھتا رہا اچانک اُس کا پیر وہاں کی چکنی زمین پر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل زمین پر گرا روحی اُس کی حالت پر کھل کر ہنسنے لگی اور وہ اُسے گھورتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوا مگر روحی کی ہنسی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی زار نے اُسے اتنا غصے سے دیکھا کے وہ منہ زبردستی بند کرنے پر مجبور ہوئی

پتہ ہے یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ تمہاری ایک چھوٹی سی بے وقوفی کی وجہ سے۔۔۔۔ نا تم گھر سے بھاگتی نا ہم یہاں پھنستے

وہ شرٹ دوبارہ پہنتے ہوئے غصے سے بولا

تم اتنا اوور ری ایکٹ کیوں کر رہے ہو اتنی سی بات پر

روحی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

اتنی سی بات۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات دوہراتے ہوئے اُس کے سامنے آئی

سریسلی۔۔۔۔ یہ اتنی سی بات لگ رہی ہے تمہیں

اُس کی آنکھیں میں سنجیدگی اور چہرے غصّہ تھا

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔ وہاں تو اتنے سارے آدمیوں کا اکیلا ہی سامنا کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔ تب تو نہیں ڈرے تم۔۔۔ اور اب ذرا رستہ بھٹکنے پر اتنا پریشان ہو رہے ہو

کیوں کے وہ میرا روز کا کام ہے میں ایسے لوگوں سے ہر دوسرے دن نپٹتا رہتا ہوں۔۔۔۔۔

لیکن میں انیک-سیمنڈر نہیں ہوں جو دنیا کے کسی بھی کونے سے باہر نکلنے کا راستہ بنا لوں

زار نے اُس کو دیکھتے ہوئے کہا اور پلٹ کر ایک گہری سانس لی

ویسے بھی میں یہاں بھٹکنے ہ سے زیادہ اپنی ماں کے بارے میں سوچ کر پریشان ہوں اگر اُنہیں میری گمشدگی کا پتہ چلا تو وہ رو رو کر پورا محلہ جمع کر لیگی

وہ خود کلامی کرتے ہوئے بولا

تمہاری ماں بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے حیرت سے آنکھیں کھول کر پوچھا اُس نے روحی کو ایسے دیکھا جیسے اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہو

نہیں میری ماں کیسے ہو سکتی ہے میں تو دھرتی پُتر ہوں نا دھرتی پھاڑ کر نکلا ہوں۔۔۔۔۔اسٹوپڈ

وہ جل کر بولا

اچھا ٹھیک ہے نا اتنا بھڑک کیا رہے ہو۔۔۔۔کونسا ہم کسی اور پلانیٹ پر آ گئے ہیں جنگل میں ہی تو ہے۔۔۔۔نکل جائینگے یہاں سے

روحی نے اُس کے انداز پر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا

youarerightactually۔۔

وہ اُس کے قریب آیا

تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم یہاں بیٹھ کر اس جنگل لائف کو انجوائے کرو۔۔۔۔۔اور جب تمہارا ایڈونچر ختم ہو جائے تو اپنے دادا جی کو فون کر دینا وہ تمہارے لیے پلین بھیج دے گے

پریشان ہونے کی ضرورت تو مجھے ہے میں تو ایک نارمل انسان ہوں نا مجھے یہاں سے نکلنے کے لیے محنت تو کرنی ہی پڑے گی

اسلیئے میں جا کر باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈھتا ہوں اور تم یہاں اپنے دادا جی کے پلین کا ویٹ کرو اوکے۔۔۔۔۔۔بائے

وہ اُس کی بات پر دانت پیستے ہوئے کہتا جانے والے راستے پر پلٹا

رکو۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے آگے بڑھ کر اُس کا بازو پکڑلیا زار نے پہلے اپنے بازو کو پھر اُسے دیکھا تو اُس نے فوراً ہاتھ ہٹایا

میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔۔۔۔

وہ بے چاری سے شکل بنا ئیے بولی زار نے بنا کچھ بولے رخ جنگل کی جانب کر لیا

افف۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی آواز پر پلٹ کر دیکھا وہ اپنے پیروں کو دیکھ رہی تھی بنا جوتوں کے چلنے میں اُسے تکلیف ہو رہی تھی

مجھ سے چلا نہیں جا رہا بہت چبھ رہا ہے پیر میں

وہ پریشانی سے بولی زار نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے جوتے اتار کر اُس کے آگے رکھے اور خود ننگے پیر چلنے لگا روحی مسکراتے ہوئے اُس کے جوتے پھن لیے اور اُس کے پیچھے چل دی

جواب دو کہاں گیا وہ لڑکا میری بیٹی کو لے کر

عزیز مرزا روحی کو لے کر بہت پریشان تھے اور کمشنر پر غصّہ نکال رہے تھے

سر۔۔۔ اُس کی جیپ ہمیں جہاں ملی ہے ہم لوگ اُس جگہ کی چھان بین کر رہے ہیں وہاں کچھ ڈیڈ باڈیز ملی ہے ہو سکتا ہے شاید زار روحی کو کسی سیف جگہ لے گیا ہو گا آپ پریشان نا ہو

ایسی کونسی جگہ لے گیا ہے وہ کے خبر بھی نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ چار گھنٹے ہو گئے میری بیٹی کا کوئی پتہ نہیں اور تم کہہ رہے ہو کے میں پریشان نا ہوں

سر زار بہت قابل اور ایماندار افسر ہے مجھے پورا یقین ہے اُس پر۔۔۔۔۔۔

کمشنر تم اُس لڑکے کی تعریفیں کرنے کی بجائے اگر میری بیٹی کو ڈھونڈھو گے تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی اُنھوں نے بات کاٹ کر کوفت زدہ لہجے میں کہا

یس سر

کمشنر جواب دے کے وہاں سے نکل گئے

صحیح راستے کا تو پتہ نہیں تھا اُس لیے وہ اندازے سے آگے بڑھ رہا تھا تاکہ مزید بھٹک نا جائے دونوں کے کپڑے بدن پر ہی سوکھ چکے تھے روحی تھکے تھکے انداز میں اُس کے پیچھے چلتی جا رہی تھی زار نے اپنی جیب سے موبائل نکالا جو پانی میں اپنی جان گنوا چکا تھا

موبائل تو کسی کام کا نہیں بچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پانی سے برباد ہو گیا ہے

اُس نے فون کو واپس جیب میں رکھا اور دوسری جیبوں کی تلاشی لی پیسے اور کارڈز بھی ضایع ہو چکے تھے ایک چھوٹا سا خنجر تھا جسے واپس فولڈ کر کے اُس نے جیب میں رکھا

میرا فون چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اپنا فون اُس کے آگے کرتے ہوئے کہا

کیا فائدہ نیٹورک تو یہاں ملنا ہے نہیں۔۔۔۔۔۔۔ پھر بھی کام آسکتا ہے اسے لو پاور پر رکھو ورنہ بند ہو جائیگا

وہ سرسری سے نظر ڈالتے ہوئے بولا

تو کیا ہوا چارج کر لیں گے۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے بے دھیانی میں کہا اور زار کی جانب دیکھا جو چلتے چلتے رک کے اُسے کھا جانے والے انداز میں دیکھ رہا تھا

میں تو بھول ہی گئی یہاں کیسے چارج کرے گے۔۔۔۔ میں ابھی کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی زار نے پیشانی سہلاتے ہوئے اُسے دیکھا

ارے تمہارے ہاتھ پر تو چوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔۔ اُس کی کلائی پر نظر پڑتے ہی روحی نے کہا تو زار نے غور سے دیکھا کافی گہرا زخم تھا جو اطراف سے پانی کی وجہ سے شاید سفید پڑ گیا تھا

یہ سکارف باندھ لو۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اپنے سکارف کو جینز میں بیلٹ کی جگہ پھنسایا ہوا تھا نکالتے ہوئے بولی زار نے سکارف لیا لیکن اُسے باندھنا مشکل تھا اُس نے یونہی لپیٹ کر چھوڑ دیا

لاؤ میں کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔

روحی نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اسکارف کو کھول کر الگ کیا زار نے اُس کے چہرے کو دیکھا اور ہاتھ کھینچ لیا

رہنے دو۔۔۔ ویسے ہی ٹھیک ہو جائیگا

بنا اُس کی جانب دیکھے بولا

تم اتنے ضدی کیوں ہو۔۔۔۔۔۔ یا اس میں بھی کوئی برائی نظر آتی ہے تمہیں ہاتھ دو۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کا ہاتھ کھینچ کر آگے کرتے ہوئے اسکارف کو ایک گانٹھ باندھ کر نیچے کھلا چھوڑ دیا جیسے ہی اُس کا سر اٹھا اُس کے پہلے زار کی نظریں ہٹ گئی

زخموں کو کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھتے ہوئے بولی

تم سب جانتے تھے۔۔۔۔۔ جانتے تھے نا میں کون ہوں۔۔۔۔۔ چوری کا الزام بھی جان بوجھ کر لگایا مجھ اور وہ نیکلس بھی تم نے ہے ڈالا تھا میرے بیگ میں۔۔۔ مجھے جیل میں بند کر کے رکھا تم نے یہ جانتے ہوئے کے میں نے کچھ نہیں کیا

وہ کافی دیر سے چلتے جا رہے تھے لیکن جنگل اور گھنا ہوتا جا رہا تھا زار نے اُس کی بات پر بنا اُسے دیکھے مسکرایا

میں نے یہ سب تمہارے پاپا کے کہنے پر کیا تھا

اچھا اور وہ دال چاول کھلانے بھی میرے پاپا نے ہے بولا تھا تم سے۔۔۔۔ ہے نا

روحی جلدی چل کر چار قدم کا فاصلہ طے کرتی اُس کے برابر میں آئی

نہیں وہ میں نے اپنی مرضی سے کھلایا تاکہ سبق ملے تمہیں اور دوبارہ بھاگنے کی کوشش نہ کرو

وہ بنا اُسے دیکھے بولا روحی نے اُسے گھورا اور چلتی رہی

میں اور نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔۔۔ بہت تھک گئی ہوں

جب اُس کی ہمت جواب دے گئی تو وہ رک گئی

میرے پاس تمہارے نخرے اٹھانے کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔اندھیرا پھیل رہا ہے چلو یہاں سے

زار نے پلٹ کر کہا شام گہری ہو رہی تھی اور اُسے وہاں سے نکلنے کی بہت جلدی تھی

میں نے کہا نا میں نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔بھوک کے مارے حالت خراب ہو رہی ہے ایک تو ۔۔۔۔۔۔۔۔اوپر سے اتنی دیر سے بس چلے جا رہے ہو چلے جا رہے ہو رکنے کا نام نہیں لے رہے۔۔۔۔۔۔

وہ عاجزی سے بولی زار کو واقعی احساس ہوا کے وہ تھک گئی ہو گی کیوں کے وہ خود بھی تھک چکا تھا

سمجھنے کی کوشش کرو ہمارا یہاں سے نکلنا بہت ضروری ہے رات ہونے کے بعد ہم کچھ نہیں کر پائے گے

وہ دھیرے سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے پھر تم مجھے پیٹھ پر اٹھا کر لے چلو۔۔۔۔

روحی نے بنا اُسے دیکھے کہا زار نے اُس کی بات پر ماتھے پر شکنیں لا کر اُسے دیکھا

میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو تمہاری غلامی کرونگا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کر جواب دے کے بنا رکے اپنے راستے پر چل دیا تھا روحی فوراً اٹھ کر اُس کے پیچھے بھاگی تھی کے کہیں سچ میں چلا ہی نا جائے

کتنے بد تمیز ہو تم۔۔۔۔۔ایک بار نکلنے دو یہاں سے تمہاری یہ اکڑ اور سنکی باتیں تو پاپا ہی نکالے گے۔۔۔۔

روحی اُس کے ساتھ چلتی اُسے دھمکاتے ہوئے بولی

میں ایسی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا۔۔۔کیوں کے میں جو ہوں اپنی محنت اور قابلیت کی وجہ سے ہوں۔۔۔نا میں کسی کے احسان لیتا ہوں نہ میرا خرچہ اوپر کی کمائی سے چلتا ہے اس لیے مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے۔۔۔۔۔تمہارے باپ کا بھی نہیں

وہ اپنی دھن میں چلتا اُس کی بات کا جواب دیتا ہوا بولا

اگر اتنا ہی گھمنڈ ہے خود پر تو کیوں میرے پاپا کے آرڈرز مان رہے ہو۔۔۔۔۔چلے جاتے نا مجھے اُن غنڈوں کے حوالے کر کے۔۔۔۔۔کیا ضرورت تھی میری غلامی کرنے کی۔۔۔

اُس نے آخری جملے پر زور دیا زار نے غصے سے اُس کی جانب دیکھا

وہ میرا فرض تھا۔۔۔تمہیں پروٹیکٹ کرنا میری ڈیوٹی ہے۔۔۔۔۔اور میں صرف اپنی ڈیوٹی کر رہا تھا۔۔۔۔جس میں تمہارے ذاتی کام یا تمہارے نخرے اٹھانا شامل نہیں ہے اوکے۔۔۔۔

اُسے روحی کی بات بری لگی تھی وہ جان بوجھ کر تیز چلتا اُس سے آگے ہو گیا

روحی کافی دیر تک خاموشی سے چلتی رہی زار نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا چہرے سے ہی نڈھال محسوس ہو رہی تھی اُس نے اطراف میں نظر ڈالی وہ لوگ ندی کے قریب تھے

شام ہو گئی ہے آگے بڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔یہیں رک جاتے ہے

وہ روحی کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

تھینک گاڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وےسے بھی اب اور تھوڑی دیر چلتی تو بے ہوش ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی اُسی جگہ زمین پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔ وہ آکر اس کے پاس ہی ایک پیڑ سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا

بہت بھوک لگی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اس کی جانب دیکھ کر چھوٹا سا منہ بناتے ہوئے کہا زار نے نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے ایک گہری سانس خارج کی

ٹھیک ہے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن پہلے آگ جلانی پڑے گی ورنہ کہیں کوئی جانور نا آجائے یہاں وہ سیدھا ہو کر اپنی تھکان کو بھولے زمین پر پڑی سوکھی پتیوں اور لکڑیوں کو پیر سے ایک جگہ کرنے لگا کچھ باریک باریک سوکھی لکڑیاں پیڑ سے توڑ کر اس پر ڈالتا گیا جب کافی سارا ڈھیر بن گیا تو ندی کنارے کے دو پتھر اٹھا کر زمین پر بیٹھتے ہوئے اُنہیں رگڑ کر آگ جلانے کی کوشش کی روحی اُسے بہت اشتیاق سے یہ سب کرتے دیکھ رہی تھی

پتھر سے سچ مچ آگ جلتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا

وہ جیسے ہی آگ جلانے میں کامیاب ہوا روحی کسی بچے کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی زار نے کوئی دھیان نہیں دیا

تم یہیں رکو میں آس پاس دیکھتا ہوں کچھ کھانے کے لیے مل جائے تو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا روحی نے سر اثبات میں ہلا دیا وہ دس قدم ہی آگے بڑھا تھا کے روحی نے اُسے آواز دی

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ ایک پل کے لیے اپنی جگہ پر رکا تھا پھر اس کی جانب دیکھا

میں بھی چلوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔مجھے اکیلے ڈر لگے گا

نہیں تم یہیں رکو۔۔ پہلے ہی بہت تھک گئی ہو کچھ ہو گیا تو میں بے وجہ پھنس جاؤنگا

میں زیادہ دور نہیں جاؤنگا یہیں آس پاس ہوں ڈونٹ وری۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا اور چلا گیا روحی کو اس جنگل میں اکیلے رہنے سے نہیں بلکہ اس کے دور جانے سے ڈر لگا تھا تھوڑی دیر تک وہ پیڑ سے ٹیک لگائے اُسے کے بارے میں سوچتی رہی آج کے دیں اس کا ہر روپ دیکھنے کے بعد روحی اُسے اپنے دل میں توجگہ دے ہی چکی تھی وہ اُسے اچھا لگنے لگا تھا اس کا انداز اس کی بہادری اس کیا غصّہ سب کچھ روحی کو بہت دلکش لگ رہا تھا اس نے آنکھیں بند کی اور اس کے چہرے کو تصوّر کرنے لگی وہ ہر طرح سے دل۔ میں سما جانے کے قابل تھا خوبصورت چہرہ جو ہر وقت سنجیدہ رہتا تھا گہری کالی آنکھیں کالے سلکی بال اور چھ فٹ کو پہنچتا قد ہر اُس لمحے جب وہ اُس کے قریب ہوتا تھا روحی مسحور ہو جاتی تھی

جب وہ واپس آیا اُس کے ہاتھ میں دو چھوٹے چھوٹے تربوز تھے

واؤ تم واٹر میلن خرید کر لائے ہو۔۔۔۔

روحی خوش ہوتے ہوئے بولی زار نے اُسے سنجیدگی سے دیکھا

خرید کر۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے الفاظ کو دہرایا

ارے ہاں۔۔۔۔۔۔ خرید کر کیسے لا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔ مطلب پیڑ سے توڑ کے لائے ہو

وہ گھبرا کر بولی

پیڑ سے کیوں پودے سے کہہ لو نا۔۔۔۔۔۔ منسٹر کی بیٹی ہو اس لیے جو منہ میں آیا بکتی جاؤ۔۔۔۔ کون روک سکتا ہے تمہیں

وہ نائف نکال کے زمین پر بیٹھتے ہوئے بولا اور تربوز کے دو حصے کر کے بیچ میں بہت سارے کٹس لگا دیئے اور روحی کے ہاتھ میں دیا روحی نے ایک ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہی برا سا منہ بنایا بلکل پھیکا سا تھا جس سے اُس کی بھوک مر گئی

یہ جنگلی پھل ہے اس لیے شاید اتنا بے سواد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

تو کچھ اچھا نہیں لا سکتے تھے۔۔۔۔۔

روحی نے تربوز زمین پر رکھ دیا مطلب اب اور وہ نہیں کھا سکتی تھی

ہاں تمہارے رشتے داروں نے منڈی کھول کر رکھی ہے نا یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو دل چاہے لے جاؤ کر کے۔۔۔۔۔

زار نے وہاں سے اٹھتے ہوئے بھڑک کر کہا روحی نے اٹھ کر اُس کی کالر کو پکڑ کر کھینچا

تمہیں سیدھے منہ بات کرنا نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔۔۔۔ مجھے نفرت ہے اس چیز سے۔۔۔۔۔

اُس کی حرکت پر وہ اُس کے ہاتھ سے نظریں چہرے تک لے جا کر سنجیدگی سے بولا تو روحی نے فوراً کالر چھوڑ دی وہ اُداس سی شکل بنائے واپس زمین پر بیٹھ گئی زار نے اطراف میں دیکھا اور پھر اُسے

فش کھاؤ گی۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً اٹھی

چلو پھر فشنگ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے کچھ لکڑیوں اور پیڑ سے لٹکتی شاخوں کی مدد سے ایسا کانٹا تیار کیا تھا جس سے وہ فش پکڑ سکے اُس میں تربوز کا ٹکڑا پھنسا کر وہ ندی کی جانب بڑھا تھا اُس جگہ جہاں ندی کا پانی بہت گہرا تھا

فش واٹر میلن بھی کھاتی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اندازہ لگا رہا تھا کے کہاں کانٹا ڈال سکتا ہے اور روحی اُس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی

ہاں سب کھاتی ہے بس تمہاری طرح دماغ نہیں کھاتی۔۔۔۔۔۔

وہ مصروف سے انداز میں بولا وہ اُس کے ہر عمل کو بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی اُس نے آج سے پہلے یہ سب کبھی نہیں دیکھا تھا

کیا بات ہے یار تم تو پرفیکٹ شیف ہو۔۔۔۔۔۔

زار نے ایک پتے کو صاف کر کے اُس پر فش رکھ کر اُس کے سامنے رکھی تھی وہ اُسے دیکھ کر بولی اور فش کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن بیچ میں ہی روک دیا اور اپنے ہاتھ کو دیکھا

فوک اسپون نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی بات پر دوسری فش پر نائف چلاتا ہت رک گیا اور زار نے اُسے نگل جانے والے انداز میں دیکھا

ہاتھ۔۔۔۔۔۔ہاتھ سے کھانا ہے نا۔۔۔میں بھول گئی۔۔۔سوری

وہ جلدی سے بولی اس سے پہلے کے وہ اُسے اٹھا کے ندی میں پھینک دیتا لیکن مچھلی کو ہاتھ لگانے میں اُسے ڈر لگ رہا تھا زار نے اُس کا چہرہ دیکھ کر سر نفی میں ہلا دیا

منہ کھولو۔۔۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھ میں کٹا ہوا ایک حصہ اٹھا کے اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا روحی نے اُس کے ہاتھ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے منہ کھولا اس وقت اُس کے بھوکے پیٹ کو بھرنے کے لیے یہ فش ہر پکوان سے زیادہ لذیذ تھی اُس نے ہاتھ سے او بناتے ہوئے زار کی تعریف کی

بس سالٹ اور بلیک پیپر کی کمی ہے اگر۔۔۔۔۔۔۔

وہ افسوس سے بولی لیکن پھر ایکدم رکی زار کی جانب دیکھ کے زبردستی کا مسکرائی اُس نے اپنا لفٹ والا ہاتھ چہرے پر پھیرتے ہوئے سینے پے رکھا اور اوپر دیکھا

یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔۔۔۔

اُس کا جی چاہے ہاتھ میں موجود نائف سے روحی کی زبان کاٹ دے۔۔۔۔لیکن وہ اپنا غصّہ کنٹرول کرتے ہوئے اُس کے آگے اگلا نوالہ بڑھانے لگا

اچھا ہوا تم نے آگ جلالی۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ اس ٹھنڈ میں تو ہماری کلفی ہی جم جاتی

جنگل میں گہرا اندھیرا پھیل گیا تھا لیکن اُن کے اس پاس آگ کی وجہ سے اُجالا تھا اور سردی سے بھی بچے ہوئے تھے روحی نے پیر سے جوتے اتارتے ہوئے پیڑ کے قریب رکھ دیے زمین پر بیٹھتے ہوئے ہاتھ نیچے رکھا تو کچھ اُس کی ہتھیلی میں زور سے چبھا تھا اور اُس کے منہ سے درد بھری چیخ نکلی تھی

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔

زار اپنی جینس کے پائنچوں کو نیچے کر رہا تھا اُس کی چیخ پر پریشان ہوتے ہوئے اُس کے پاس آیا روحی نے اپنی ہتھیلی آگے کی جس کے درمیان میں ہی کانٹا چبھا ہوا تھا خون نکلنے لگا تھا اور روحی کی آنکھوں میں انسوں آ گئے تھے

اوہ نو۔۔۔۔۔ دکھاؤ اِدھر۔۔۔۔۔

زار نے اُس کے آگے پنجوں پر بیٹھتے ہوئے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا کانٹا نکالنے کے ارادے سے دوسرا ہاتھ بڑھایا جسے روحی نے پکڑ کر روک دیا

نہیں پلیز۔۔۔۔۔۔ بہت درد ہوگا۔۔۔۔

زار نے اُس کے چہرے کو دیکھا انسوں اُس کے گال پر اترنے لگے تھے

ریلیکس کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ ابھی نکل جائے گا

اُس نے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن روحی نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے ہاتھ اُس کے ہاتھ سے کھینچ لیا

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا نا کچھ نہیں ہوگا۔۔ ادھر دیکھو میری طرف

زار کے کہنے پر روحی نے ہاتھ سے ہٹا کر نظریں اُس کی جانب کی

تمہیں بھروسہ ہے نا مجھ پر۔۔۔۔

روحی کو صرف ایک سیکنڈ لگا تھا سر اثبات میں ہلانے کے لیے

تو ریلکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوگا اوکے۔۔۔۔۔ اپنا ہاتھ دو

زار نے ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا روحی نے ہاتھ اُس کے ہاتھ پر رکھ دیا زار نے کانٹا نکالنے کے لیے دوسرا ہاتھ آگے بڑھایا تو روحی نے ایک بار پھر اُسے پکڑ کر روک دیا زار اُس کے ڈر کو۔ محسوس کر رہا تھا اس لیے اُس نے اب کے ہاتھ چھڑانے کی بجائے اُسی طرح رہنے دیا اور زخمی ہتھیلی کو اوپر کرتے ہوئے جھک کر اپنے ہونٹوں سے لگایا اور دھیرے سے اُس کانٹے کو ہونٹوں میں دبا کر پیچھے ہوا اور سائڈ میں پھینکا روحی درد بھول کر اُسے دیکھتی گئی زار نے اپنی کلائی سے اُس کا اسکارف نکال کر اُس کی ہتھیلی پر لپیٹ دیا اور جب اُس کی جانب دیکھا تو روحی نے جلدی سے نظریں نیچے کر لی

ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔

زار نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو روحی نے سر ہلا دیا

اٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اٹھ کر اُس کا ہاتھ پکڑے اٹھایا وہ پیڑ سے ٹیک لگائے کھڑی ہو گئی اور زار ہاتھ سے زمین کو صاف کرنے لگا تاکہ دوبارہ اُسے کچھ چبھے نا روحی نے اپنا ہاتھ سامنے کر کے دیکھتے ہوئے اُس کے ہونٹوں کے لمس کو اُن پر محسوس کیا اور آنکھیں بند کر کے مسکرا دی آنکھیں کھول کو زار کی جانب دیکھتے ہوئے ہاتھ کو ہونٹوں سے لگا لیا

وہ زمین پر سیدھا لیٹا ایک پیر لمبا کیے ہاتھ سینے پر رکھے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کے رہا تھا لیکن اُسے نیند نہیں آرہی تھی اُس نے آنکھیں کھول کر آگ کی دوسری طرف روحی کی جانب دیکھا وہ دونوں پیر پیٹ میں دیے لیٹی تھی لیکن سوئی نہیں تھی ایک ہاتھ سے بازو کو سہلا رہی تھی زار کو لگا شاید اُسے ٹھنڈ لگ رہی ہے اُس کے بغیر آستین والے کپڑوں کی وجہ سے۔۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ اٹھ کر اُس کی طرف آیا

Areyouokay

روحی نے اُس کی آواز پر آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی شکل پر بارہ بجے ہوئے تھے زار نے اُس کے کچھ نہ کہنے پر شرٹ اُتار کر اُس کی طرف بڑھائی

یہ پہن لو ٹھنڈ نہیں لگے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔

روحی نے سے نفی میں ہلاتے ہوئے کہا اور اُسے خفگی سے دیکھا

تم ایک بار میں کوئی بات کیوں نہیں مانتی۔۔۔۔۔ پکڑو اسے

زار نے زچ ہو کر اُس کے منہ پر شرٹ پھینکی روحی نے شرٹ اٹھاتے ہوئے منہ ٹیڑھا کر کے اُس کی جانب دیکھا

کیا تکلیف ہے کیوں منہ بنا رہی ہوں اب۔۔۔ سو کیوں نہیں جاتی

زار نے چڑ کر کہا وہ کچھ نہیں بولی اسی طرح شکل بنائے بیٹھی رہی اور زار کو اُس کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی

کھلا دیا پلا دیا سونے کا انتظام کر دیا اب کیا لوری سناؤں تمہیں

انسان ہوں میں۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کی جانب دیکھ کر کہا

ارے۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے دیکھنے لگا کے آخر کیا چیز ہے یہ

تو میں نے کب کہا کے نہیں ہو۔۔۔۔۔

وہ اُسے حیرت سے بولا روحی نے منہ موڑ لیا زار غصّہ کنٹرول کرتے ہوئے اُس کی جانب جھکا

بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔۔کیا پرو بلم ہے

اب کے بہت دھیرے سے پوچھا

مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانا ہے

روحی نے جھجکتے ہوئے اپنی چھوٹی انگلی دکھاتے ہوئے کہا وہ سیدھا ہوا

اچھا۔۔۔۔۔۔

یہاں وہاں نظریں دوڑاتے ہوئے دور ایک طرف اشارہ کیا

وہاں چلی جاؤ

کھلے میں۔۔۔۔۔۔

روحی ن اُس کی انگلی کی سمت دیکھا پھر اُسے زار نے بھنویں اٹھائیں

Never۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ انکار کرتے ہوئے بولی زار نے ایک گہری سانس لی

میں تو بھول ہی گیا تھا تم تو ملکہِ ہندوستان ہو تم کھلے میں کیسے جا سکتی ہو۔۔۔۔ تو کیا ہوا اگر ہم اس جنگل میں پھنسے ہوئے ہے۔۔۔۔۔ پریشان مت ہو ملکہ عالیہ تمہارا شاہجہاں ہے نا ادھر تاج محل نا صحیح ایک واشروم تو تعمیر کروا ہی سکتا ہوں اپنی جان کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس ایک بار مجھے یہاں سے نکلنے دو تم۔۔۔۔ اُس کے بعد دیوانگی کے سارے ریکارڈ نہیں توڑ دیے تو میرا نام بھی زار نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر اُس پر اپنا غصّہ نکالتے ہوئے بولا

تم ہر بات بھڑک کیوں جاتے ہو۔۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔یہاں جان پر بنی ہوئی ہے اور تمہیں نخرے سوجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔۔اٹھو ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا اور روحی جھٹ سے اٹھ گئی شرٹ ہاتھ سے نیچے گر گئی

جاؤ وہاں۔۔۔۔۔۔اور ایک بھی آواز مت نکالنا منہ سے آئی سمجھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے وارن کرتا ہوا بولا اور وہ سہم کے اُس کے بتائے پر عمل کرتی آگے بڑھی

وہ کافی دیر سونے کی کوشش کرتی رہی لیکن نیند نہیں آ رہی تھی اوپر سے جنگل میں گونجنے والی عجیب عجیب آوازوں نے اُسے ڈرایا ہوا تھا وہ کروٹ پر کروٹ بدلتی رہی

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی بے چینی کو محسوس کر کے اُس کی جانب دیکھا

نیند نہیں آ رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

نیند تو مجھے بھی نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔

زار نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا

تو چلو باتیں کرتے ہیں

روحی نے اُس کی طرف کروٹ کرتے ہوئے کہا

دماغ خراب ہے باتیں اور تم سے

کیوں

ویسے ہی اتنی پاگل باتیں کرتی ہوئے مجھے بھی پاگل نہیں ہونا تمہارے ساتھ

وہ بنا اُسے دیکھے بولا اور روحی نے اُسے گھورا

ایک بات بتاؤں تمہیں

روحی نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا

ہاں۔۔۔۔۔۔ بتاؤ

میری پوری لائف میں اتنی انسلٹ نہیں ہوئی جتنی تم نے پچھلے دو دن میں کی ہے

وہ خفگی سے بولی اور زار دھیرے سے ہنسا اور اُس کی جانب دیکھا

بڑی حیرت کی بات ہے

نہیں حیرت کی بات تو یہ ہے کہ مجھے پھر بھی تم پر غصّہ نہیں آرہا۔۔۔۔۔

روحی کے لہجے میں کچھ تھا جو اُسے سنجیدہ کر گیا وہ اُسے دیکھتا رہ گیا پھر فوراً نظریں ہٹا کر آسمان کی جانب کر لی روحی اُسے تب بھی دیکھتی رہی پھر مسکرا کر سیدھی ہو گئی

کتنے خوبصورت لگتے ہے نا یہ تارے کاش کے میں انہیں چھو سکتی۔۔۔۔

تو چھو لو۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی بات پر دھیرے سے کہا

ابھی مجھے پاگل کہہ رہے تھے اور اب خود پاگل جیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔ یہ تو ناممکن ہے

روحی ہلکا سا ہنستے ہوئے بولی زار کی پہلی بے مطلب بات پر حیران ہوتے ہوئے زار نے اُس کی جانب دیکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا زمین سے شرٹ اٹھا کر جھٹکتے ہوئے پھن لی

اٹھو۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی طرف آتے ہوئے ہاتھ بڑھایا روحی اُس کا ہاتھ پکڑے اٹھ گئی وہ جس جانب بڑا روحی جوتے پھن کر اُس کے پیچھے چل دی

کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

تارے دکھانے۔۔۔۔۔۔۔

زار نے مختصر سا جواب دیا اور روحی کندھے اچکا کر رہ گئی گھپ اندھیرا تھا اس لیے زار نے موبائل کی ٹا رچ آن کی اور اُس کی روشنی میں دھیرے دھیرے دونوں آگے بڑھنے لگے

اگر میری وائف کو پتہ چل گیا کے میں اکیلا ایک لڑکی کے ساتھ آدھی رات کو اس جنگل میں گھوم رہا ہوں تو بہت برا حشر کریگی میرا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔

روحی کے قدم رک گئے جیسے آگے زمین نہیں بچی ہو وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی

تم شادی شدہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے صدمے سے اُسے دیکھا زار اُس کی جانب دیکھ کر ہنسا

نہیں میں فیوچر وائف کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر دوبارہ مڑ گیا اور روحی کی رکی سانس چل پڑی

اُفّف۔۔۔۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پیچھے بڑھی ایک گہری سانس لی

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے نا سمجھی سے دیکھا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

کون کون ہے تمہاری فیملی میں

اب اُس نے زار کے بارے میں سب جاننا ضروری سمجھا تاکہ آگے سے اُس کے سر پر کوئی بم نے گرے

ہے تو صرف میری امی ہی لیکن وہ اکیلی ہی پوری خاندان کے برابر ہے۔ پاپا۔۔۔۔ دادا دادی۔۔۔۔۔ بھائی بہن۔۔۔۔۔۔ یہاں تک پھپھو کی بھی کمی محسوس نہیں ہوتی مجھے

وہ مسکراتے ہوئے بولی اور روحی نے اُس کے چہرے سے محسوس کیا کے اُسے اپنی ماں سے بہت پیار ہے

وہ کبھی ماں کی طرح بہت فکر کرتی ہے

کبھی پاپا کی طرح مجھے میرے فرض یاد دلاتی ہے

کبھی دادا دادی کی طرح بہت پیار اُمڈ آتا ہے

کبھی بہن کی طرح ناز اٹھواتی ہے۔

اور کبھی بھائی کی طرح لڑتی بھی ہے

اور پھوپھیوں کی طرح طعنے دینا تو کبھی نہیں بھولتی۔۔

زار دھیرے دھیرے آگے بڑھتے ہوئے بتا رہا تھا اُس کی مسکراہٹ اور باتیں اب تک سے مختلف تھی اب تک تو بس اُس کا غصّہ ہی نظر آیا تھا

اور۔۔۔۔ تمہاری گرل فرینڈ تو ہوگی ہی۔۔۔ ہے نا

روحی نے اُس کے چپ ہونے پر جھجھکتے ہوئے کہا

نہیں میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے

وہ اُس کی جانب دیکھ کر بولا

ہاں مجھے پتہ تھا۔۔۔۔۔کیوں کے تم اتنے غصے والے اور سنکی قسم کے انسان ہو کے کوئی لڑکی تمہاری گرل فرینڈ بننا ہی نہیں چاہے گی۔۔۔وہ تو اپنے پیر پر کلہاڑی مارنے جیسا ہو جائے گا نہ

اُسے اندر کتنی خوشی مل رہی تھی صرف وہ جانتی تھی زار اُس کی بات پر دھیرے سے ہنسا

میری گرل فرینڈ نہیں ہے کیوں کے مجھے ہر جگہ منہ مارنے کی عادت نہیں ہے

Imaonewomanman

۔۔۔۔۔۔میں ہر جگہ لڑکی دیکھتے ہی اُس کے پیچھے نہیں دوڑنے لگتا۔۔۔مجھے اپنی سیلف رسپکٹ بہت عزیز ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی جانب دیکھ کر کہتا سامنے دیکھ کر درمیان میں آتی جھاڑی کو ہٹانے لگا اور روحی اُسے مسحور سے دیکھتی رہی ہر بات اور ہر انداز اُسے اور بہتر بناتا تھا

ہم جا کہاں رہے ہے

وہ دونوں پچھلے پندرہ منٹ سے چلے جا رہے تھے سردی سے روحی کے ہونٹ کانپ رہے تھے اور وہ اپنے ہاتھوں کو رگڑ رہی تھی

آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔۔

وہ رک کر اُس کی جانب پلٹا

آنکھیں بند کی تو چلوں گی کیسے

میرا ہاتھ پکڑو۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے ہاتھ آگے کیا روحی نے اُس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہوئے آنکھیں بند کرلی زار اُسے لے کے آگے بڑھنے لگا گہری جھاڑیوں کو ہٹاتے ہوئے اُسے ساتھ لیے آگے بڑھ کر ایک جگہ رک گیا اور موبائل کا ٹارچ بند کرنے لگا

کھولوں آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے بے صبری سے پوچھا

کھولو۔۔۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے کہا روحی نے آنکھیں کھول کر دیکھا اُسے پوچھنے کی ضرورت ہے نہیں پڑی سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اپنی جگہ جم گئی گہرے اندھیرے میں سینکڑوں جُگنو جگمگا رہے تھے بلکل ویسے جیسے کالی رات میں تارے آسمان پر نظر آتے ہوئے لگتے ہیں وہ بے یقینی سے سامنے دیکھنے لگی کسی خواب جیسا گمان تھا۔

تاروں کو چھونا چاہتی تھی نا تم۔۔۔۔۔۔چھولو

زار نے دھیرے سے سرگوشی کی تھی اور روحی چاہ کر بھی اُس کی جانب دیکھ نہیں پائی اُس کی نظریں سامنے سے ہٹنے کو ہی راضی نہیں تھی وہ دھیرے سے آگے بڑھ کر رک گئی نظریں یہاں سے وہاں بھٹکتی اُن ہزاروں جگنوؤں کو دیکھ کر اپنی خوشی ظاہر کر رہی تھی وہ اُس کے چہرہ کو دیکھ کر بس دیکھتا ہی رہ گیا شاید پہلی دفعہ تھا جب زار کا خود پر بس نہیں چل رہا تھا روحی کا شفاف معصوم چہرہ اُس کی کاجل سے بے نیاز آنکھیں جو اس وقت جگنوؤں کی مانند چمک رہی تھی اُس کے بکھرے بکھرے بال جو کندھے اور پشت پر گرے ہوئے تھے زار کو وہ خود کی جانب کھینچ رہی تھی اور وہ اپنا دل تھامے اُس کی جانب

چلا جا رہا تھا وہ اُس سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا روحی کے ایک طرف اور روحی کا دھیان سامنے تھا زرد روشنی سے اُس کا چہرہ دمک رہا تھا اگر اس وقت روحی اُس کی جانب دیکھتی تو اُس کی آنکھوں سے اُس کا دل پڑھ لیتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غیر محسوس طریقے سے روحی کے قریب آ کر کھڑا ہوا تھا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اٹھا کر آگے کیا تھا وہ اُس کی حرکت پر حیران ہوتی یا خوش ہوتی اُس کے پہلے ہی ایک جُگنو آ کر اُس کی ہتھیلی پر بیٹھ گیا تھا اور وہ منہ کھولے اُسے دیکھتی جا رہی تھی ایک کے بعد ایک کئی جُگنو آ کر اُس کے ہاتھ اور کلائی پر بیٹھے تھے روحی نے ہلکا سا سر گھما کر قریب کھڑے زار کی جانب دیکھا اُس کا چہرہ روحی کے چہرے کے بہت قریب تھا دونوں بے ارادہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے زار کے چہرے پر سنجیدگی اور روحی کی صرف آنکھیں مسکرا رہی تھی اُس نے دل سے دعا کی کے وقت یہیں تھم جائے اور وہ قیامت تک یونہی اُس کا ہاتھ تھامے اُسے دیکھتی رہے شاید یہ تسلسل کبھی نا ٹوٹتا اگر ایک جُگنو آ کر اُس کے کندھے پر نا رکتا وہ زار کے چہرے سے نظریں ہٹانے پر مجبور ہوئی زار نے اُس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور تھوڑا دور ہوتے ہوئے اُس کے شولڈر پر دھیرے سے پھونک ماری وہ جُگنو روحی کی آنکھوں کے سامنے سے اُڑتا ہوا دور جھاڑیوں میں گم ہو گیا اُس نے دوبارہ زار کی جانب دیکھا وہ اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتا رخ دوسری جانب کر گیا تاکہ روحی پر کچھ ظاہر نا ہو سکے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو ریلیکس کرتا ہوا وہ وہاں سے تھوڑا دور چلا آیا روحی نے شاید اُس کی اس کیفیت کو سمجھ لیا تھا تب ہی اُسے دیکھتی رہی

وہ خود کو اپنی بے حواسی پر کوس رہا تھا وہ یہ بات سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا جو اُس کا دل چیخ چیخ کے کہہ رہا تھا

زار۔۔۔۔۔۔۔

روحی کی آواز پر وہ ایک گہری سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کرتے ہوئے اُس کی جانب پلٹا

کیا ہوا تم یہاں کیوں آ گئے۔۔۔۔۔۔۔

یونہی۔۔۔۔۔۔۔

بہت ٹھنڈ ہے یہاں چلیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا نظریں ملائے دھیرے سے بولا

تھوڑی دیر اور رکتے ہے نا پلیز مجھے تو ٹھنڈ کا بھی احساس نہیں ہو رہا

روحی مسکراتے ہوئے بولی زار نے سر اثبات میں ہلا دیا اور اُسے درخت سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گیا جہاں وہ کھڑا تھا اُس کے ذہن میں وہیں باتیں چل رہی تھی

یہ میری لائف کی سب سے خوبصورت رات ہے میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے کبھی یہ منظر دیکھوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب بیٹھی تھی دور سے وہ منظر بلکل آسمان جیسا ہی نظر آ رہا تھا زار ایک پیر فولڈ کیے بیٹھا نظریں زمین پر کیے اپنا ہاتھ بالوں پر گھما رہا تھا

میں بتا نہیں سکتی کے میں کتنی خوش ہوں میرے پیٹ میں گُدگُدی ہو رہی ہے

وہ اُس کی جانب دیکھ کے بولی لیکن تب بھی نہ زار نے کچھ کہا نہیں اُسے دیکھا

کیا ہوا تم اتنے چپ کیوں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کی خاموشی کو محسوس کر کے کہا اُس نے روحی کی جانب دیکھ کر سر نفی میں ہلا دیا

میں جب واپس جاؤں گی نا تو اپنے سب دوستوں کو بتاؤں گی پاپا کو بتاؤں گی وہ تو یقین ہی نہیں کرے گے دیکھنا۔۔۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی

کیا ہوا تم پریشان لگ رہے ہو مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی اتنے وقت نے بھی اُس نے زار کو اتنا سنجیدہ کبھی نہیں دیکھا تھا اور تھوڑی دیر پہلے تو وہ اتنا نارمل ہو کے بات کر رہا تھا پھر اچانک

کچھ نہیں میں بس یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہا تھا پتہ نہیں کیسے نکلے گے ہم یہاں سے۔۔۔۔ میری امی پتہ نہیں کیا سوچ سوچ کر میرے لیے پریشان ہو رہی ہو گی۔۔ اُنھیں بتا بھی نہیں سکتا کے میں یہاں ٹھیک ہوں

وہ اُسے اپنی بدلتی کیفیت کے بارے میں کیسے بتاتا اس لیے اچھا سا بہانہ بنا دیا

Imsorry

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میری وجہ سے تم بھی یہاں پھنس گئے

Imreallysorry

اُسے پریشان دیکھ کر وہ گلٹی فیل کر رہی تھی

نہیں اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب تو اُن لوگوں کی وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں اس طرح گھر چھوڑ کر نہیں نکلنا چاہیے تھا تمہارے پاپا نے اگر تمہیں منع کیا تھا تو کسی وجہ سے ہی کیا ہوگا۔۔۔۔۔ اُنھیں فکر ہے تمہاری اسی لیے تمہیں روک رہے تھے۔۔۔۔ تمہیں اُن کی بات ماننی چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔ وہ تمہارا بھلا برا سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اب بھی بنا اُسے دیکھے بات کر رہا تھا اور روحی نے سر اثبات میں ہلا دیا

تم صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ پر مجھے سچ میں نہیں پتہ تھا کے اتنی سیریس بات ہو جائیگی پاپا ہمیشہ ہی مجھے کہتے ہے کے گارڈز کو ساتھ رکھو یہاں مت جاؤ وہاں مت جاؤ۔۔۔۔۔۔ میں نے سوچا ہمیشہ ہی ڈرتے ہے اس لیے شاید اس بار بھی۔۔۔۔ یہ سب ہو جائیگا مجھے اندازہ ہی نہیں تھا

وہ افسوس بھرے لہجے میں بولی

اُن کا ڈر جائز ہے۔۔۔۔۔ تم ایک لڑکی ہو اور لڑکی کو صرف جان کا ہی خطرہ نہیں ہوتا۔۔۔۔ بات اُس کی عزت پر بھی آ سکتی ہے ایسے میں اُن کا یہ سوچنا غلط نہیں ہے۔۔۔۔ وہ لوگ بہت خطرناک ہے

اُس نے اپنے دوسرا پیر بھی سیدھا کیا اور پیڑ سے سے ٹکا دیا

لیکن وہ میرے ہی پیچھے کیوں پڑے ہے زار

روحی نے اُس کی جانب دیکھ کر پوچھا زار نے ایک پل رک کے اُس کی جانب دیکھا

وہ ایک بہت بڑی کریمنل گینگ کا ماسٹر مائنڈ ہے اُس کا نام شیر سنگھ ہے اور اسکا بھائی تیجا اُس کا پارٹنر۔۔۔۔۔۔۔ لوٹ مار۔۔۔۔ چوری۔۔۔ مرڈر۔۔۔ کڈنیپنگ۔۔۔ دنگے۔۔ بامب بلاسٹ۔۔ ریپ۔۔۔۔۔ ایسا کوئی چارج نہیں ہے جو اُن پر نا لگتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال پہلے میں نے اُس کے بھائی تیجا کو گرفتار کیا تھا جسے آزاد کروانے کے لیے وہ کئی بار کوشش کر چکا ہے لیکن وہ میری خاص سیکیورٹی میں ہے اُسے وہاں سے نکال پانا آسان نہیں ہے اُس نے کئی سارے بڑے افسروں کو رشوت دے کر اُسے آزاد کروانا چاہا لیکن تمہارے پاپا کی وجہ سے اُن میں سے کسی کا بس نہیں چلا اور تمہارے پاپا کو وہ خرید نہیں پایا اسی لیے تمہیں نشانہ بنا کے تمہارے پاپا کو قابو کرنا چاہتا ہے

زار نے اُسے ہر بات سے واقف کروانا صحیح سمجھا روحی اُسے پریشان ہو کر دیکھتی رہی پاپا اُس کے لیے یہ سب کرتے تھے اور وہ اُن کو پریشان کرنے اور ناراضگی جتانے کہا ایک موقع نہیں چھوڑتی تھی اس دنیا کی یہی حقیقت ہے جو ایمانداری اور سچائی کے راستے پر چلتا ہے اُسے اور اُس کے عزیزوں کو مشکلوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے اسی لیے تمہارے پاپا تمہیں محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اُس کے آگے جھکنا نا پڑے

تمہاری یہ بات سن کر مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے میں بتا نہیں سکتی آج مجھے اپنے پاپا کی بیٹی ہونے پر فخر ہو رہا ہے۔۔ اور ساتھ ہی خود پر غصّہ بھی آرہا ہے کے میں نے اُنھیں سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

اُس نے بے ارادہ ہی سر زار کے بازو سے ٹکا دیا تھا اور زار کو بھی پتہ نہیں چلا وہ اب کے خاموش رہا اور روحی بھی کچھ نہیں بولی

لگتا ہے ساری رات اسی سردی میں گزارنے کا ارادہ ہے تمہارا
لمبی خاموشی کے بعد وہ سیدھا ہو کر اُس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو روحی سو چکی تھی اُس کا سر نیچے گرنے والا تھا کے زار نے سنبھال کر واپس اپنے بازو سے لگایا اندھیرا کام ہونے لگا تھا صبح ہونے والی تھی اس لیے سردی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا اُسے ٹھنڈ نا لگ جائے اس خیال سے وہ اٹھا اور اُسے اپنے بازوؤں میں اٹھائے آگے بڑھا اُسی جگہ جہاں اُس نے آگ جلائی تھی

کتنی ہی دیر تک وہ اس کی جانب کروٹ کیے اُسے دیکھتا رہا تھا۔۔ نیند لگے ایک ڈیڑھ گھنٹہ ہی گزرا ہو گا کے سورج کی روشنی سے آنکھ کھل گئی اٹھ کے ندی کے پاس آیا اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر چہرہ صاف کیا اور بالوں پر ہاتھ پھیرا وہیں کھڑا اس جگہ کی خوبصورتی کا نظارہ کرتا رہا ندی کے پانی میں سورج کی کرنیں دھنک رنگ چھوڑ رہی تھی دھوپ اور ٹھنڈک دونوں کو محسوس کیا جا سکتا پیڑوں پر پرندوں کی چہچاہٹ نے ایک خوبصورت ساز فضا میں ملا کے اُسے رومانوی بنایا ہوا تھا
روحی بے سود ہو کر سوئی ہوئی تھی ایک بندر پیڑ سے اتر کر نیچے آیا اور زمین پر بیٹھا تربوز اٹھا کر کھانے لگا وہ روحی کے پیروں کے قریب بیٹھا تھا اور اس کی دم روحی کے تلووں کو چھو رہی تھی جس سے اُسے گدگدی ہونے لگی اور وہ اپنے پیر سمیٹنے لگی دم تب بھی اس کے پیروں کے قریب ہی تھی وہ زچ ہو کر اٹھ بیٹھی اُسے اندازہ بھی نہیں تھا کے اس کے قریب کون بیٹھا ہے
اتنی اچھی نیند آ رہی تھی کیوں جگا دیا مجھے۔۔۔۔ پتہ ہے کتنا پیارا سپنا دیکھ رہی تھی میں
وہ نیند سے بوجھل آنکھیں بند کیے مدہوشی میں بات کر رہی تھی یہ سوچ کر کے زار نے اُسے جگایا ہے

Goodmorning۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُسے اٹھے دیکھا تو کہتا ہوا اس کی جانب بڑھا لیکن اس کے پاس بندر کو بیٹھ کے مزے سے تربوز کھاتے دیکھ اگلے الفاظ بھول کر آنکھیں پھیلائے اُسے دیکھنے لگا اُس کی آواز سن کر بھاری آنکھیں کھولتی سامنے دیکھنے لگی

تم وہاں کیسے چلے گئے۔۔۔ابھی تو تم یہاں تھے

وہ اُس کی جانب انگلی کر کے بولی اور جیسے ہی اپنے پاس نظر ڈالی بندر کو دیکھ کر اُس کی بھیانک چیخ نکلی بندر اُس کی چیخ کر ڈر کر بھاگا وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ممّی ممّی چلانے لگی زار اُس کی حالت پر ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا رخ دوسری جانب کیے روحی بندر کے جانے کے بعد سکون کا سانس لیتے ہوئے سیدھے ہوئی زار کو ہنستے دیکھ اُسے آگ ہی لگ گئی لیکن پھر اچانک جب وہ اُس کی جانب پلٹا تو اُسے دیکھ کر وہ سب بھول گئی پہلی دفعہ اُسے اس طرح ہنستے دیکھا تھا اُس نے۔۔۔۔۔۔وہ کیسا لگ رہا تھا صرف اُس کا دل جانتا تھا زار اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے اُس کے پاس آیا وہ بھی اُسے دیکھ کر دھیرے سے ہنس دی

یہ بندر کہاں سے آگیا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ اُس کا علاقہ ہے وہ بھی سوچ رہا ہو گا یہ میری طرف کون آگیا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا

افف میں تو تمہیں سمجھ کر اُس سے بات کر رہی تھی اور وہ میرے پاس۔۔ایی ی ی ی ی

اس نے گندی سی شکل بنائے جھرجھری لی زار دھیرے سے ہنسا

لگتا ہے اُس کا دل آگیا تم پے۔۔۔۔اتنی پیاری بندریا کبھی نہیں دیکھی ہوگی اُس نے۔۔۔
مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کے اسے سی پی زار ہنسنا بھی جانتا ہے۔۔۔۔۔
وہ سرشار ہوتی ہوئی اُسے دیکھنے لگی وہ مسکراہٹ سمیٹے اُسے دیکھنے لگا

اور کب تک ہم چلتے رہے گے۔۔۔
وہ لوگ صبح سے نکلے تھے اور اب سورج سر پر آچکا تھا حالانکہ گرمی نا کے برابر تھی لیکن چل چل کر روحی نڈھال ہو چکی تھی
شاید قیامت تک کیوں کے مجھے نہیں لگتا ہم یہاں سے نکل پائے گے
زار اُس سے دو قدم آگے چل رہا تھا وہ بہت سوچ سمجھ کر آگے بڑھ رہا تھا تاکہ بھٹکے نا
ایسا مت کہو انسان کو نا امید نہیں ہونا چاہیے مجھے یقین ہے ہم بہت جلد یھاں سے باہر نکل جائے گے
روحی اُس کی بات پر اُداسی سے بولی
Hopeso۔۔۔۔۔۔۔۔
زار نے کندھے اچکا دیے
ویسے یہاں مہینہ بھر بھی بھٹکتی رہی تو نہیں مرونگی لیکن اگر اسی طرح چلتی رہی تو ضرور مر جاؤنگی میں
وہ گہری گہرائی سانسیں لینے لگی زار دھیرے سے ہنستا ہوا رک کے اُس کی جانب پلٹا
رک جاتے ہیں تھوڑی دیر۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی حالت دیکھ کر کہا روحی پیڑ سے ٹیک لگائے تھکے تھکے انداز میں کھڑی ہو گئی اور زار اُس کے سامنے تھوڑے فاصلے پر ایک درخت سے لگ گیا کل سے وہ مسلسل بنا جوتوں کے چل رہا تھا کیوں کہ اُس نے اپنے جوتے روحی کو دے دیے تھے

کاش کے ہم لوگ گھر جا کر ایک گاڑی ہی لے آتے

روحی نے بے چارگی سے کہا

ہاں۔۔۔۔۔ گاڑی لینے گھر جاتے اور واپس آکر پھر سے یہاں پھنس جاتے۔۔۔ ہے نا

زار اُس کی بیوقوفانہ بات پے طنز کرتے ہوئے بولا اُس نے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی

سچ سچ بتاؤ۔۔۔ تم واقعی اتنی بے وقوف ہو یا صرف مجھے تنگ کرنے کے لئے جان بوجھ کر کرتی ہو۔۔۔۔۔

جان بوجھ کر۔۔۔۔

اور وہ کیوں۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکرایا

کیوں کے تم جب غصّہ کرتے ہو تو اور زیادہ ہینڈسم لگتے ہو۔۔۔

وہ ایک پل اُسے خاموشی سے دیکھتا رہا پھر سر نیچے کر کے ہنسا

۔کھلے عام فلرٹ کر رہی ہو تم

نہیں میں بس مذاق کر رہی تھی

وہ اُس کی بات پر شرمندہ ہو کر بولی

کوئی بات نہیں ویسے بھی جس سوسائٹی کا تم حصہ ہو وہاں یہ کوئی بڑی بات نہیں تمہاری سوسائٹی کی لڑکیاں تو کھلے عام لڑکوں سے ملتی ہے اُن کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال گھومتی ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا

اُس کی بات پر روحی نے اُسے حیرت سے دیکھا زار یہ بات اُسے نہیں بلکہ خود کو بتا رہا تھا اُس کی برائیاں ڈھونڈھ کر وہ اپنے آپ کو اُس کی جانب جانے سے روکنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

پر میں اُن جیسی نہیں ہوں زار۔۔ میں بھلے ہی اس سوسائٹی کا حصہ ہوں لیکن میں اُن میں سے نہیں ہوں جو ہر آتے جاتے پر اپنا دل وار دے۔۔۔۔ میں کوئی کھلی کتاب نہیں ہوں جو ہر ایک کے سامنے ظاہر ہو جاؤں۔۔۔۔۔ تم ایسا مت سوچو میرے بارے میں

روحی حیران اور اُداس ہوتے ہوئے بولی اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کے زار اُس کے متعلق ایسا سوچتا ہے وہ خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا کیسے بتاتا کے یہ صرف اپنے دل کو سکون پہچانے کے لیے کے رہا ہے

چھوڑو نا۔۔۔۔۔ میرے کچھ بھی سوچنے سے کیا فرق پڑتا ہے

اُس نے سر جھٹکتے ہوئے منہ پھیر لیا

مجھے فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے فوراً کہاں اور اُس نے روحی کی جانب نہیں دیکھا ایک گہری سانس لی اور آنکھیں موند لی روحی اُس کی پشت کو دیکھتی رہی اس انتظار میں کے شاید وہ اُس کی جانب دیکھے اور وہ سمجھ پائے کے آخر وہ کیا سوچ رہا ہے لیکن زار اُس سے نظریں نہیں ملانا چاہتا تھا اس لیے وہاں سے ہٹ کر دور فاصلے پر چلا گیا

اس جگہ بیٹھے بیٹھے اُسے کب نیند آگئی پتہ ہی نہیں چلا زار اُس کے پاس آیا تو سوتے میں بھی اُس کے چہرے کی اُداسی کو محسوس کر گیا اُسے ہر گز روحی کے کردار پر شک نہیں تھا وہ اتنی معصوم تھی ایک دِن میں ہی وہ اُسے سمجھ چکا تھا لیکن وہ اُسے چاہنے کی بھول نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کسی بھی طرح خود کو روکنا چاہتا تھا اپنی دھڑکنوں کے بدلتے رخ کو سنبھالنا چاہتا تھا اُسے محبت سے شکایت نہیں تھی لیکن وہ روحی سے محبت نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چاہنے سے سب کہاں ہوتا ہے

روحی نیند سے جاگ کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی زار اُسے کہیں نظر نہیں آیا جہاں وہ کھڑا تھا وہ جگہ خالی تھی وہ فوراً اٹھ بیٹھی کافی دیر ہو چکی تھی

زار۔۔۔۔۔

وہ اُس جانب چلتی ہوئی دور تک نظریں گھمائیں اُسے ڈھونڈھ رہی تھی ساتھ اُسے پکار بھی رہی تھی لیکن وہ دور دور تک کہیں نظر نہیں آرہا تھا

زار کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس جگہ کھڑی تھی جہاں پہلے وہ تھا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا اچانک سے اُس کے چھوڑ کر جانے سے خیال روحی کو خوفزدہ کر گیا

زاااار۔۔۔۔۔

وہ پوری طاقت سے چلائی تھی اور جنگل میں اُس کی آواز گم ہو گئی تھی وہ اِدھر ادھر بھٹکتی واپس اپنی جگہ پر آئی تھی اور بلند آواز میں رونے لگی تھی تب وہ اُس کے پیچھے سے نکل کر اُس کے سامنے آیا تھا روحی

کی آواز حلق میں اٹک گئی تھی اور وہ اُسے حیرت سے دیکھتی فوراً اُس کے سینے سے لگ گئی تھی زار کسی مورت کی طرح اُسے طرح کھڑا رہا تھا

کہاں چلے گئے تھے تم۔۔۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی اُس کی پشت پر اپنے ہاتھوں کی گرفت سخت سے سخت کرتی گئی

میں بہت ڈر گئی تھی زار۔۔۔۔۔۔ پلیز مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑنا

اُس کے انسوں زار کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے اُس نے سے اٹھا کر زار کی جانب دیکھا زار اُسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا اُس کے دیکھتے ہے اجنبیت سے نظریں دوسری طرف کرلی وہ فوراً اُس سے الگ ہوئی اور اُسے دیکھنے لگی زار کے چہرے پر اپنے لیے بیزاری اور اُس کا نظریں پھر لینا روحی کو اندر تک زخمی کے گیا اور اُس کے دل میں یہی خیال آیا کہ اُس کے سینے سے لگنے کا زار نا بہت غلط مطلب لیا ہوگا جیسے وہ کچھ دیر پہلے بات کر رہا تھا

تم کہاں تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی بولی

یہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ بنا دیکھے مختصر بولا

میں کب سے پکار رہی تھی تمہیں۔۔۔

وہ اُس کے اس رویے سے بہت حیران ہوئی اُس کی بات اور اُس نظریں چُرانا روحی کو سیدھے دل پر لگا

میں نے نہیں سنا۔۔۔۔۔۔

وہ بے نیازی سے بولا اور اُس کے سامنے سے ہٹ گیا لیکن وہ اُسے طرح کھڑی رہی

موسم بدل رہا تھا شام ہونے سے پہلے ہی بادلوں نے روشنی کو چھپا کر اندھیرا بکھیر دیا تھا زار نے اُسی پیڑ سے تھوڑے فاصلے پر کچھ لکڑیاں اکٹھی کر کے رکھی اور آگ جلانے لگا وہ نا روحی کی جانب دیکھ رہا تھا نہ اُس سے کچھ بات کر رہا تھا جب کے روحی کی نظریں مسلسل اُس کے اوپر تھی وہ بمشکل اپنے انسوں روکے ہوئے تھی جب وہ اجنبی تھا تب بھی اتنا اجنبی نہیں لگا جتنا اس وقت لگ رہا تھا زار نے آگ جلا کر اُس کی جانب دیکھا اور اُسے خود کی جانب دیکھتے پا کر واپس منہ پھیر لیے اور آگ کے قریب ہاتھ کرتے ہوئے اُنھیں گرم کرنے لگا لیکن دھیان سارا کہیں اور تھا اسی لیے ہاتھ آگ کے قریب جاتے ہیں اُس کے منہ سے آہ نکلی روحی دوڑتی ہوئی اُس کے پاس آئی اور اُس کا ہاتھ پکڑا لیکن زار نے اگلے ہی پل ہاتھ کھینچ لیا

رہنے دو کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہوں میں

۔ وہ اُسی انداز میں بولا جو پچھلے کچھ وقت سے اُس نے اپنایا ہوا تھا اور روحی بنا پلٹے پیچھے ہوتی گئی اُس کی آنکھ سے انسوں گرنے کے ساتھ آسمان سے بارش کی بوندیں گرنا شروع ہوئی تھی زار نے آسمان کی جانب دیکھا اور آس پاس نظر ڈالی تھوڑی دوری پر ایک بہت ہی گھنا درخت تھا جہاں بارش سے بچا جا سکتا تھا وہ بنا کچھ کہے روحی کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے چلتا ہوا اُس پیڑ کے نیچے آگیا اپنے بالوں کو رگڑتے ہوئے اُن سے پانی جھٹکنے لگا اور روحی کی جانب دیکھا ۔ اُس کا ہاتھ رک گیا اور وہ روحی کو دیکھے گیا وہ

اُس کے بہت قریب کھڑا تھا اور اُس کے ہاتھ میں اب تک روحی کا ہاتھ تھا ایسا لگا جیسے روحی کے چہرے نے اس کی آنکھوں کو جکڑ لیا تھا روحی اس کی آنکھوں میں بہت غور سے دیکھ رہی تھی جو اس وقت ہر طرح سے اس کی بے رخی کو پیچھے چھوڑ کر محبت کا ثبوت دے رہی تھی آنکھوں سے اتر کر زار کی نظریں روحی کے گلابی لبوں پر رکی اور وہ بے ارادہ ہی اس کے اور قریب ہوتا گیا اس کا دل اُسے کوئی غلطی کرنے پر اکسا رہا تھا جس سے خود کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے فوراً آنکھیں بند کر لی روحی کا ہاتھ چھوڑ دیا اور رخ پھیر لیا وہ اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئی پہلے کے مقابلے اس کا دل ہلکا تھا کیوں کہ اس بار اس کی آنکھیں میں اجنبیت نہیں بلکہ بے بسی دیکھی تھی

زار منہ سے سانس لیتے ہوئے اس سے منہ پھیرے کھڑا رہا لیکن پھر سر جھٹک کر کچھ اس طرح سے اس کی جانب پلٹا جیسے بھاڑ میں جائے سب۔۔۔۔۔۔ اس کے قریب بڑھتے ہوئے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس کے ہونٹوں سے ہونٹ لگا دیے روحی بے ساختہ پیچھے ہو کر پیڑ سے لگ جانے پر مجبور ہوئی زار نے ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد رکھتے ہوئے اتنی سختی سے پکڑا کے اُن کے درمیان میں ہوا گزرنے کی بھی جگہ نا بچے

بارش کی رفتار بہت دھیمی تھی لیکن جذبات کا طوفان بہت گہرا تھا جس میں وہ مدہوش ہو کر بہتی رہی زار کا ہاتھ روحی کی گردن سے کان تک جس شدت سے گردش کر رہا تھا اتنی ہی سختی سے اس کی انگلیاں کمر پر مضبوط ہوتی جا رہی تھی روحی نے دونوں ہاتھ اس کے گرد باندھ دیے۔۔۔۔۔۔ ایک نا ٹوٹنے والا خواب اور دور تک چلتا جانے والا تسلسل تھا جو شاید بہت دور جا کر ٹوٹتا اگر اس خاموش ماحول میں ایک آواز اُسے اپنی جانب متوجہ نا کرتی وہ ایک دم سے رک کر اوپر دیکھنے لگا تھا اُسے یونہی خود سے لگائے

درخت کے پتوں کے درمیان سے نظر آئے ہیلی کاپٹر پر اس کی نظریں تھی اور روحی کی اس کے چہرے پر اس کی آنکھوں پر اور اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں پر۔۔۔۔۔۔ زار نے اس کی جانب دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ روحی کی گردن اور اس کی کمر سے ہٹ کر نیچے گرے تھے وہ بے یقینی سے اُسے دیکھے جا رہا تھا جذبات میں آکر اس نے جو غلطی کی تھی اب اُسے شدّت سے اس کا احساس ہو رہا تھا وہ اپنے منہ پر سختی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پیچھے ہوتا چلا گیا اور اس سے بہت دور ہو گیا پلٹ کر گردن جھکائے پیشانی کو ہاتھ سے پکڑے سختی سے ہاتھ بالوں میں پھیرنے لگا دوبارہ روحی کی جانب دیکھا وہ اسی طرح کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی اس نے نظریں چرالیں دوبارہ ہیلی کاپٹر اس کے سر کے اوپر سے گزرا اس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے خود کو سنبھالا اور اوپر دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا لیکن اُن لوگوں نے اُسے نہیں دیکھا اندھیرا ہو رہا تھا شاید اس لیے۔۔۔۔۔ زار نے فوراً جیب سے روحی کا موبائل نکال کر ٹارچ آن کی اور اس کی توقع کے مطابق اُن لوگوں نے اُسے دیکھ لیا اور ہیلی کاپٹر نیچے کرنے لگے زار نے دوبارہ روحی کی جانب دیکھا وہ سر جھکائے کھڑی تھی شاید اس کے رویے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جو محبت جتا کر اگلے پل بیگانہ ہو گیا تھا اس کی ہمت نہیں ہوئی کے وہ اُسے آواز دے یا اس سے نظریں بھی ملائے ہیلی کاپٹر نیچے آیا تو اس میں سے نکل کر ایک شخص باہر آیا زار نے اُسے روحی کو لانے کا اشارہ کیا اور خود اندر بیٹھ گیا

زار۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی اپنے بیٹے کی شکل دیکھ کر رفعت کی خوشی سے آنکھیں چمکنے لگی

تم آ گئے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔کہاں تھے کتنے فون کیے میں نے

اُس کے اندر قدم رکھتے ہی وہ دروازہ بند کرتیں اپنے سوال لیے شروع ہو گئیں

میں تھوڑا بزی تھا امی اور فون خراب ہے اس لیے

زار نے دھیمی آواز میں جواب دیا تو وہ اُسے بہت غور سے دیکھنے لگیں اُس کی آنکھیں ہلکی ہلکی سی سرخ تھی

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے سے ہی صاف ظاہر ہو رہا تھا کے وہ پریشان ہے اُن کی بات پر زار نے رخ دوسری جانب کیا

ہاں امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔بس تھوڑا تھک گیا ہوں

اُن سے نظریں ملا کر جھوٹ بولنا یا کچھ چھپانا اُس کے لیے نا ممکن تھا رفعت نے ایک بار پھر اُس کی حرکت کو نوٹ کرتے ہوئے اُسے دیکھا لیکن پھر سر جھٹک کر مسکرا دی

اچھا تم ہاتھ منہ دھو لو میں جلدی سے کھانا لگا دیتی ہوں دیکھنا اپنی امی کے ہاتھ کا کھانا کھاتے ہی ساری تھکان اُڑ کر چھو ہو جائیگی میرے بیٹے کی

وہ اُس کے سامنے آتے ہوئے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولیں

مجھے بھوک نہیں ہے امی۔۔۔۔۔۔آپ کھانا کھا لیں۔۔۔۔۔مجھے سونا ہے بس۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا رفعت اُسے دیکھتی رہ گئیں اُس کا بدلہ بدلہ سا رویہ چہرے سے جھلکتی اُداسی اُنھیں پریشان کر گئی تھی

اپنے کمرے میں آکر اُس نے دروازہ بند کیا اور باتھ روم میں آکر کپڑوں سمیت شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا اُس کے آنکھیں بند کرنے کی دیر تھی کے ایک منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگا وہی منظر جس کے بعد وہ خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہا تھا اُسے یقین نہیں آرہا تھا کے آخر وہ کیسے کمزور پڑ گیا کے خود پر قابو ہی نہیں رکھ پایا چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے آنکھیں کھولیں

یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے کر سکتا ہوں میں اتنی بڑی غلطی۔۔۔۔

آنکھیں دوبارہ بند کر کے اُس نے سر دونوں ہاتھوں میں پکڑا

چہرہ اوپر کر کے پانی کی بوندوں کو چہرے پر لیتے ہوئے خود کو تسکین پہنچانے کی کوشش کی آنکھوں کے پردے پر وہیں تصویریں لہراتی رہی اُس کا روحی کے قریب آنا اپنے جذبات کا اظہار کرنا روحی کا چہرہ جب وہ اُسے دیکھ رہی تھی ایک دفعہ بھی اُس نے روحی سے نظریں نہیں ملائی مگر اُس کی اُداسی اُس کی پریشان سب محسوس کرتا رہا۔۔۔

باہر آکر آئینے کے آگے کھڑا تھا لیکن سامنے اُسے اپنا عکس نہیں بلکہ ویں منظر نظر آرہا تھا زار۔۔۔۔۔۔

دروازے پر دستک کے ساتھ رفعت کی آواز آئی وہ اندر آئے اس کے پہلے وہ جلدی سے بیڈ پر لیٹ گیا اور چادر سر تک کھینچ لی ایک بار اور دستک دے کر امی اندر آئی اُسے سوتے دیکھ کر دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھا اور اُس کے قریب بیٹھ کر چہرے سے چادر نیچے کی زار کی آنکھیں بند تھی

بیٹا خالی پیٹ نہیں سوتے۔۔۔۔۔۔ دودھ لے کر آئی ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔
اُس کے نم بالوں کو پیشانی سے پیچھے کرتے ہوئے بولیں لیکن زار نے کوئی حرکت نہیں کی سوتے بنتا رہا
وہ اٹھ گئی اور لائٹ کا بٹن بند کیے گلاس واپس لے کر باہر چلی گئی اُن کے جاتے ہی اُس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر چھت کو دیکھنے لگا

پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ قدم رکھتے ہی دوڑ کر اپنے پاپا کے سینے سے لگ کر رونے لگی تھی
Imsorrypapa۔۔۔۔۔۔۔۔
زار وقطار روتے ہوئے اس وقت وہ کوئی چھوٹی بچی لگی انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا وہ اپنے اندر کے دکھ کو آنسوؤں کے ذریعے باہر نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جو وہ کہہ نہیں سکتی تھی زار نے اس سے بات کرنا تو دور اس کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا
کیا ہوا بیٹا۔۔۔ آپ ٹھیک تو ہے نہ
اس کا اس قدر رونا اُنہیں پریشان کر گیا
میں ٹھیک ہوں پاپا۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔ مجھے اس طرح آپ کو بنا بتائے گھر سے نہیں جانا چاہیے تھا
وہ اُن سے الگ ہوتے ہوئے بولی
کوئی بات نہیں بیٹا غلطی تو کسی سے بھی ہو جاتی ہے۔۔۔ بھول جاؤ اس بات کو

انہوں نے اس کے گالوں پر بہتے آنسوؤں صاف کیے

IpromisePapa

میں آج کے بعد آپ کو کبھی تنگ نہیں کروں گی آپ کی ہر بات مانوں گی

وہ دوبارہ اُن سے لگ گئی اور وہ مسکرا دیے

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا وہ اپنے آگے رکھی پلیٹ کے کنارے انگلی گھماتے ہوئے اپنی سوچ میں گم تھا

رفعت کچن سے نکل کر اُسے غور سے دیکھتی ہوئی آکر اُس کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئیں

روحی نام ہے نا اس لڑکی کا۔۔۔۔۔۔

ہاٹ پاٹ کا ڈھکن کھولتے ہوئے بنا اُسے دیکھے بولیں اور زار نے اُسی طرح کھوئے ہوئے بے ساختہ ہاں کہہ دیا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر ہڑبڑا کر اُن کی جانب دیکھا جو مسکرا رہی تھی

کیا۔۔۔۔۔۔ک۔۔۔کس لڑکی کا۔۔۔۔کیا پوچھ رہی ہے آپ۔۔۔۔کیا بول رہی ہیں۔۔۔۔

وہی لڑکی جو رات بھر تمہیں بے چین کرتی رہی جس کا نام تم نیند میں بڑبڑاتے رہے اور جو اس وقت اُداسی بن کر تمہارے چہرے پر نظر آ رہی ہے

رفعت نے اُس کے پلیٹ میں گرما گرم پراٹھا رکھتے ہوئے بولا زار کو اپنی بیوقوفی پر بہت غصہ آیا

آپ بھی نا۔۔۔۔۔۔

وہ زبردستی کا مسکرا کے پراٹھے کی جانب متوجہ ہوا

تو کیا کہتی ہے۔۔۔۔۔

رفعت نے چند پل چپ رہنے کے بعد اُس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کون۔۔۔۔۔۔

وہی۔۔۔۔روحی۔۔۔۔۔

کون روحی۔۔۔۔۔۔کیا بول رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔میں کسی روحی کو نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں چرائے بولا

دیکھو بیٹا مجھ سے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ٹینشن مت لو ڈرامے کی ماؤں کی طرح میں تمہیں اموشنل بلیک میل کر کے لڑکی سے دور نہیں کرونگی۔۔۔۔بتاؤ تو سہی اس کے بارے میں

امی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔اتنا لمبا نا جائیں یہی بریک لگا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔تین دن سے آپ کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا کمزوری محسوس ہو رہی ہے جلدی سے بیٹھ کر مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلا دیں اب

وہ جلدی سے نارمل ہو کے بات بدلتے ہوئے بولا

مطلب سچ مچ نہیں بتاؤ گے۔۔۔۔

بلکل نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔۔اور اگر اب آپ نے پوچھا تو میں بنا ناشتا کیے چلا جاؤنگا

مصنوعی خفگی سے بولا

ٹھیک ہے مت بتاؤ لیکن میں بھی اے سی پی کی ماں ہوں پتہ لگا ہی لوں گی

رفعت نے نوالہ اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا وہ مسکرا دیا

روحی سچ سچ بتا اس اے سی پی نے کوئی زور زبردستی تو نہیں کی نا تیرے ساتھ
مشی نے اُسے تشویش سے پوچھا روحی اُسے حیرت سے دیکھنے لگی اور اُس کی بات کا مطلب سمجھ کر اُسے غصے سے گھورا

کیا بول رہی ہو مشی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر کیا بات ہے پچھلے دو دن سے دیکھ رہی ہوں تم اتنی پریشان پہلے کبھی نہیں ہوئی
مشی نے سیدھی ہو کر کہا روحی اپنی اُنگلیاں مروڑنے لگی

Ilovehim۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔

مشی اچھل پڑی روحی نے سر اثبات میں ہلا دیا

تم نے اُسے بتا دیا۔۔۔۔۔۔

مشی آنکھیں پھیلائے اُس کی جانب جھکی روحی نے سر نفی میں ہلا دیا

کیوں۔۔۔۔۔۔۔

کیا بتاؤں تمہیں پہلے تو وہ بہت نارمل تھا میرے ساتھ پھر اچانک پتہ نہیں اُسے کیا ہو گیا بہت روڈلی ہیو کرنے لگا۔۔۔۔۔۔مجھے لگا شاید وہ مجھے پسند نہیں کرتا اس لیے لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے چپ ہو گئی

لیکن کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی اُسے چپ کر کے دیکھنے لگی حالانکہ وہ مشی سے کوئی بات نہیں چھپاتی تھی لیکن یہ بتانے میں اُسے گھبراہٹ اور جھجھک دونوں ہو رہی تھی

کیا ہوا بتانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے دوبارہ کہا

He۔۔۔۔۔kissedme۔۔۔۔۔۔

وہ رکتے ہوئے بولی

What۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

جیسے وہ مجھے دیکھ رہا تھا میں نے فیل کیا کے وہ بھی مجھے چاہتا ہے۔۔۔اس کی آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔اور پھر اُس کا میرے قریب آنا۔۔۔۔۔

وہ رکی اور مشی اُس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن پتہ نہیں کیوں وہ مجھے اگنور پر اگنور کرتا رہا یہاں تک کہ میری طرف دیکھا بھی نہیں اس نے۔۔۔۔۔۔۔

یہ لڑکے ایسے ہی ہوتے ہے۔۔۔۔ مطلبی۔۔۔۔۔خودغرض۔۔۔۔۔وہ تجھے چاہتا نہیں ہے بس قریب آنے کا موقع مل گیا تو ایڈوانٹیج لے لیا

مشی غصے سے بولی

نہیں مشی۔۔۔۔ میرا دل نہیں مانتا۔۔۔۔۔۔مجھے اس کے نظر انداز کرنے سے ہر بار ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے جب بھی میں اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوں اور اپنا عکس ڈھونڈنے لگتی ہوں وہ نظریں چرا لیتا ہے وہ چاہتا ہی نہیں کے میں اس کی فیلنگز جان پاؤں

روحی زار کے ہر تاثر کی یاد کرتے ہوئے بولی

لیکن کیوں۔۔۔۔۔ایسا کیوں کرے گا کوئی۔۔۔ سامنے سے ایک لڑکی پیار کا اظہار کر رہی ہوں اور لڑکا پیچھے ہٹنا چاہے۔۔ امپوسیبل

مشی بے یقینی سے بولی اور وہ چپ ہو کر اُسے دیکھنے لگی

Goodmorningsir

زار نے روحی کو دیکھتے ہی اپنا نکالے ہوئے سن گلاسز دوبارہ آنکھوں پر چڑھا لیے اور اندر آ کر سلام کیا جہاں وہ عزیز صاحب اور کمشنر کے ساتھ بیٹھی تھی

آپ نے مجھے یاد کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب سے ہاتھ ملایا کمشنر صاحب کے فون پر وہ اُن سے ملنے آیا تھا

ہاں۔۔۔۔ بیٹھ جائیے۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب کے اشارے سے سامنے صوفے پر بیٹھنے کو کہا روحی اور وہ سامنے بیٹھے تھے اور زار کمشنر صاحب کے پاس بیٹھ گیا

کمشنر صاحب سے آپ کی جتنی تعریفیں سنی تھی آپ کا کام دیکھنے کے بعد کوئی شک نہیں رہ گیا کے آپ واقعی اس قابل ہے آپ نے ہماری بیٹی کی حفاظت کی اُن کا اتنا خیال رکھا اس کے لیے شکریہ لفظ بہت کم ہو جائیگا

اُنہوں نے جھک کر درمیان میں رکھے ٹیبل سے چیک بول اٹھائی اور اُس پر سائن کرتے ہوئے بنا رقم لکھے اُس کی جانب بڑھایا

۔ یہ ہماری طرف سے ایک چھوٹا سے انعام آپ کی بہادری کے لیے

زار نے اُن کے ہاتھ میں پکڑے چیک کو دیکھا اور پھر سر نیچے کر لیا وہ حیران ہوئے اور روحی بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی

معاف کیجئے سر۔۔۔۔ لیکن میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔۔۔۔جس کے لیے مجھے انعام ملے۔۔ یہ میری ڈیوٹی تھی جس کے لیے مجھے سیلری ملتی ہے اور میرے لیے وہی کافی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ سر اٹھا کر بولا اُنہوں نے ہاتھ واپس کھینچ کیا اور مسکرائے

ہمیں آپ کی خودداری اچھی لگی۔۔۔ خیر آپ نے فرض نبھایا ہو تب بھی ہم آپکے احسان مند ہے کیوں کے ہماری بیٹی ہمیں جان سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔ ہم اگر کبھی آپ کے کام اسکے تو بہت خوشی ہوگی۔

وہ سیدھے ہو کر روحی کے گرد ہاتھ رکھتے ہوئے بولے

۔۔۔۔۔۔۔اب مجھے اجازت دیجئے۔۔۔۔۔۔۔مجھے نکلنا ہوگا۔۔۔۔۔

وہ مزید اُس کی نظروں کے سامنے نہیں رہنا چاہتا تھا

ارے بھئی اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔۔ شکریہ کے طور پر ایک کپ چائے تو پی ہی سکتے ہے آپ ہمارے لیے

وہ اٹھتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گیا یہ سوچ کر کے وہ برا نا مان جائے

جی کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔

اُس کی نظریں روحی پر تھی لیکن یہ صرف وہ جانتا تھا چشمے کے پیچھے سے اُس کی آنکھیں صرف کسی ایک کو دیکھ رہی تھی

یہ چشمہ کیوں چڑھا رکھا ہے آنکھوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں کونسی دھوپ آرہی ہے۔۔

کمشنر نے اُسے دیکھ کر کہا روحی نے بھی اُسے دیکھا

وہ۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکا

میری آنکھ میں جلن ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔ اسلئے

سب نے اُس کی بات سنی ہو لیکن روحی نے اُس کے گلے کو دیکھا جب اُس نے سانس روک کر اندر کھینچی تھی اُس کا دل زور سے دھڑکا وہ روحی کے اس احساس کو محسوس کر کے اُسے دیکھتا رہا ارد گرد سے بے نیاز۔۔ لب بھینچے۔۔۔۔۔

جب تک وہ شیرا پکڑا نہیں جاتا خطرہ بنا ہی رہے گا۔۔۔۔۔۔ روحی بیٹا آپ کو دھیان رکھنا ہو گا کہیں بھی آنا جانا ہے تو اپنے ساتھ گارڈز کو ضرور رکھیے۔۔ اور اگر کسی پر بھی شک ہو تو فوراً ہمیں خبر دینا

روحی نے اُن کے مخاطب کرنے پر فوراً اُن کی جانب دیکھا اور سر اثبات میں ہلا دیا

ویسے ہم نے اس مشکل کا ایک اور حل نکالا ہے۔۔۔جس سے ہماری بیٹی کو یوں قید بھی نہیں رہنا پڑیگا اور وہ محفوظ بھی رہے گی

زار کی نظریں روحی کے چہرے سے ہٹ کے اُن کی طرف گئیں

جی میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

کمشنر کی بات پر عزیز صاحب دھیرے سے ہنسے

کل ہماری عباس صاحب سے بات ہوئی ہے اُنہوں نے اپنے بیٹے ابرار کے لیے روحی کا ہاتھ مانگا ہے

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا اور روحی نے اُنھیں حیرت سے دیکھا جس سے زار کو یقین ہوا کے وہ بھی اس بارے میں اب سن رہی ہے

لڑکا سنگاپور میں رہتا ہے ہم مل چکے ہیں اُس سے پڑھا لکھا اور سمجھدار ہے اور سارا کاروبار خود ہی سنبھالتا ہے ہمیں تو اُن کی بات بہت پسند آئی اگر یہ رشتہِ ہو جائے تو روحی کا مستقبل بھی سنور جائیگا اور اُس کے سر سے یہ خوف بھی ہٹ جائیگا۔۔۔کیا کہتے ہیں آپ اے سی پی صاحب

وہ روحی کو دیکھتے ہوئے گڑبڑا کے اُن کی جانب دیکھنے لگا

جی۔۔۔۔۔۔لفظ اس ساتھ نہیں دے رہے تھے اُس نے لب کھیل کر دوبارہ بند کے لیے

آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ با اتنا ہی کہہ پایا اور اگلے کی پل روحی کی آنکھیں دھندلی ہو گئیں اُس کے چہرے پر اتنی اجنبیت اتنی سختی کے روحی کا دل رونے لگا

یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے سر عباس صاحب اور آپکی دوستی رشتے داری نے بدل جائے گی اور روحی بیٹی کو ان سب خطروں کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا

جی بلکل۔۔۔۔۔عباس صاحب تو اس ہفتے منگنی کا بھی کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔لیکن ہم نے کہہ دیا کے پہلے ہم اپنی بیٹی سے بات کرلیں اُس کے بعد ہی کچھ کہہ سکتے ہیں۔۔۔جو ہماری بیٹی کا فیصلہ ہوگا وہی ہمارا۔۔۔۔۔تم بتاؤ بیٹا کیا تم اُس لڑکے سے ملنا چاہتی ہو

وہ روحی کی جانب پڑے روحی نے زار پے ایک نظر ڈال کر اُنھیں دیکھا

اس کی ضرورت نہیں ہے پاپا۔۔۔۔آپ اُنھیں ہاں کردیں۔۔۔۔۔۔مجھے آپ کے کسی فیصلے سے اعتراض نہیں۔۔۔۔۔۔میں آپ کی خوشی میں خوش ہوں

وہ اپنے آپ کو اتنا مضبوط کیے تھی کی زار کو اُس کی محبت کی جھلک بھی نظر نہ آئے

بہت بہت مبارک ہو سر۔۔۔۔۔۔۔

کمشنر نے خوشی سے کہا

شکریہ۔۔۔۔۔۔

وہ روحی کے سر پر پیار کرتے ہوئے ہنسے اور روحی کی نظریں اب پھر زار کے چہرے پر کوئی دکھ کوئی افسوس کوئی اعتراض ڈھونڈھ رہی تھی

مجھے جانا ہوگا سر۔۔۔ایک بہت ضروری کام یاد آگیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اٹھ گیا ورنہ شاید اب روحی کی امید پوری ہوجاتی

اوکے۔۔۔۔۔۔۔

کمشنر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اُس نے عزیز صاحب سے ہاتھ ملایا
پھر کبھی فرصت سے آئیے گا۔۔۔ ابھی تو آپ سے ٹھیک سے کوئی بات بھی نہیں ہو پائی
وہ مسکرا کر بولے اُس نے سر اثبات میں ہلا دیا اور باہر نکل گیا کب کی روکی سانس اب بحال ہوئی تھی لیکن درد کی ایک ٹیس جو دل میں اٹھی تھی اُس کی آنکھوں کو سرخ کر گئی

ایسا کیوں کیا تم نے۔۔۔۔۔
مشی کے گلے لگے وہ روتے ہوئے کوئی بچی لگ رہی تھی مشی نے اس سے پوچھا تو وہ اس سے دور ہوئی اور آنسوؤں کو صاف کیا
مجھے لگا شاید وہ سمجھے گا۔۔۔۔۔ میری ہاں اُسے بری لگے گی۔۔۔۔ وہ مجھ سے بات کریگا۔۔۔ کہے گا روحی ایسا مت کرو۔۔۔۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔ تم صرف میری ہو۔۔۔۔۔ لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔۔۔۔ اجنبی کی طرح چلا گیا وہ مشی۔۔۔۔۔۔۔ ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا اُس نے مجھے۔۔۔۔۔
وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے پھر سے رو دی
چپ ہو جاؤ روحی۔۔۔۔ ایسے انسان کے لیے رو رہی ہو جسے تمہارے رونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔۔ خود کو اتنی بھی عام مت سمجھو روحی۔۔۔۔ اگر وہ تمہیں نہیں سمجھتا تو یہ اُس کی بد قسمتی ہے ۔۔۔۔ اگر اب تم نے ہاں کر ہی دی ہے تو اس رشتے کو قبول بھی کر لو۔۔۔۔۔ شاید اچھا ہی ہوا جو تم نے غصے میں آ کر ہاں کہہ دی

روحی نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر مشی کو دیکھا اس نے صرف زار کو دکھانے کے لیے ہاں کہی تھی ورنہ تو وہ زار کے علاوہ کسی کا خیال بھی دل۔ میں نہیں لا سکتی تھی

اُس کے لیے رونے سے بہتر ہے تم اپنے بارے میں سوچو۔۔۔ اپنے پاپا کی خوشی کے بارے میں سوچو۔۔۔۔ اُس شخص کو نکال دو دل و دماغ سے اگر وہ تم سے پیار کرتا تو تمہیں اس طرح تکلیف میں اکیلے نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور وہ اُسے خالی نظروں سے دیکھتی رہی اب بھی اُس کے دل میں ایک امید باقی تھی اُسے یقین تھا کہ زار اُسے ضرور روکے گا

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا سامنے رکھی فائل پر نظریں لیکن دھیان کہیں اور تھا فون بجا تو اٹھا کر کان سے لگا لیا

ACPzaarhere

ہم عزیز راجپوت بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ

وہ حیران ہوا لیکن ظاہر نہیں کی

ہم بلکل ٹھیک ہے آپ کی دعا سے۔۔۔ آج رات ہم نے ایک پارٹی رکھی ہے۔۔۔۔ ہماری سالگرہ ہے۔۔۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو سر۔۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔ لیکن اگر آپ اس پارٹی میں شرکت کر کے ہمیں روبرو مبارکباد دینگے تو ہمیں زیادہ خوشی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔ اسی لیے ہم خود آپ کو انوائٹ کر رہے ہیں۔۔۔ آپ ضرور تشریف لائیں

جی۔۔۔ میں کوشش کروں گا۔۔۔۔۔۔

وہ رک کر بولا وہ وہاں جا کر روحی ما ایک بات پھر سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

ہمیں آپ کا انتظار رہے گا۔۔۔۔۔ خدا حافظ

اس نے فون واپس رکھ دیا اور کرسی سی ٹیک۔ لگا دیا صرف وہ جانتا تھا کے اپنے اندر اس تکلیف کو کیسے چھپائے رکھنا ہے تاکہ کوئی اس کا حال سمجھ نہ پائے بھلے ہی وہ روحی کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اُسے اس پارٹی میں جانا تھا تاکہ روحی کو احساس دلا سکے کے اس کی زندگی بلکل نارمل ہے اُسے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا

محفل میں خوب رونق تھی شہر کی مشہور اور معروف ہستیاں وہاں موجود تھی سجاوٹ ایسی اعلیٰ کے کسی کا بھی دھیان اپنی جانب کھینچ لے

آئیے آئیے اے سی پی صاحب۔۔۔۔ خوش آمدید۔۔۔۔

عزیز صاحب نے اُس کا خوشدلی سے ویلکم کیا اور اُس سے ہاتھ ملایا

سالگرہ مبارک ہو سر۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنے ہاتھ نے تھاما پھولوں کا گلدستہ اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

شکریہ۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔۔۔ آئیے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولے اور اُسے اپنے ساتھ لے آئے جہاں کچھ دیر پہلے کھڑے تھے

ان سے ملو بیٹا۔۔۔ یہ ہے اے سی پی زار۔۔۔۔ بہت ہی قابل اور بہادر آفیسر ہے۔۔۔۔۔۔۔

اپنے مہمانوں میں سے ایک لڑکے کو مخاطب کر کے کہا وہ دھیرے سے مسکرایا

اور زار یہ ہے ابرار احمد۔۔۔۔۔ عباس صاحب کے صاحبزادے۔۔۔ جن کے بارے میں ہم نے آپ سے بات کی تھی

عزیز صاحب کی بات پر زار کی معمولی سی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی ابرار نے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا لیکن زار کی نظریں اُس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑے شراب کے گلاس پر گئی تھی

کافی تعریف سنی ہے آپ کی۔۔۔ مل کر خوشی ہوئی

وہ اُسے متوجہ کرنے کئی غرض سے بولا زار نے اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے ہاتھ ملایا

مجھے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بنا مسکرائے بولا شکل اور صورت سے تو وہ ٹھیک ٹھاک ہی تھا لیکن امیر زادوں کی طرح مغرور مسکراہٹ اور باتوں میں گھمنڈ ضرور تھا زار نے کچھ دیر یونہی اُن کی باتوں میں بے دلی سے حصہ لیا تھا ناچاہتے ہوئے بھی اُس کی نظریں کسی کو ڈھونڈھ رہی تھی جو اُسے نظر آ ہی گئی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ کوئی آسمان سے نیچے آتی پری کی طرح لگ رہی تھی بنا آستین والے آسمانی رنگ کے گاؤن میں جو موتیوں سے بھرا تھا دوپٹہ شولڈر سے آگے ڈالے ہوئے دوسرا سرا کلائی میں اٹکا ہوا تھا جس میں سفید موتی لٹک رہے تھے اور ویسے ہی چھوٹے چھوٹے موتیوں کے ایرنگ کان سے لٹکتے

ہوئے اُس کی گردن کو چھو رہی تھے بالوں کو خوبصورتی سے سٹائل دے کر ایک کندھے پر آگے ڈالا ہوا تھا زار نے تو اُسے اب تک بہت ہی سادہ روپ میں دیکھا تھا تب بھی وہ اُسے بہت اچھی لگی تھی اور آج تو میک اپ اور اُس ڈریس کے رنگ نے اُس کی حسن م چار چاند لگا دئیے تھے اُس نے اب تک زار کو نہیں دیکھا تھا لیکن زار کے علاوہ بھی بہت ساری نظروں نے اُس کے روپ کو سراہا تھا وہ نیچے اتر کر سیدھی اپنے پاپا کے پاس آئی اور تب اُس نے زار کو دیکھا زار نے فوراً سر جھکا کر نظریں نیچے کی ۔۔۔۔۔۔ ابرار نے روحی کو تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے بے جھجھک اُس کا ہاتھ اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا روحی نے زار کو دیکھا کے شاید اُسے کوئی فرق ہو گا لیکن اُس کے چہرے پر ایک شکن بھی نہیں تھی وہ نظریں پھیرے کھڑا تھا عزیز صاحب نے روحی کو گلے لگاتے ہوئے اپنے قریب کھڑے کیا زار تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔Ladiesandgentlemen

عزیز صاحب نے بلند اواز میں سب کو اپنی جانب متوجہ کیا

آج ہماری سالگرہ کے موقع پر آپ سب کی شرکت اور دعاؤں سے بہت خوشی ملی ۔۔۔۔۔ اسی لیے اب ہم بھی آپ سب کے ساتھ اپنی ایک اور خوشی بانٹنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ ایک باپ کے لیے جو سب سے بڑا خوشی کا دِن ہوتا ہے وہ ہماری زندگی میں آنے والا ہے ۔۔ ہماری بیٹی روحی کی شادی عباس احمد صاحب کے بیٹے ابرار سے طے کر کے ہم اپنا فرض پورا کرنے جا رہے ہیں اور اس خاص موقع کو اور خاص بنانے کے لئے ہم اپنی سالگرہ کے دن کو ان دونوں کی منگنی کا دِن بنانا چاہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے لیکن ان کی باتیں نا صرف روحی کو بلکہ زار کو بھی بہت تکلیف دے رہی تھی روحی بھی اس بات سے انجان تھی کے وہ اچانک انگیجمنت کا اعلان کر دے گے وہ پتھر بن کے کھڑی تھی تب تک جب تک عزیز صاحب نے اُسے مخاطب نہیں کیا

بیٹا رنگ پہناؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن کے کہنے پر اُس نے اُنھیں خالی خالی نظروں سے دیکھا پھر زار کی جانب جہاں صرف سنجیدگی تھی لب بھینچے تھے لیکن آنکھیں بول رہی تھی اُس کے سامنے پھولوں کے درمیان رکھی انگوٹھی پیش کی گئی اُس نے ابرار کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں وہ رنگ پہنا دی اور پورے ہال میں تالیاں گونجنے لگی اُس کے بعد ابرار نے اُس کا ہاتھ اٹھاتے ہوئے اُس کی تیسری انگلی میں اپنی رنگ پہنائی اُسی کے ساتھ روحی کی نظریں اٹھی تھی لیکن زار کا چہرہ نہیں بلکہ پشت اُسکی جانب تھی وہ رخ پھیر چکا تھا لوگ باری باری آکر اُن دونوں کو مبارک باد دے رہے تھے اور وہ بے دلی سے مسکرا رہی تھی انتظار کر رہی تھی کے کب زار کا چہرہ دیکھ پائے گی ویٹر آکر اُس کے پاس رکا تھا اور اُس نے ایک گلاس اٹھا کے ہونٹوں سے لگا لیا تھا پنک کلر کی شرٹ پر بلیک جینز پہنے ہلکی بڑی ہوئی شیو اور کچھ بال جو بکھر کے ماتھے پر گرے تھے اُسے اس محفل میں موجود تمام لوگو سے مختلف اور دلکش بنائے ہوئے تھے روحی ابرار سے اکسکیوز کر کے اُس کی طرف آئی

مبارکباد نہیں دو گے۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی کے مخاطب کرنے پر وہ اُس کی جانب پلٹا تھا ایئر روحی نے اُس کی آنکھوں میں بہت بے چینی اور تکلیف دیکھی تھی اُس نے روحی کے بڑے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور ہاتھ بڑھایا

Congratulations۔۔۔۔۔۔۔۔

کہتے ہی اُس نے لب بھینچ لیے تھے

میں تمہیں بہت بہادر اور نڈر سمجھتی تھی لیکن نہیں تم ایک ڈرپوک۔ بزدل اور کمزور انسان ہو اے سی پی زار

وہ اُس کے ہاتھ سے ہاتھ نکالتے ہوئے بولی وہ اُسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا جیسے اب جی بھر کر دیکھ لینا چاہتا ہو

جو تمہیں کہنا چاہیے تم وہ کہنے کی ہمت نہیں کرتے اور جو چھپانے کی کوشش کرتے ہو وہ چاہ کر بھی چھپا نہیں سکتے

وہ اپنے آنسوؤں کو ضبط کیے بولی تو زار نے نظریں ہٹا کر نیچے کر لی وہ اُس کے دل کا حال پڑھ رہی تھی اس لیے۔۔۔۔۔ روحی اُس کے ضبط پر حیران رہ گئی وہاں سے ہٹ کر وہ مشی کی طرف آ گئی اور مشی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے تسلی دی

یہ زار کو دیکھئے۔۔۔۔

وہ وہاں سے جانے کے لیے دروازے کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کے عزیز صاحب وہاں آئے تھے اور اُن کے ساتھ ایک ملازم جو گٹار اٹھائے کھڑا تھا زار نے اُنھیں حیرت سے دیکھا

ہم نے سنا ہے آپ بہت اچھا گٹار بجاتے ہے۔۔۔۔۔ تو آج اس خوشی کے موقع پر کیا آپ ہمیں اپنا ہنر نہیں دکھائے گئے

نہیں سر اس وقت مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ پھر کبھی

وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا اور ایک نظر روحی پر ڈالی اُس کا ضبط ٹوٹنے والا تھا اور اس کے پہلے وہ وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا

پھر کبھی ہماری زندگی کا کوئی دِن اتنا خاص نہیں ہوگا۔۔۔ آج ہماری سالگرہ ہے اور اتنا تحفہ تو ہم آپ سے مانگ ہی سکتے ہے

عزیز صاحب کے اسرار پر وہ منع نہیں کر پایا شاید اُس کے صبر کو آزمایا جا رہا تھا اُس نے گٹار ہاتھ میں لے لیا سفید روشنی میں جگمگاتا کمرہ زرد روشنی میں نہا گیا تھا اُس کے ہاتھ حرکت نہیں کر رہے تھے کیوں کے دل و دماغ جگہ پر نہیں تھا اُس نے ایک گہری سانس لی اور اپنی انگلیوں کو حرکت دی دھیرے دھیرے حرکت کرتی اُس کی انگلیاں ایک خوبصورت دھیما سا میوزک اُس ماحول میں بکھیر رہی تھی سب اُس کی جانب متوجہ تھے اور اُس کی آنکھیں بند تھی اُس نے لب کھولے تھے اور رک رک کر ادا ہوتے الفاظ میں گانا شروع کیا تھا

تو سفر میرا

ہے تو ہی میری منزل

تیرے بنا گزارا

اے دل ہے مشکل

بہت ہی دھیرے دھیرے ادا ہوتے الفاظ اور اُس کی جذبات میں ڈوبی آواز لوگو کے دلوں کو چھونے کے لیے کافی تھی

مجھے آزماتی ہے تیری کمی

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی

جنون ہے میرا

بنوں میں تیرے قابل

تیرے بنا گزرا

اے دل ہے مشکل

اُس نے آنکھیں کھولیں لیکن اٹھا کے روحی کے جانب دیکھا نہیں وہ اُس کے لفظوں کی گہرائی اور آواز میں اتنی کھوئی تھی کے جیسے کوئی اور وہاں موجود ہی نا ہو صرف وہ اور زار۔۔۔۔۔۔۔۔ زار کے ہاتھ اب تیزی سے حرکت کر رہے تھے اور ہر کوئی داد دینے والی نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا ابرار اُس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تو اُس کا تسلسل ٹوٹا ابرار کا ہاتھ اُس کی جانب بڑھا ہوا تھا وہ اُسے بس دیکھتی رہی مشی نے خود ہے اُس کا ہاتھ اٹھا کر ابرار کے ہاتھ میں رکھ دیا ابرار اُسے لیے درمیان نے آیا اور اُس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر میوزک میں جھومنے لگا وہ بس کسی بے جان شئے کی طرح حرکت کر رہی تھی اور زار کو دیکھے جا رہی تھی زار کی انگلیوں میں اور تیزی آگئی تھی اُس نے ایک نظر دونوں کی جانب دیکھا تھا اور پھر نیچے

مانا کے تیری۔۔۔۔ موجودگی سے

یہ زندگانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محروم ہے

جینے کا کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔ دوجا طریقہ

نا میرے دل کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معلوم ہے

نظریں کی اُس کی نظروں سے ملائی
تُجھ کو۔ میں کتنی۔۔۔۔ شدّت سے چاہوں
چاہے تو رہنا۔۔۔۔ تو بے خبر
محتاج منزل کا تو نہیں ہے
یہ ایک طرفہ میرا سفر
پھر سر نیچے کر لیا اور آنکھیں بند روحی کی آنکھ سے نکل کر ایک انسوں اُس کے سینے پر گرا
سفر خوبصورت ہے۔۔۔۔ منزل سے بھی
میری ہر کمی کو ہے تو لازمی
ادھورا ہو کے بھی۔۔۔۔۔ ہے عشق میرا کامل
تیرے بنا گزارا۔۔۔۔۔۔۔۔ اے دل ہے مشکل

روحی ابرار کا ہاتھ چھوڑ کر وہاں سے ہٹ گئی اور پاپا کے پاس آ کر اُن کے گلے لگ گئی زار کی اُنگلیاں بہت تیزی سے تاروں پر حرکت کر رہی تھی بنا رکے وہ آنکھیں بند کر کے جنونی کیفیت میں تاروں کو چھو رہا تھا اور اُس کی دیوانگی اُس میوزک میں سنائی دے رہی تھی سب اس سحر میں ڈوبے اُس کی جانب دیکھ رہے تھے اچانک میوزک تھم گیا تھا اور زار کی آنکھیں کھلی گٹار کا تار ٹوٹ کر نیچے جھول رہا تھا خاموشی کے ماحول میں سب دل تھامے اُسے دیکھ رہے تھے شاید اچانک میوزیک بند ہونے کی کسی کو امید نہیں تھی سب سے پہلے عزیز صاحب کی تالی اُس خاموشی کو توڑ گئی اور پھر سب نے ہے تالیاں بجا

کر اُس کی تعریف کی پوری محفل میں بس روحی کے ہاتھ نہیں اٹھے تھے وہ دھیرے سے مسکرایا اور سر جھکا کر سب کا شکریہ ادا کیا

دروازہ کھلتے ہی وہ ایک بھی لمحہ ضایع کیے بنا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا اُس نے چھپانے کی کوشش کی تھی لیکن رفعت نے اُس کی سرخ آنکھیں دیکھ لی اسی لیے اُس کے پیچھے پیچھے چلتی آئی لیکن وہ دروازہ بند کر کے کمرے میں بند ہو چکا تھا اُنہوں نے دستک دی

زار۔۔۔۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا تمہیں

اُنہوں نے فکرمندی سے پوچھا زار کچھ نہیں بولا دروازے سے پشت لگائے کھڑا رہا

زار۔۔۔۔۔

اُنہوں نے دوبارہ دستک دی اور ساتھ اُسے پکارا بھی اُس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لی

امی پلیز۔۔۔۔۔۔۔ آپ جائیے ابھی۔۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے کام ہے

لاکھ کوشش کے بعد بھی اُس کی آواز میں بھاری پن اور لڑکھڑاہٹ اُنھیں سمجھا گئی کے وہ خود کو رونے سے روک رہا ہے

زار جھوٹ مت بولو۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تمہیں کچھ ہوا ہے۔۔ دروازہ کھولو

اُنہوں نے بے چینی سے ہاتھ دروازے پر مارتے ہوئے کہا وہ اُسے طرح کھڑا رہا بنا کچھ بولے بس اُس کی پلکیں تھی جو وقفے وقفے سے حرکت کر رہی تھی

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔۔ تمہیں میری قسم ہے

کچھ پل انتظار کے بعد وہ بولیں تو زار نے دروازہ کھول دیا اور وہاں سے ہٹ کر فوراً الماری کی جانب چلا گیا

امی میں نے کہا نا۔۔۔۔مجھے کام ہے۔۔۔۔آپ کیوں ڈسٹرب کر رہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

مجھے۔اکیلا چھوڑ دیجئے پلیز۔۔

وہ الماری میں اِدھر ادھر ہاتھ ڈالتے بس اُن کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہا تھا

کہاں گئے تھے تم اور کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی ماں تھی اُس کے ہر انداز کو خوب سمجھتی تھی بنا دیکھے بھی وہ محسوس کر سکتی تھی کے اس وقت اُس کا چہرہ کیسا ہے

کچھ نہیں ہوا مجھے کہا نا میں نے۔۔آپ جائیے

اُس نے بیزار لہجہ بنائے کہا

چہرہ کیوں چھپا رہے ہو مجھ سے۔۔۔۔میری طرف دیکھ کر بات کیوں نہیں کر رہے پھر۔۔۔۔۔دیکھو ادھر

اُنہوں نے اُس کا بازو کھینچتے ہوئے اپنی جانب رخ کیا تھا وہ پھر بھی سر جھکا گیا اُن کی جانب دیکھا نہیں رو رہے تھے تم۔۔۔۔۔۔۔۔زار

وہ بے یقینی سے کہتی ہوئی اُس کے بازوؤں کو تھامے بولیں زار نے اُن کی جانب دیکھا اور روتے ہوئے اُن کے گلے سے لگ گیا وہ حیران تھی کیوں کے پہلے اُسے کبھی اس طرح نہیں دیکھا تھا وہ ہر

مشکل کا سامنا کرنے والا بڑے سے بڑے طوفان کا ڈٹ کر سامنا کرنے والا آج اُن کے گلے لگ کر بچے کی طرح رو رہا تھا اُن کی اپنی آنکھوں میں بھی نمی اُتر آئی

بہت چاہتا ہوں میں اُسے۔۔۔۔۔ محبت کرتا ہوں اُس سے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن بتا نہیں سکتا

دل روتا ہے میرا جب اُس کی آنکھیں مجھ سے شکایت کرتی ہے۔۔۔۔ میں بیگانوں کی طرح دیکھتا رہتا ہوں آگے بڑھ کے اُس کے انسوں روکنے کی بھی ہمت نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رفعت خاموش اُس کی کی باتیں سنتی رہی اور اُس کے آنسوؤں کو اپنے کندھے پر جذب ہوتے محسوس کرتی رہی پچھلے کچھ دنوں سے اُس کے بدلے ہوئے رویے کی وجہ اُنھیں سمجھ آگئی تھی

زار۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُسے سیدھے کھڑے کیا تھا اور وہ ہتھیلی سے اپنی آنکھیں کو ڈھک گیا رفعت نے اُسے بیڈ پر بٹھایا اور اُس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا زار نے پیر سمیٹے اور اُن کا ہاتھ تھامتے ہوئے مضبوطی سے پکڑا کوئی اُس کے ہاتھ میں اپنے نام کے انگوٹھی پہنا رہا تھا۔۔۔۔ اور میں بے بس ہو کر کھڑا رہا۔۔۔۔۔ کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔ وہ انتظار کرتی رہی میری طرف دیکھتی رہی اپنی محبت کا حق مانگتی رہی لیکن میں پتھر کی طرح اُس کے سامنے کھڑا بس تماشا دیکھتا رہا

اُس کی آواز بہت دھیمی تھی رفعت اُس کے چہرے اور بالوں پر ہاتھ پھیر رہی تھی اس وقت اُسے کچھ بھی کہنا یا اُس سے بات کرنا اُنھیں مناسب نہیں لگا شاید اُس کا رونا ہی اُس کے اندر کی تکلیف کم کر سکتا تھا اسی لیے وہ اپنے سوالوں کو روکے بس اُس کی سنتی رہی

وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریگی امی۔۔۔۔۔۔ میں نے بہت بڑی بے وفائی کی اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خدا بھی مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اس کے لیے۔۔۔۔ میں کیا کروں
وہ اُن کی جانب دیکھ کے بولا اور اُس ہاتھ پر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر چہرے سے لگا لیا اور آنکھیں بند کرلی

وہ بالکونی میں کھڑی تھی نیند اُس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی صبح کی ٹھنڈی ہوا سے اُس کا جسم سرد ہو رہا تھا لیکن اُسے اُس موسم کا کی احساس ہی نہیں تھا وہ تو اپنی زندگی کے بدلتے رخوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کچھ ہی وقت میں اُس کی زندگی کتنی بدل گئی تھی کیا ایک احساس انسان کے اندر اتنی تبدیلیاں لے آتا ہے وہ وہ نے رہے۔۔۔ خود سے ہی بیگانہ ہو جائے
ہر پل بدلتی دل کی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے کرتے وہ تھک چکی تھی۔۔۔۔ ایک بار زار کے رویے کو یاد کر کے دل اُداس ہو جاتا تو اگلے ہی پل اُس کی آنکھیں یاد کر کے ایک نئی امید جگ جاتی ۔۔۔۔ پر وہ نا حقیقت کو سمجھ پا رہی تھی نا زار کے برتاؤ کی وجہ۔۔۔۔۔۔
اُس نے اپنے پاپا سے کہہ دیا تھا کے وہ فلحال شادی نہیں کرنا چاہتی اور اُنہوں نے اُس سے وعدہ کیا تھا کے وہ جتنا وقت چاہتی ہے اُسے دے گے کوئی زور زبردستی نہیں کی جائے گی اور یہی بات وہ عباس صاحب سے بھی کر چکے تھے حالانکہ اُنہوں نے اعتراض جتایا تھا لیکن پھر اُن کی بات مان لی

ایک بار کو اُس کا جی چاہا کے پاپا کو سب بتا دے۔۔۔۔۔ لیکن کیسے۔۔۔۔۔ وہ تو خود ہی کشمکش میں تھی اُنھیں کیا بتاتی۔۔۔۔ وہ نازار کا خیال دل سے نکال پا رہی تھی نا اُس کے دل کی بات سمجھ پا رہی تھی نا ہی اُس سے روبرو ہو کے صاف صاف پوچھ سکتی تھی کے آخر اُس کے دل میں کیا ہے

اپنے سرد پڑتے چہرے پر اُسے گرم انگلیوں کا لمس محسوس ہوا جو اُس کے گالوں پر اُڑتے بالوں کو کان کے پیچھے کر رہی تھی اُس نے دھیرے سے چہرے کو حرکت دے کر اپنے ساتھ کھڑے اُس وجود کو دیکھا جس کے دیدار سے اُس کے اندر جان آجاتی تھی لیکن اُسے دیکھ کر بھی وہ مسکرائی نہیں زار کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ اور آنکھوں میں محبت لیے اُسے دیکھنا روحی کو اندر تک سرشار کر گیا زار کا ہاتھ اُس کے شولڈر سے نیچے اترتا اُس کی ہتھیلی پر رکا تھا اور اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا تھا روحی نے اُس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اُسے اور دھیرے سے مسکرائی اپنا دوسرا ہاتھ بڑھا کر اُس نے زار کے چہرے کو چھونا چاہا لیکن اُس کی اُنگلیاں زار کے چہرے پر پڑتے ہی وہ کسی سائے کی طرح وہاں سے غائب ہو گیا وہ آیا ہی تو تھا جو اُس کے خیالوں سے نکل کر اُس کے سامنے آیا تھا اور پل میں غائب ہو گیا تھا روحی نے حیرت سے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا جو کچھ دیر پہلے زار کے ہاتھ میں تھا اور اُس ہاتھ کو جو اُسے چھونے کے لیے بڑھایا تھا پھر دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر روتی ہوئی نیچے بیٹھ گئی

ACPzaar۔۔۔۔۔۔۔Goodmorning

بھاری ہوتے سر کو پکڑتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھا سامنے ہی امی تھانے دار بن کے ہاتھ باندھے کھڑی تھی

رات کا واقعہ سوچ کر وہ شرمندہ ہوتا سر جھکا گیا

اتنی دیر ہوگئی۔۔۔۔کیوں نہیں جگایا مجھے۔۔۔۔۔۔۔

رات کے آخری پہر میں اس کی آنکھ لگی تھی اس نے دس بجاتی گھڑی دیکھ کے بلنکٹ پیروں سے ہٹایا

سوچا میرا دیوداس بیٹا اپنی پارو کے دکھ میں رات بھر تڑپا ہے تو سونے دوں تھوڑی دیر

وہ آئینے کے آگے کھڑا تھا اور رفعت نے بلنکت اٹھا کر فولڈ کرتے ہوئے کہا

امی۔۔۔۔طنز مت کیجئے۔۔۔۔۔پلیز

وہ بے زاری سے بولا اور موبائل اٹھا کر چیک کرنے لگا

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔اتنا تو میرے مرنے کا بھی دکھ نہیں ہوگا تمہیں جتنا اس زندہ لڑکی کے لیے رو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسی بھی کیا مصیبت ہے جو اتنا تڑپ رہے تھے

وہ بلنکیٹ وہی پھینک کے اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی تھی

اسی لیے نہیں بتا رہا تھا آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانتا تھا آپ نہیں سمجھے گی

وہ موبائل بیڈ پر پھینک کر کپڑے نکالنے لگا۔

میں سب سمجھتی ہوں بیٹا۔۔۔لیکن کیا تم سمجھو گے کے تمہیں تکلیف میں دیکھ کر میرے دل پر کیا بیتی ہے

وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے زار کو مزید شرمندہ کر گئی وہ اس کی جانب پلٹ کے اُن کے گلے لگا

امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی کو بتا کیوں نہیں دیتے۔۔۔۔ جب اس سے اتنا پیار کرتے ہو تو خود کو اذیت کیوں دے رہے ہو کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔

اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولیں

مسئلہ یہ ہے کہ میرے دل نے اپنی اوقات بھول کر محبت کی ہے۔۔۔۔۔۔ اس سے جیسے میں شاید کبھی پا نہیں سکتا۔۔۔

وہ اُن کے ہاتھ ہٹاتا پلٹ کر دیوار کو دیکھنے لگا

ایسا کیوں کہہ رہے ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔

رفعت نے اُداسی سے پوچھا وہ اُن کی جانب پلٹا

کیوں کے وہ چاند ہے امی اور میں مٹی کا ایک ذرہ۔۔۔۔۔۔ جو اُسے چھونے کی حسرت میں قربان ہو سکتا ہے پر اُسے چھو نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔ وہ محلوں کی شہزادی اور میں۔۔۔۔۔۔ میں کچھ بھی نہیں

وہ دھیرے سے ہنسا

ایسا کیوں کہہ رہے ہو بیٹا۔۔۔۔ تم خود کو کم کیوں سمجھ رہے ہو۔۔۔۔ تم نے اپنی محنت اور کوشش سے اتنا بڑا مقام حاصل کیا ہے۔۔۔۔ جو کوئی اتنے کم وقت میں نہیں پا سکتا۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔۔ یہ محنت ایمانداری کوشش یہ سب کسی کے لیے معنی نہیں رکھتا اس کے اہمیت صرف ہمیں ہی پتہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اور دنیا صرف نام رتبہ دولت خاندان یہی سب دیکھتی ہے جو

میرے پاس نہیں ہے محبت کو قیمتی ضرور سمجھا جاتا ہے لیکن اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔۔۔قیمت صرف تب ہوتی ہے جب دو برابر کر لو گو میں ہو۔۔۔۔۔۔۔

میں اس کے آگے کچھ ظاہر نہیں کرنا چاہتا کیوں کے مجھے پتہ ہے کے ہمارا ایک ہونا نا ممکن ہے ۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے اگر میں اس کے دل میں امید جگا کر اُسے زندگی بھر کر غم دے دوں تو لعنت ہے میری محبت پر۔۔۔۔۔

کیا ہوگا۔۔۔۔۔مجھے بے وفا ہی سمجھے گی نا وہ۔۔۔۔۔۔کچھ دن روئے گی۔۔۔مجھے یاد کریگی۔۔۔۔۔۔۔مجھ سے محبت کرنے پر پچتائے گی۔۔۔۔پھر برا خواب سمجھ کر بھول جائے گی مجھے۔۔۔۔اپنی زندگی میں خوش رہے گی۔۔۔۔

وہ چپ ہو کر ایک غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے کھڑا تھا

بنا لڑے ہی ہار مان لینا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

رفعت مایوس ہو کر بولی

ہاں کیوں کے اس لڑائی کا انجان بہت تکلیف دہ ہوگا اس تکلیف سے اُسے اور خود کو بچانا چاہتا ہوں میرا بیٹا اتنا بزدل تو نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جذبات انسان کو کمزور کر دیتے ہیں امی۔۔۔۔

اس نے پلٹ کر آنکھیں بند کر لی

میں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔بس اب دوبارہ اس کا ذکر مت کیجئے گا۔۔۔۔۔

اُنہیں کچھ بھی کہنے سے روکتے ہوئے وہ واشروم میں جا چکا تھا اور وہ بس اُسے سمجھنے کی کوشش نے تھیں

اس کے روبرو آکر اس سے صاف صاف بات کرنے کا فیصلہ کرتی وہ پولیس سٹیشن آئی تھی لیکن اندر جانے میں ہچکچاہٹ ہو رہی تھی شاید وہ پہلی لڑکی تھی جو اس مسئلے کا سامنا کر رہی تھی اُسے اپنی محبت کا جواب مانگنا پڑ رہا تھا لیکن اُسے یہ کرنا تھا اپنی انا خودداری اور سیلف رسپکٹ کو پرکھ کر اس اذیت سے آزاد ہونے کے لیے

Excuseme

اندر قدم رکھ کے اس نے سامنے بیٹھے سپاہی کو مخاطب کیا

مجھے۔۔۔۔۔ اے سی پی زار سے ملنا ہے

جھجھکتے ہوئے بولی سپاہی ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا

سر کوئی لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک لیڈی لوئر کے ساتھ بیٹھا کوئی کیس ڈسکس کر رہا تھا سب سے پہلے روحی کا ہی خیال آیا پھر بھی نام پوچھا تو اس کے اندازہ صحیح ثابت ہوا

ٹھیک ہے بھیج دو۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک گہری سانس لی اور کرسی سے اٹھ کر دوسری طرف آیا

مونا۔۔۔۔مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے

وہ ساتھ بیٹھی لڑکی کو مخاطب کر کے بولا اس نے سر اثبات میں ہلا دیا

سپاہی کے بتانے پر وہ اندر کی طرف بڑھی اس کے کیبن کے طرف آ گئی جہاں باہر ہی اس کے نام کا بورڈ لگا ہوا تھا اس نے انگلیوں سے اس کے نام کو چھوا۔۔۔۔۔اور دروازہ دھیرے سے کھول کر اندر قدم رکھا لیکن اندر کا منظر دیکھ کر اس کے پیروں تلے زمین ہلی زار کسی لڑکی کے گلے لگا ہوا اور اُس کے چہرے پر جو ہنسی دیکھنے وہ ترستی تھی وہی ہنسی کسی اور کو باہوں میں لیے۔۔۔۔زار نے اُس کی جانب دیکھا اور مونا سے الگ ہوا

تم یہاں۔۔۔۔۔اچانک۔۔۔۔کوئی کام تھا۔۔۔

وہ اُسے متوجہ کرتا مسکرایا تھا وہ چار قدم آگے بڑھی زار کو غور سے دیکھا اور پھر اُس لڑکی کو

یہ مونا ہے۔۔۔۔۔میری گرل فرینڈ

اُس کے کہنے پر مونا نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا لیکن روحی نے زار کا چہرہ دیکھا

ہم آج ڈیٹ پر جا رہے ہیں بس اسی کا پلین بنا رہے تھے

روحی کی نظروں کا سامنا نہ کرتے ہوئے اُس نے مونا کی جانب دیکھا جو روحی کے چہرے کو دیکھ کر اپنا ہاتھ واپس کھینچ چکی تھی

تم یہاں کیسے۔۔۔۔۔کوئی کام تھا

وہ ایسے برتاؤ کرتا رہا جیسے اُسے روحی کی اندرونی کیفیت کا اندازہ ہی نا ہو اور وہ صرف اپنی دنیا میں خوش ہو روحی نے اُس سے نظریں ہٹا کر نیچے کی اور اُسے کی طرح بی ہیو کرنے کے لئے خود کو تیار کیا

پاپا نے کہا کہ خاص لوگو کو خود جا کر اپنی شادی کا انویٹیشن دے دو۔۔۔۔۔۔بس وہی کرنے آئی تھی میری شادی کی خوشی تم سے زیادہ کسی اور کو تو ہو ہی نہیں سکتی ہے نا۔۔۔۔۔

وہ اُسے جانچتے ہوئے بولی زار نے سر ہلا دیا وہ جانتا تھا یہ صرف اُسے تکلیف دینے کا بہانہ ہے آج بھی سیول ڈریس میں تھا وہائٹ جینز پر ڈارک بلیو شرٹ پہنے آج بھی وہ اُسے اپنے دل۔ کے اتنے ہی قریب محسوس ہو رہا تھا

ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ضرور آؤنگا

وہ بھی اپنی کیفیت کو چھپانا خوب جانتا تھا روحی اُس لڑکی پر پھر زار پر نظر ڈالتی ہوئی وہاں سے باہر نکل گئی باہر نکلتے ہی اُس کے صبر کا باندھ آنسو بن کے بہنے لگا وہ روتی ہوئی اپنی گاڑی کی جانب بڑھی وہی کھڑی بے آواز آنسو بہاتی رہی دروازہ کھول کر گاڑی کے اندر بیٹھتے بیٹھتے رک گئی اور دروازہ زور سے بند کیا ڈرائیور بھی اُس کی حرکت پر حیران تھا وہ اپنے انسوں صاف کرتی ہوئی دوبارہ اندر کی جانب بڑھی لیکن اس بار کوئی ڈر کوئی جھجھک نہیں بلکہ چہرے پر سختی اور غصّہ لیا بنار کے سیدھے اُس کے کیبن میں داخل ہوئی وہ مونا سے بات کرتے ہوئے کھڑا تھا روحی سیدھی اُس کے سامنے آکر رکی اور اُس کی شرٹ پکڑ کر اپنی جانب کھینچی مونا حیران تھی لیکن زار کا چہرہ ہر طرح کے تاثرات سے خالی تھا اب تک کے چھپائے ہوئے دکھ کی ایک جھلک صرف آنکھوں میں تھی

ایسا کیسے کر سکتے ہو تم میرے ساتھ۔۔۔

مجھے اس دکھ کے کنویں میں دھکیل کر خوشیاں کیسے منا سکتے ہو

یہاں میرا جینا مشکل ہو رہا ہے اور تم اتنے نارمل ہو کے بات کر رہے ہو جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

یہاں میری جان پر بنی ہوئی ہے اور تم اس لڑکی کے ساتھ ڈیٹ پر جانے کے پلین بنا رہے ہو
کیوں کر رہے ہو تم یہ سب کیوں۔۔۔۔۔۔۔
اس کی سرخ آنکھیں زار کو تکلیف دے رہی تھی لیکن وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو بھی نہیں پونچھ سکتا
تھا مونا کو وہاں سے چلے جانا ہی مناسب لگا اسی لیے وہ باہر نکل گئی
اگر یہی سب کرنا تھا تو کیوں آئے میری زندگی میں
کیوں دکھائے مجھے یہ جھوٹے سپنے۔۔۔۔۔مجھے مجبور کر دیا خود کے لیے دن رات رونے پر
جواب دو مجھے۔۔۔۔اب اگر میرا دل تمہیں نہیں بھول رہا تو میں کیا کروں۔۔۔۔
اس کی شرٹ کھینچنے کے ساتھ وہ بھی اس کے قریب ہوا تھا دل۔ تو چاہا کے اُسے ابھی باہوں میں بھر کر
اس کا ہر دکھ سمیٹ لے لیکن اس نے خود کو روکے رکھا
کیسے برداشت کروں اس تکلیف کو زار جو تمہارے اس رویے سے مجھے ہو رہی ہے
کیسے نکالوں تمہیں اپنے دل سے
کیسے سجاؤں اس نئی زندگی کے سپنے جو میرے لیے موت کے برابر ہے کیوں کہ اس میں تم نہیں
اس کو شرٹ چھوڑ کر وہ اس کے سینے پر سے رکھے رو دی تھی وہ دھیرے سے پیچھے ہوا اور رخ
دوسری جانب کیا
تم نے شاید مجھے سمجھنے میں غلطی کر دی میں نے کبھی تم سے پیار کیا ہی نہیں۔۔۔۔میرے دل میں ایسا
کچھ نہیں ہے روحی

نظریں وہ چراتے ہے جن کے دل میں چور ہوتا ہے۔۔۔یا جو سچائی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔۔۔۔اگر یہی سچ ہے تو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہو پھر سے یہی بات

اس کے بازو کو کھینچتی اس کا رخ اپنی جانب کیے بولی اس نے سانس کو گلے کے درمیان ہی روک کر اُسے دیکھا بہت ہمت کی ضرورت تھی اس کی بات کا جواب دینے کے لیے لیکن اُسے کرنا تھا

اپنے دماغ سے یہ فضول باتیں نکال دو روحی۔۔۔میں ان باتوں پر یقین نہیں کرتا۔۔۔۔۔میں نے تمہیں کوئی سپنے نہیں دکھائے۔۔۔۔۔کوئی وعدے نہیں کیے تم سے۔۔۔۔۔۔تم میرے لیے صرف ایک کیس کا حصہ تھی جس کے ختم ہوتے ہی میں بھول چکا ہوں تمہیں

اس نے لہجے کو سخت اور چہرے اور سنجیدہ رکھے کہا روحی اس کی بے حسی پر اُسے دیکھتی ہی رہ گئی اور اگر تم میرے کس کرنے والی بات کو لے کر اس غلط فہمی میں ہو تو سن لو وہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی نا محبت تھی نا پیار تھا نا جذبات

بس ایک کمزور لمحہ تھا جس میں غلطی کر بیٹھا میں۔۔۔۔جو ہو جاتی ہے اکثر جب ایک لڑکا لڑکی اکیلے ہوتے ہیں

Thatwasjustanattraction

وہ بیزاری سے بولا مقصد صرف خود کو اس کی نظروں میں گرانا تھا

روحی نے اس کی بات پر بے قابو ہو کر ایک تھپڑ اس کے دائیں گال پر رکھ دیا تھا وہ اسی طرح چہرہ پھیرے کھڑا رہا

اللہ کرے کے میں مر جاؤں لیکن تمہیں کبھی یاد نا کروں

Ihateyou
وہ چیخ کر بولی تھی اور باہر کی جانب بھاگ گئی زار نے اس کے جانے کے بعد خالی دروازے کو دیکھا اور پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے لگ گیا

پاپا گھر پر نہیں تھے اور اسی بات کا فائدہ اٹھا کر وہ اکیلی گاڑی لے کر مشی سے ملنے نکل گئی تھی حالانکہ گھر میں موجود گارڈز نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اُن پر غصّہ کرتی وہاں سے چلی گئی زار کی باتیں سن کر اس دل کل سے ہی بہت اُداس ہو رہا تھا اُسے اپنی دوست کو ضرورت تھی مشی کا فون بند آرہا تھا اس لیے وہ اس سے ملنے چلی گئی گارڈز نے عزیز راجپوت کو روحی کے گھر سے جانے والی بات بتائی تو وہ بہت غصّہ ہوئے اور اُن لوگو کو فوراً اس کے پیچھے جانے کی تاکید کی
اس نے سامنے کسی کو دیکھ کے گاڑی کو ایکدم سے بریک لگایا ورنہ ٹکر ہو جاتی گھبراہٹ میں رفعت کے ہاتھ سے سبزی کے شاپرز زمین پر گر گئے تھے
Ohmygod۔۔۔۔۔۔۔۔
روحی گھبرا کر گاڑی سے باہر نکلی
Imsorryaunty
Imreallysorry
وہ سڑک پر بکھرے شاپرز کو دیکھ کر پریشانی سے بولی
کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔ اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے میں چلتے چلتے بیچ سڑک پر آگئی تھی۔۔۔ اچھا ہوا تم نے صحیح وقت پر بریک لگا دیا ورنہ ایکسیڈنٹ ہو جاتا

آپ کو چوٹ تو نہیں آئی۔۔۔۔۔۔

اُن کی بات سن کر روحی کے دل کو سکون آیا

نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔بس سامان گر گیا

اُنہوں نے زمین پر نظریں جمائے کہا

میں اٹھا لیتی ہوں

روحی نے فوراً جھک کے زمین سے دونوں شاپر اٹھا کر اُن کی طرف بڑھائے

Thankyou

آئیے نا میں آپ کو چھوڑ دیتی ہوں گھر تک۔۔۔

روحی نے اُنھیں گاڑی میں چلنے کی پیش کش کی

نہیں بیٹا میرا گھر تو یہیں پاس میں ہے میں چلی جاؤنگی

کوئی بات نہیں میں چھوڑ دیتی ہوں۔۔۔۔آپ بیٹھ جائیے

چلو اب تم اتنا کہہ رہی ہو تو میں منع نہیں کرونگی

رفعت نے اُس کی بات مانتے ہوئے کہا تھوڑے ہی فاصلے پر اُن کا گھر تھا اُن کے بتائے گئے راستے پر چلتی ہوئی گھر کے ٹھیک سامنے آکر رکی رفعت اُتر کر گیٹ کھولے اندر چلی گئیں

اندر آجاؤ بیٹا۔۔۔۔۔

اُسے کہتیں ہوئی وہ خود اندر چلی گئی اور روحی شاپر زاٹھائے اندر چل دی

یہ لیجئے۔۔۔۔اچھا اب میں چلتی ہوں

روحی اندر آکر سامان اُن کی جانب بڑھا کر بولی

ارے ایسے کیسے یہاں تک آئی ہو۔۔۔ چائے تو پینی ہی پڑے گی

وہ مسکراتے ہوئے بولیں

نہیں آنٹی میں چائے نہیں پیتی

وہ فوراً بولی

تو پھر کافی۔۔۔۔۔۔ ارے ہاں آج تو میں نے آلو کے سموسے بنائے ہے۔۔ ابھی لاتی ہوں تم بیٹھو

وہ یاد آنے پر بولیں اور اُسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

نہیں آنٹی پلیز۔۔۔۔ پھر کبھی۔۔۔۔۔ ابھی مجھے جانا ہے

وہ اُنھیں روکتی ہوئی بولی

میں اپنے گھر سے دشمن کو بھی بنا کچھ کھائے نہیں جانے دیتی تمہیں جانے دوں گی کیا۔۔ میرے ہاتھ کے سموسے کھا کر تو دیکھو۔۔۔ بیٹھو ابھی لاتی ہوں

وہ بنا کچھ سنے جا چکی تھی اور روحی کو مجبوراً بیٹھنا پڑا پانچ منٹ بعد ہی رفعت کچن سے سموسے لیے باہر آئی اور اس کے آگے پلیٹ رکھ کر خود پاس میں ہی بیٹھ گئی حالانکہ اُسے بلکل پسند نہیں تھے لیکن اس نے اُن کا دل رکھنے کے لیے ایک سموسہ اٹھا لیا

ویسے میں گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں لیکن ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تھوڑی دیر پیدل چلنے سے صحت اچھی رہتی ہے اس لیے آج نکل گئی۔۔۔۔۔۔ سوچا والک بھی ہو جائے گی اور سبزی بھی خرید لوں گی۔۔۔۔ چلو اسی بہانے تم مل گئی مجھے

وہ اس سے ایسے بات کر رہی تھیں جیسے اس کی بچپن کی بچھڑی سہیلی تھی روحی صرف مسکرائی

Thankyouaunty۔۔۔

واقعی سموسے بہت اچھے ہے

وہ سموسہ ختم کر کے بولی

تو اور لو نا کھاؤ

نہیں آنٹی میرا ہو گیا

ایک ہی سموسے میں ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔ چلو لو جلدی سے کھاؤ

وہ پلیٹ اُس کی طرف کرتے ہوئے بولیں روحی نے پریشان سے شکل بنا کر اُنھیں دیکھا

لگتا ہے تمہاری امی تمہارے کھانے پینے کا دھیان نہیں رکھتی۔۔۔ اتنی کمزور لگ رہی ہو

میری امی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولی تو رفعت سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھنے لگی اور اُس کا ہاتھ پکڑا

ایسا نہیں کہتے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔۔ تم مجھے اپنی امی ہی سمجھو۔۔۔۔۔۔ آئندہ کبھی یہ سوچ کر اُداس مت ہونا کے تمہاری امی نہیں ہے۔۔۔ بس جب بھی اُن کی یاد آئے میرے پاس آجانا

وہ پیار سے بولیں تو روحی کو سچ میں بہت سکون ملا اُس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

چلو میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے کھلاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

اُنھوں نے مسکراتے ہوئے سموسا اُس کی جانب بڑھایا لیکن وہ ہاتھ سے چھوٹ کر روحی کے کپڑوں پر گرا تھا چٹنی کا سرخ داغ اُس کے سفید ٹاپ پر صاف نظر آرہا تھا

اوہو یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آنٹی یہ صاف ہو جائے گا

روحی اٹھ کر اُسے ٹشو سے صاف کرتے ہوئے بولی

چلو اندر میں تمہاری مدد کرتی ہوں پانی سے صاف کر لو اسے

رہنے دیجئے میں گھر ہی جا رہی ہوں

ایسے داغ لے کر جاؤ گی گھر اچھا نہیں لگتا چلو میرے ساتھ

رفعت کے اسرار پر اُس نے سر ہلا دیا لیکن وہ اُسے لے کر اندر جاتیں اس کے پہلے ڈور بیل بجنے لگی

میں دیکھ کر آتی ہوں ایک منٹ میں

رفعت اُسے کہتی دروازہ کھولنے کے لیے چلی گئیں

زار۔۔۔ اچھا ہوا تم آ گئے۔۔۔ میں ابھی تمہارے لیے ٹفن لے کر ہی آنے والی تھی۔۔۔ صبح ناشتہ بھی نہیں کیا ڈھنگ سے۔۔۔۔۔۔۔

زار کو سامنے دیکھتے ہی وہ شروع ہو گئیں تھی وہ کوفت زدہ شکل بنائے سائڈ سے نکل کر اندر آ گیا

امی بس میرے لیے ایک کپ کافی بنا دیجئے جلدی سے۔۔۔ مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اور کل جو۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے روحی کو دیکھ کر وہ کہتے کہتے رک گیا

تم یہاں۔۔۔۔۔۔

کچھ پل کی خاموشی کی بعد دھیرے سے بولا اُس کی نظر روحی کے ٹاپ پر جو داغ لگا تھا اُس پر گئی وہ گھبرا کر اُس کی جانب بڑھا رفعت حیران سی اُسے دیکھ رہی تھیں

یہ تمہاری شرٹ پر خون۔۔۔

۔۔۔۔کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا روحی۔۔۔۔۔

اُس کا بازو پکڑے پریشانی سے پوچھنے لگا اور وہ اُسے حیرت سے دیکھنے لگی بدلتا روپ جو اُس کے کل کے رویے کو جھوٹا ثابت کرنے کو کافی تھا

یہ کیسے لگا تمہیں۔۔کیا ہوا بتاؤ مجھے

اُس کی خاموشی پر وہ جھنجھلا کر بولا وہ پھر بھی چپ رہی

کیا ہو گیا زار۔۔۔۔ یہ تو چٹنی ہے میرے ہاتھ سے گر گئی تھی

رفعت ہی بلآخر بول پڑی تو زار نے سکون کی سانس لی

سوری مجھے لگا شاید تمہیں چوٹ لگی ہے اس لیے

اُس کے بازو سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا

چوٹ تو لگی ہے۔۔۔۔۔۔ پر نہ میں دکھا سکتی ہوں۔۔۔۔ نا تمہیں نظر آئے گی

وہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش میں بدلتی آواز کے ساتھ بولی وہ سر جھکا گیا تھا اور روحی اُس کے سامنے سے ہٹ کے رفعت کی طرف آ گئی

اچھا آنٹی میں چلتی ہوں

اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولی اور دروازے کی جانب بڑھ گئی رفعت اُسے روکنے کی کوشش کرتی اس کے پہلے وہ باہر نکل چکی تھی

کیا یہ وہی لڑکی ہے زار۔۔۔۔۔۔۔۔

رفعت نے زار کی جانب دیکھ کر پوچھا تو اُس نے لب بھینچے سر اثبات میں ہلا دیا

ایسا کیوں کر رہے ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو اُسے کتنی اُداس ہے وہ تمہارے رویے سے۔۔۔۔۔ کیوں تم اپنے ساتھ اُسے بھی تکلیف دے رہے ہو

۔ رفعت کے سوال پر بھی وہ چپ رہا اچانک ایک کھیل دماغ میں آیا تو دروازے کی جانب دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے باہر نکل گیا

زار کہاں جا رہے ہوں۔۔۔۔

رفعت حیران ہوتے ہوئے بولیں

امی میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتا ہوا جلدی سے باہر نکل گیا تب تک روحی جا چکی تھی اور اُس نے اُس گاڑی کو پلٹ کر نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھا تھا فون نکال کر جلدی سے ایک نمبر ڈائل کیا اور کان سے لگا

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔ روحی کی سیکورٹی کے ذمے داری تم۔ پر ہے نہ۔۔۔۔۔

غصے سے بھری آواز میں اُس نے پوچھا اور سامنے سے جواب سننے کے لیے رکا

تو وہ اکیلی گھر سے باہر کیا کر رہی ہے ڈیم اٹ۔۔۔ اُس کے ساتھ کوئی گارڈ کیوں نہیں ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے غصے پر دوسری جانب سے صفائی دینا شروع کی گئی
بکواس بند کرو تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا فلحال ایک لوکیشن بھیج رہا ہوں اُس تک پہنچو جلد سے جلد۔۔۔۔۔۔
وہ اُس شخص کی بات کاٹ کر بولا اور کال کاٹ دی اُسے اپنے ایریا کی لوکیشن بھیج کے وہ روحی کے پیچھے جانے کے ارادے سے آکر جیپ نے بیٹھ گیا

روحی کو کافی دیر تک سڑکوں پر ڈھونڈھتا رہا تھا ساتھ ہی کچھ اور لوگو کو بھی اس کام پر لگا دیا اُسے بہت فکر ہو رہی تھی کے وہ کہاں گئی ہوگی وہ اُسے ڈھونڈھ ہی لیتا لیکن اچانک اُس کی جیپ بند پڑ گئی اُس نے کسی کو فون کر کے گاڑی لانے کو کہا اور اُس کا انتظار ہی کر رہا تھا کے کمشنر کی کال آگئی اُن کے کہنے پر وہ روحی کے گھر پہنچا اس امید کے ساتھ کے شاید وہ گھر پہنچ چکی ہے لیکن کمشنر اور عزیز راجپوت کے چہرے دیکھ کر اُسے کسی انہونی کا احساس ہوا
اُس کے کچھ بھی پوچھنے سے پہلے کمشنر نے موبائل اُس کی جانب بڑھا دیا اُس میں جو ویڈیو چل رہی تھی روحی کی تھی روحی کے ہاتھ باندھ کر اُسے کرسی سے باندھا ہوا تھا اُس کی آنکھیں بند تھی زار نے پریشانی نے سانس روکے ہونٹوں پر اُنگلیاں پھیری ویڈیو میں آنے والی اگلے شکل کو پہچانتے ہوئے اُسے غور سننے لگا
کیا ہوا راجپوت صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔ بیٹی کو دیکھ کر ڈر لگا۔۔۔۔۔

گھبرائیے مت کچھ نہیں کرے گے آپ کی بیٹی کو۔۔۔۔۔ ہم بے ایمانوں کا بھی کوئی ایمان ہوتا ہے ۔۔۔ آپ بس مجھے میرا بھائی دے دیجیئے۔۔۔۔۔۔ میں آپ کو آپکی بیٹی لوٹا دوں گا۔۔۔۔۔۔۔ اتنا تو کر ہی سکتے ہے اپنی لاڈلی بیٹی کے لیے۔۔۔ اور ہاں مہربانی کر کے کوئی ایسی غلطی مت کیجئے گا جس کی سزا بے چاری لڑکی کو بھگتنی پڑے۔۔۔۔۔

اُس کی آخری بات پر زار نے اپنی مٹھی کو سختی سے بھینچا عزیز صاحب اٹھ کر اُس کے پاس آئے

زار مجھے میری بیٹی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔

اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے صرف اُس پر یقین تھا اُنھیں کے اُن کی بیٹی کو کچھ نہیں ہونے دیگا اُسے کچھ نہیں ہوگا سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا اُن کی جانب دیکھے بولا اور باہر نکل گیا کمشنر بھی اُس سے بات کرنے کی غرض سے پیچھے چل دیئے

آرمی گرین کلر کی شرٹ اور بلیک جینز پہنے چہرے پر سنجیدگی لیے وہ گاڑی چلا رہا تھا اُس کے ساتھ والی سیٹ پر شیرا کا بھائی بیٹھا تھا اُس کے ہاتھ میں ہتکڑی لگی تھی اور چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ جو زار سے چھپی نہیں تھی

آزادی آزادی آزادی

وہ خوشی سے جھومتی آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

کتنے عرصے بعد ملی ہے یہ کھلی ہوا۔۔۔۔۔ یہ روشنی

زار جہ طرح بیٹھا تھا جیسے اُسے سنائی ہی نا دے رہا ہو تیجا اُس کی جانب دیکھ کے ہنسا

کیا کہا تھا تجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ایک دن تو خود مجھے آزاد کرے گا۔۔۔ یاد ہے نا

زار کو دیکھ کر طنزیہ ہنسا تھا

بہت ہی افسوس کی بات ہے۔۔۔۔۔۔ تو خوش ہو رہا ہے جب کے تجھے تو رونا چاہیے

تجھے کیا لگتا ہے آج تیری آزادی کا دن ہے

زار یونہی سنجیدگی سے سامنے دیکھتا ہوا بولا اور پھر اُس کی جانب دیکھا

۔آج تیری موت کا دِن ہے۔۔۔۔۔ آج تو مرنے والا ہے

اُس کی بات سن کر تیجا کی مسکراہٹ غائب ہو گئی زار اُس کے چہرے پر خوف دیکھ کر تلخی سے مسکرایا اور دوبارہ سامنے دیکھا

اور تیری موت کی وجہ ہے تیرا بھائی۔۔۔۔ اُس نے تیری آزادی کے لیے اُس لڑکی کو قید کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔ اور۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے تیری جان لے کر میں اُسے اس بات کا احساس دلاؤں گا

جانتا ہے وہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ میری محبت ہے۔۔ میری زندگی ہے۔۔۔ جان ہے میری

اُس نے تیجا کی جانب دیکھ کر کہا اور اُس آنکھوں میں جنون دیکھ کر تیجا کا خوف دوگنا ہو گیا

تجھے یاد ہے نہ جب تجھے گرفتار کیا تھا تب کیا حالت کی تھی میں نے تیری۔۔۔۔ بھولا تو نہیں ہو گا تو۔

۔۔۔

اُس وقت تو صرف اپنا فرض نبھا رہا تھا۔ اب تو بات میرے جذباتوں کی ہے۔۔۔۔ سوچ اب میں کیا کروں گا

وہ دوبارہ سامنے دیکھا رہا تھا عورتیں گنگ ہو کر اُسے

ویسے تجھے تو بہت پہلے ہی مر جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔ پر ہمارے سماج کے کچھ غدار دلالوں کی وجہ سے بچا رہا تو۔۔۔۔۔۔ لیکن اب تو تجھے مرنے سے صرف کوئی آسمانی طاقت ہی بچا سکتی ہے۔۔۔۔ بس تو دعا کرنا کے اُس لڑکی کے جسم پر ہلکی سے خراش بھی نہ آئے۔۔۔ ورنہ تیری موت اور بھیانک ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

اُس کی جانب دیکھ کر کہتا وہ اُسے کسی زخمی شیر کی طرح نظر آیا تیجا کی آزادی کی خوشی چھو ہو گئی تھی

وہ گاڑی کو کافی دوری پر ہی روک کے باہر نکلا تھا وہ ایک کھلا میدان تھا جہاں شیرا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا زارا اس کے بھائی کو ساتھ لیے اس کی طرف بڑھا

وہی رک جاؤ۔۔۔۔۔۔

شیرا نے کافی اونچی آواز میں اُسے آگے بڑھنے سے روکا تھا

اچھا ہوا جو تو جلدی آگیا۔ مجھ سے اب اور انتظار نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ میرے بھائی کو میری طرف بھیج

شیرا اُسے طرح چلاتے ہے بولا تاکہ آواز اس تک پہنچ سکے

روحی کہاں ہے۔۔۔۔۔

زار نے اس کی بات ماننے کی بجائے روحی کا پوچھا اس نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر روحی کو باہر لے آیا شیرا نے روحی کو جانے کا اشارہ کیا وہ بھاگتی ہوئی زار کی طرف بڑھی زار نے تیجا کی ہتھکڑی کھول دی وہ اپنے بھائی کی طرف چلا گیا

روحی بھاگتی ہوئی آکر سیدھے اس کے سینے سے لگی تھی اور اس دفعہ زار نے ہر بات کو پیچھے چھوڑ کے اُسے اپنی باہوں میں مضبوطی سے قید کر لیا تھا اس کے دل کو بہت سکون ملا اس نے روحی کا چہرہ تھامتے ہوئے اوپر کیا

تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا روحی نے سر دھیرے سے ہلا دیا زار نے اس کی پیشانی سے ہونٹ لگا دیے اور آنکھیں بند کر کے کھولیں

کیا اس نے تمہیں ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا روحی نے سر نفی میں ہلا دیا زار نے اس کا ہاتھ اٹھا کر انگلیاں لبوں سے لگائی

تم جا کر گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔ اور باہر مت آنا۔۔۔۔ ٹھیک ہے

اس کا ہاتھ یونہی تھامے رہا روحی نے سر ہلا دیا لیکن وہ وہاں سے ہٹ نہیں پائی کیوں کے زار نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا

جاؤ۔۔۔۔۔

اُسے رکتے دیکھ کر وہ دوبارہ بولا روحی نے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھ کر اُسے احساس دلایا تو اس نے ہاتھ چھوڑنے کیا بجائے اُسے اپنی جانب کھینچ کر سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔۔چند پل۔اپنے دل کو سکون پہنچانے کے بعد اُسے الگ کر کے جانے کہا اشارہ کیا وہ اُسے دیکھتی ہوئی گاڑی کی طرف چلی گئی اور زار نے اس کے اندر جا کر دروازہ بند کرنے تک اُسے دیکھا

شیرا اپنے بھائی کی آزادی پر خوش ہو کر اُسے گلے سے لگائے جھوم رہا تھا زار کو اپنی جانب بڑھتا شیرا اور تیجا دونوں حیرت سے دیکھنے لگے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی ہوشیار ہو گئے اور اپنی اپنی بندوقیں نکال لی تیجا کمینگی سے ہنسا

آئیے۔اے سی پی صاحب۔۔۔۔۔۔

زار اُن سب پر نظر ڈالتا ہوا آگے بڑھا وہ تقریبا سترہ اٹھارہ لوگ تھے

بھیا۔۔زار صاحب نے میری جان لینے کا عہد کیا ہوا ہے۔۔کیوں کے میرے لیے آپ نے ان کی معشوقہ کو کڑنیپ کیا۔۔۔۔۔عاشق کی جان پر بن آئی تھی اس لیے اپنا انتقام لینے آئے ہیں جناب تیجا طنز کرتا ہوا ہنسا زار بھی اس کی بات پر دھیرے سے ہنسا لیکن رکا نہیں آگے بڑھتا رہا اپنی آستین کے بٹن کھول کر اوپر چڑھاتے ہوئے آ کر اُن دونوں کے ٹھیک سامنے کھڑا ہوا

لگتا ہے تجھے زندگی پیاری نہیں جو موت کی طرف قدم بڑھا رہا ہے

شیرا نے دانت پیستے ہوئے کہا

میں تجھ سے ایک بہت ضروری بات پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔۔بس وہی پوچھنے آیا ہوں

زار نے اطمینان سے کھڑے ہو کے دونوں ہاتھ جیب میں رکھتے ہوئے کہا دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو سنجیدگی سے دیکھا

سچ سچ بتا۔۔۔۔۔۔۔ تو مرد ہی ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔

اے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار کی بات پر تیجا غصے سے اس کی طرف بڑھا لیکن شیرا نے ہاتھ آگے کر کے اُسے روک دیا

کیوں کے اگر تو سچ میں مرد ہوتا تو اپنے مطلب کے لیے ایک لڑکی کو استعمال نہیں کرتا۔۔۔ مرد کی طرح مجھ سے سامنا کرتا۔۔۔۔

زار نے تلخی سے کہا شیرا چپ رہ کر اُسے دیکھنے لگا

یا تجھ میں ہمت ہی نہیں ہے مجھ سے مقابلہ کرنے کی

ہمت اور طاقت کا پتہ تو تب چلے گا بیٹا۔۔۔۔ جب تیرا شیرا سے سامنا ہو گا

اس کی باتیں شیرا کو غصّہ دلا رہی تھی

تو دیر کس بات کی۔۔۔۔ جگہ کافی اچھی ہے۔۔۔ مجھے میرے سوال کا جواب بھی مل جائے گا اور شاید تیری عزت بھی رہ جائے

سوچ لے کہیں یہ تیری زندگی کا آخری دن اور آخری مقام نا بن کر رہ جائے

تو اپنی سوچ۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر ہار گیا تو

تو جو تو کہے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شیرا مانے گا

زار اس کی بات پر دھیرے سے ہنسا لیکن اگلے ہی پل سنجیدہ ہوا

اگر تو ہار گیا تو میں تیرے بھائی کو مار دوں گا

ایک جست میں اس نے یہ جملہ کہا تھا اور شیرا سمیت سب حیران ہو کر اُسے دیکھ رہے تھے شیرا نے ہاتھ اٹھا کر ایک گھونسا اس کے منہ پر مارا تھا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا اس حملے کے لیے وہ ہر گز تیار نہیں تھا اس کے ہونٹ کے کنارے سے خون نکلا تھا جسے ہاتھ سے رگڑ کر تھوڑی تک پہنچنے سے روکا تھا شیرا اس کی جانب بڑھا اس کے اوپر اگلا وار کرتا اس کے پہلے زار نے اس کی مٹّھی کو ہاتھ سے پکڑ کر روک دیا تھا اور لات اس کے پیٹ میں مار کر اُسے زمین پر گرایا اس کے گرنے کے ساتھ ہی شیرا کے سب ساتھی بندوق زار کی جانب کیے آگے بڑھنے لگے تھے کے شیرا نے اُنہیں ہاتھ دکھا کر روک دیا رکو۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی بیچ میں نہیں آئے گا۔۔۔۔ بندوقیں نیچے رکھ دو۔۔

وہ زار کو زخمی شیر کی طرح گھورتے ہوئے بولا زار نے اُسے داد دینے والے انداز میں دیکھا شیرا اٹھ کر اس کی جانب بڑھا دونوں میں کافی دیر تک یہ جنگ چلتی رہی شیرا سے لڑنا اس کے لیے آسان نہیں تھا وہ اس کے مقابلے کا تھا لیکن وہ اس کا سامنا کرتا رہی شیرا نے اس پر کئی وار کیے تھی اور زار نے ہر وار کا جواب دوگنا دیا تھا جس نے شیرا کی حالت خراب کر دی تھی تبھی وہ وار کرنے کے قابل نہیں رہا زار کے مکے اور مکے کھاتا جب گرا تو اٹھنے کے لائق بھی نہیں رہا زار نے اپنی بندوق نکال کر اس کے سے پر تان دی وہ گھبرایا ہوا اُسے دیکھنے لگا اور اس کے ساتھی بھی لیکن زار نے اس پر گولی نہیں چلائی بلکہ بندوق کا رخ بدل کر اس کے بھائی کی جانب کیا

اے۔۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔ نہیں

شیرا اُسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس میں اتنی جان نہیں تھی کے اٹھ بھی پائے

اس کے پہلے کے تیجا بھاگ کر اپنی جان بچاتا گولی گن سے نکل کر اس کے سینے کے پار ہو چکی تھی وہ اگلے دو سیکنڈ میں زمین پر گرا تھا اس کے ساتھیوں نے بندوقیں اٹھا کر اس کی جانب کی تھی اور اتنی ہی تیزی سے زار نے اپنی گن کا رخ شیرا کے سر پر کیا تھا

اپنے ہتھیار پھینکو۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ تم لوگوں کے باپ کو مار کر تم سب کو یتیم کر دوں گا

وہ دھاڑا تھا اور اُن لوگو نے دوبارہ ہتھیار پھینک دیے تھے زار نے اپنا فون نکال کر پولیس کی ٹیم کو بلایا شیرا بیٹھ کر زمین پر رینگتا ہوا اپنے بھائی تک پہنچا اور با آواز روتے ہوئے اس کا سر اپنے پیر پر رکھا

کیا ہوا۔۔۔۔۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے

زار اس کے سر پر بندوق لگائے کھڑا تلخیء سے بولا

اب پتہ چلا کے کسی اپنے کی موت کا غم کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہی غم دیتا آیا ہے نا تو آج تک لوگوں کو۔۔۔۔ کسی ماں سے اس کا بیٹا چھین کر۔۔۔۔۔ کسی بہن کے بھائی کی جان لے کر۔۔۔۔۔۔ کسی معصوم بچے کو یتیم کر کے۔۔۔۔ محسوس کر ان سب کی تکلیف کو۔۔۔۔۔۔ محسوس کر

زار نفرت سے کہتا ہوا اس کی طرف جھکا تھا کچھ ہی دیر میں وہاں بہت سارے سپاہی اور افسر بھی پہنچ گیے تھے اور شیرا کے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر لیا تھا زار نے شیرا کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور انسپکٹر کے حوالے کیا شیرا اسے زخمی شیر کی طرح دیکھ رہا تھا

میں چھوڑوں گا نہیں تجھے۔۔۔۔۔۔مجھے سکون اب تیری موت سے ہی ملے گا۔۔۔۔۔میرے ہاتھوں ہی مرے گا تو۔۔۔۔خدا بھی تجھے نہیں مار سکتا۔۔۔میری زندگی کا مقصد صرف تیری موت لیے۔۔۔اج میں اپنے ہاتھوں میں تیری موت کی۔لکیر بناتا ہوں

وہ زار کو دھمکاتا ہوا بولا ایر اپنی ہتھیلی آگے کر کے دوسرے ہاتھ کے ناخن سے لکیر بنانے لگا

لے جاو اسے۔۔۔۔۔۔

زار نے۔لاپرواہی سے سر جھٹکتے ہوے کہا انسپکٹر شیرا کو کھینچتا ہوا ساتھ لے گیا لیکن وہ انکھوں ہی آنکھوں میں اسے دھمکانا نہیں بھولا

روحی سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیئے لیٹی تھی دروازہ کھلا تو اُس کی آنکھیں بھی کھلی زار نے ایک نظر اُسے دیکھ کر پانی کی بوتل نکالتے ہوئے دوبارہ پیچھے ہوا وہ اُس کے چہرے پر لگی خراشیں دیکھ کر پریشان ہوتی گاڑی سے باہر نکل کر اُس کی طرف آئی

یہ سب کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے کو چھونا چاہا لیکن زار نے ہاتھ دکھا کر روک دیا

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔

وہی بے رخ وہی بیگانگی۔۔۔۔روحی بس اُسے دیکھتی رہ گئی اُسے بدلنے میں ایک پل بھی نہیں لگتا تھا زار نے اُس کی نظروں سے تنگ آکر رخ بدلتے ہوئے اُس کی جانب پشت کر دی تھی اور بوتل ہونٹوں سے لگائے ایک گھونٹ لے کر نیچے کی تھی

اب مجھ سے منہ پھیر کر تم کچھ چھپا نہیں سکتے۔۔۔میں بنا کہے بھی تمہارے دل کی ہر بات سے واقف ہوں۔۔۔۔۔تمہارا ہر لفظ جھوٹا ہے لیکن تمہاری آنکھیں سچ بول دیتی ہے۔۔۔۔۔یہ کبھی تمہاری زبان کا ساتھ نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی بات پر سختی سے لب بھینچے۔۔۔ہاتھ سے بوتل چھوڑ کر زمین پر گرا دی اور اس کی جانب پلٹ کر اُس کے قریب آیا اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہر بات کو پیچھے چھوڑ کر اُسے سینے سے لگا لیا دونوں بازوؤں کے گھیرے کو تنگ کرتے ہوئے دھیرے دھیرے اُسے خود میں بھینچتا چلا گیا۔۔۔وہ جھوٹ بول کر اپنے جذبات چھپا سکتا تھا لیکن اقرار کے لیے اُسے الفاظ کی ضرورت نہیں تھی نا روحی اس کی محتاج تھی

بنا اُسے خود سے الگ کیے صرف دونوں ہاتھ اٹھا کر اُس کی گردن تک کے گیا تھا اور اُس کا چہرہ اٹھا کر اپنی جانب کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔Iloveyou

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اور جھک کر اُس کے لبوں سے لب لگا کر پیچھے ہوا روحی دوبارہ اُس کے سینے سے لگ گئی آنکھیں بند کیے ہر چیز کو بھولے دنیا سے بے نیاز ایک دوسرے میں دیر تک کھوئے رہے

روحی۔ ی ی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب کی گرجدار اواز پر دونوں ہڑبڑا کر الگ ہوتے اُن کی جانب دیکھنے لگے وہ چہرے پر غصّہ لیے اُن کی طرف بڑھ رہے تھے اور اُن کے پیچھے کمشنر بھی حیرانی سے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے چلے آرہے تھے روحی فوراً دو قدم پیچھے ہوئے تھی اس وقت اپنے پاپا کا سامنا کرنا اُس کے لیے موت کے برابر تھا جب کے زار اطمینان سے کھڑا تھا اُسے پتہ تھا ایک دن اس سچویشن کا سامنا کرنا ہی ہے تو آج ہی صحیح

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو چھونے کی

وہ دانت پر دانت جمائے اُسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولے زار نے سے جھکا کر دوبارہ اٹھایا

میں روحی سے محبت کرتا ہوں

خاموش۔۔۔۔۔ اپنی زبان کو سنبھالو۔۔۔ جانتے ہو کس کے سامنے کھڑے ہو تم۔۔۔۔۔۔ میری بیٹی کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو سمجھے

بس پانچ منٹ لیٹ ہو گئے آپ۔۔۔ پانچ منٹ پہلے ہی خود سے وعدہ کر چکا ہوں کہ زندگی کی آخری سانس تک اس کا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔ مر جاؤں گا لیکن اپنی محبت کو ہارنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ اور میں اپنا وعدہ کبھی نہیں توڑتا

وہ اُن سے نظریں ملا کر بولا اور روحی کا دل زور سے دھڑکا اُس نے زار کی جانب دیکھا اور اُس کی ہمت دیکھ کر روحی میں بھی ہمت آگئی

۔۔۔۔ نظریں ملا کر بات کرنے کی بھی اوقات نہیں ہے تمہاری اور میری بیٹی سے محبت کی بات کر رہے ہو

میری اوقات کہ اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کے آپ کی بیٹی بھی مجھ سے پیار کرتی ہے

زار نے انہی کے انداز میں جواب دیا

چپ ہو جاؤ زار۔۔۔۔۔۔۔۔

کمشنر نے آگے بڑھ کر اُسے روکنا چاہا

پاپا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔۔۔۔ ایک لفظ بھی نہیں کہے گی آپ۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے فضول باتیں کر کے آپ کا دماغ خراب کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ لیکن یہ نہیں جانتا کے ہم کون ہیں ہم اگر اسے عزت دے سکتے ہیں تو وقت آنے پر اس کی جان بھی لے سکتے ہیں

وہ روحی کو انگلی اٹھا کر روکتے ہوئے دوبارہ زار کو دیکھ کر بولے

مرنے سے نہیں ڈرتا میں۔۔۔۔ اور یہ بات آپ بھی بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں ورنہ آپ کبھی اپنی بیٹی کی حفاظت کی ذمے داری مجھے نہیں سونپتے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے یہ ذمے داری تمہیں دی تھی تم پر بھروسہ کر کے تمہاری ایمانداری پر یقین کر کے مجھے نہیں پتہ تھا تم مجھے اس طرح دھوکہ دو گے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جو غلط ہو میں آپ کی بیٹی سے محبت کرتا ہوں وہ بھی مجھے چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے اُس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی۔۔۔۔۔نہ اُسے بھگا کر لے گیا ہوں جو آپ مجھے دھوکے باز کہے

شرافت کے ساتھ آپ کے سامنے سچ بتا رہا ہوں اُسے آپ کی مرضی سے اپنا چاہتا ہوں اس میں تو کچھ غلط نہیں ہے

خبردار۔۔۔۔۔۔اُسے اپنانے کا خیال اپنے دماغ میں لانے سے پہلے اپنی حیثیت کا تو سوچ لیتے

۔۔۔۔۔

عزیز صاحب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور روحی کو ڈر لگ رہا تھا کے کہیں بات بگڑ نا جائے

حیثیت میں تو کوئی میری برابری نہیں کر سکتا جتنی محبت میں آپ کی بیٹی سے کرتا ہوں اتنی اس دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا آپ اپنی ساری دولت لٹا کر بھی اُس کے لیے ایسی محبت خرید نہیں پائے گے

۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اپنی بات ختم کر کے روحی کی جانب دیکھا اور پھر اُنھیں

میں آپ کی عزت کرتا ہوں اور صرف اتنا چاہتا ہوں کے آپ اپنی خوشی سے مجھے میری محبت دے دیں اپنی بیٹی کی خاطر ہی سہی

اس بار لہجے میں کوئی سختی نہیں تھی

اور اگر میں ایسا نا کروں تو۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکا کر گہری سانس لیتے ہوئے سیدھا ہوا

میں اپنی شرافت چھوڑ کر وہی کرونگا جو مجھے کرنا ہوگا۔۔۔۔میں بتا چکا ہوں میں اپنی محبت کے لیے مرنا بھی جانتا ہوں اور مارنا بھی۔۔۔۔۔۔۔

باتوں ہی باتوں میں وہ اُنھیں یقین دلا گیا کے وہ اپنی محبت کی خاطر کسی بھی حد تک جا سکتا ہے کسی سے بھی لڑ سکتا ہے اور اُس کی باتوں نے عزیز صاحب کو مزید غصّہ دلانے کا کام کیا وہ اُسے غصے سے دیکھتے رہے اور زار نے بھی بنا ڈرے اُن کی آنکھوں میں دیکھ کے کہا

زار۔۔۔۔۔۔۔تم جاؤ یہاں سے

اس وقت تم جاؤ یہاں سے

کمشنر نے جلدی سے زار کی طرف بڑھ کر اُسے وہاں سے ہٹانا چاہا تاکہ بات اور نہ بڑھے زار نے اُن کی بات مانتے ہوئے پیچھے ہو کر گاڑی کا دروازہ کھولا پھر روحی کی جانب دیکھا

اپنا خیال رکھنا اور مجھ پر بھروسہ کرنا ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔تم صرف میری ہو

بنا کسی کی موجودگی کا لحاظ کیے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے بولا روحی کی صرف آنکھیں مسکرائی عزیز صاحب آگ بگولا ہو کر آگے بڑھے اور اُس کی کلائی پکڑے تقریباً کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے

پاپا۔۔۔

وہ اُسے اُسے طرح گھر کے اندر لے آئے روحی اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتی رہی

پاپا میری بات تو سنیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سننا چاہتے ہم۔۔۔۔ اپنی آنکھوں سے اتنا کچھ دیکھنے کے بعد آپ کی کسی صفائی کے محتاج نہیں ہے ہم

وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر بولے

میں کوئی صفائی نہیں دے رہی ہو پاپا۔۔۔۔۔۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کے آپ مجھے سمجھنے کی کوشش کرے۔۔۔۔۔ زار کی ہر بات سچ ہے۔۔۔۔۔۔ میں بھی اُسے چاہتی ہوں

بس۔۔۔۔۔

عزیز صاحب کی آواز اُن کے بنگلے میں گونجی تھی

۔ یہ سب ہماری ہی غلطی ہے آپ کو حد سے زیادہ چاہنا آپ کی ہر بات ماننا آج ہمیں اس موڈ پر لے آیا ہے۔۔۔۔ لیکن ہم اب آپ کے آگے جھکنے والے نہیں آپ کی شادی وہیں ہوگی جہاں ہم چاہے گے۔۔۔ ابرار کے ساتھ

ایسا نہیں ہوگا پاپا۔ ہر چیز کو دولت سے تولنا بند کیجئے دولت کے علاوہ بھی کچھ انمول چیزیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ کبھی اپنا نظریہ بدل کر زار کے بارمیں سوچیئے۔۔۔۔۔ میری خوشی کے بارے میں سوچیئے۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولی کمشنر صاحب ہمت کر کے آگے بڑھے اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھا

زار اچھا لڑکا ہے سر۔۔۔۔۔۔

اُنھوں نے بہت ہمت کر کے کہا اور اُن کی توقع کے مطابق عزیز صاحب کا رخ اُن کی جانب ہوا

دماغ جگہ پر ہے یا نہیں تمہارا۔۔۔اُس لڑکے کی ہم سے کوئی برابری نہیں جس کا نا خاندانِ ہے نہ کوئی نام اُسے دے دوں اپنی بیٹی۔۔۔میرے نوکروں میں گنتی ہے اُس کی۔۔۔

کمشنر سر جھکا گئے اُن کی مہربانی پر وہ آج کمشنر تھے اُن سے مزید کچھ کہنے کی جرات نہیں تھی اُن میں بس کیجئے پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی غرض نہیں اس سب چیزوں سے۔۔۔۔۔یہ سب آپ کے لیے معنی رکھتا ہوگا میرے لیے نہیں۔۔۔۔میں صرف اتنا جانتی ہوں کے وہ مجھے بہت چاہتا ہے ۔۔۔۔۔۔

کل تک تمہارے سر سے یہ عاشقی کا بھوت بھی اُتر جائیگا جب تمہارا نکاح ابرار کے ساتھ ہوگا۔۔۔خود کو تیار کرلو۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب اُس کی بات پر اُسے افسوس سے دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ سنا کر باہر چلے گئے اور ان کے پیچھے کمشنر بھی

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔میری زندگی صرف زار کی امانت ہے پاپا۔۔۔۔اُس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا

وہ زور سے بولی تھی تاکہ وہ باہر نکل کر بھی سن سکے

آہ۔۔۔۔۔۔دھیرے کیجئے امی۔۔۔۔۔۔۔کیا کر رہی ہے آپ

رفعت نے جیسے ہی اُس کی پیشانی پر کاٹن رکھا وہ بگڑتے ہوئے بولا

مجھے جیسے آتا ہے کر رہی ہوں۔۔۔۔ تم نے تو اس گھر کو سٹی ہاسپٹل سمجھ رکھا ہے آئے دِن لوگو سے لڑ کر آجاتے ہو۔۔۔۔۔ چہرہ دیکھو ایک جگہ نہیں بچی۔۔۔۔۔ اچھی خاصی شہزادے جیسی شکل کو خراب کر کے آیا ہے۔۔۔ چہرے پر مار کھانے کی کیا ضرورت تھی

رفعت اپنی دھن میں کہتی ہوئی اُس کے چہرے پر لگی خراشوں کو صاف کر رہی تھی

سوری بھول گیا۔۔۔ مجھے اُسے ایک لسٹ بنا کر دینی چاہیے تھی کے کہاں مارنا ہے کہاں نہیں۔۔۔۔۔ حد کرتی ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بولا

ٹھیک ہے اتنا بگڑ کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رفعت حیران ہوتی بولیں وہ چہرے سے پریشان لگ رہا تھا اسی لیے مزید کوئی بات نہیں کی

کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

رفعت نے اُسے خاموش دیکھ کر پوچھا

روحی کی فکر ہو رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔ پتہ نہیں وہ کیسی ہوگی

وہ بنا سر اٹھائے دھیرے سے بولا رفعت مسکرائی

وہ بلکل ٹھیک ہوگی۔۔۔۔ اتنے دِن سے تم نے اُسے پریشان کر رکھا تھا اب جب اُس سے بات کر لی ہے تو اُس کی ٹینشن ختم ہو گئی۔۔۔۔ اب اُس کے۔ پاپا کو بھی منا ہی لینگے کسی طرح

وہ رفعت کو ساری بات بتا چکا تھا اُنھیں بھی فکر ہو رہی تھی لیکن اس بات کی خوشی بھی تھی کے کم سے کم اُس نے اظہار کر کے ایک طرفہ اذیت سے چھٹکارا پا لیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔ سسر جی کو منانا اتنا آسان نہیں لگتا مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا اور رفعت اُس کی بات پر ہنس دیں

عزیز صاحب روحی کے کمرے میں داخل ہوئے ساتھ ہی ایک ملازمہ کپڑے اور جویلری لیے آئی اور ٹیبل پر رکھ کر واپس باہر چلی گئی

مہمان آنے والے ہے جلدی سے تیار ہو جائیے

روحی بیڈ پر گھٹنوں پر سے رکھے بیٹھی تھی اُن کے کہنے پر سیدھی ہو کر بیڈ سے اُتری

واؤ۔۔۔۔ یہ لہنگا تو بہت پیارا ہے۔۔۔۔ میں بہت اچھی لگوں گی اس میں۔۔۔۔

کپڑوں کو دھیان سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی عزیز صاحب نے اُسے غور سے دیکھا اس کے اتنے نارمل انداز پر اُنہیں حیرت ہو رہی تھی

کیا ہوا پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کی حیرانی کو بھانپ کر بولی

ہمیں دیکھ کر اچھا لگا کے آپ اس نکاح کے لیے ہمیں زبردستی کرنے پر مجبور نہیں کر رہیں۔۔

کیوں کے مجھے پتہ ہے یہ نکاح ہونے والا ہی نہیں ہے۔۔۔

وہ ہاتھ باندھ کر اطمینان سے کھڑی تھی

میں رو دھو کر ڈراما نہیں کرنا چاہتی پاپا کیوں کہ۔۔۔۔مجھے زار پر پورا یقین ہے۔۔۔وہ میرے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دیگا۔۔۔۔۔۔۔۔آج تک وہ مجھے ہر مصیبت سے بچاتا آیا ہے اور اب بھی وہ ضرور آئے گا

اگر آج وہ یہاں آیا تو واپس نہیں جا پائیگا۔۔۔۔۔۔اُسے شاید جانتی ہے آپ لیکن اپنے پاپا کا اصلی چہرہ نہیں دیکھا آپ نے۔۔۔۔ہم جتنے اچھے ہے اتنے برے بھی ہے

وہ اس کی بے خوف آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی چاہے وہ کتنی بھی مضبوط دکھائے خود کو لیکن اندر سے ڈر تو لگ ہی رہا تھا کے جانے کیا ہونے والا بس اُسے ایک بات پتہ تھی کے وہ کسی بھی قیمت پر یہ نکاح نہیں کریگی

مشی اُسے لیے کمرے سے باہر آئی سفید لہنگا اور سفید ہی گھٹنوں سے نیچے تک آتا کرتا جس پر ڈائمنڈ چمک رہے تھے آتشی رنگ کے دوپٹے سے اس کا آدھا سر ڈھکا ہوا تھا اور مانگ ٹیکہ صاف نظر آرہا تھا کانوں میں کندھے تک آتے ایئر رنگ وہ بے شک بہت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر اُداسی تھی عزیز صاحب اُسے نیچے آتے دیکھ کر مسکرائے اور خود آگے بڑھ کر اس کیا ہاتھ تھامے اُسے لیے آگے بڑھنے لگے مشی پیچھے ہو گئی آخری سیڑی اترتے ہی اس کی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتے زار پر پڑی تھی اور اس کے ساتھ عزیز صاحب کے بھی قدم رک گئے تھے زار نے دور سے اس کی آنکھوں میں بے بسی سے دیکھا اُسے کچھ غلط نہیں کرنا تھا مگر وہ اُسے کسی اور کے نام

نہیں ہونے دیے سکتا تھا وہ اس کے بعد عزیز صاحب کو دیکھ کر اسٹیج کی جانب بڑھا ایک طرف جہاں صوفہ رکھا تھا اور پھولوں سے اس جگہ کو سجایا گیا تھا نکاح کے لیے

Attentionplease۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہاں کھڑا ہو کر زور کی آواز میں بولا حالانکہ مہمان بہت زیادہ نہیں تھے لیکن کچھ خاص خاص لوگوں کو بلایا گیا تھا ابرار اور اس کے ماں باپ بھی زار کی جانب متوجہ ہوئے

بہت بہت شکریہ آپ سب کا جو آپ سب نے آج یہاں آکر منسٹر صاحب کی خوشیوں میں شرکت کی۔۔۔۔۔ لیکن مجھے بتاتے ہوئے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ یہ نکاح نہیں ہو گا

سب ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے ساتھ ہی عزیز صاحب کو بھی جو خاموش کھڑے اُسے سن رہے تھے

کیوں کے یہ لڑکی نکاح کرنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ ہمارے منسٹر صاحب جو ساری دنیا کو سمجھداری اور قانون کا سبق سکھاتے ہے وہ خود ہی اپنی بیٹی کا نکاح زبردستی کروا رہے ہیں۔۔۔ خود ہی قانون توڑ رہے ہیں۔۔۔ ہے نا حیرت کی بات۔۔۔ لیکن میرے ہوتے ہوئے کوئی قانون نہیں توڑ سکتا چاہے وہ منسٹر ہی کیوں نہ ہو۔۔ یہ نکاح نہیں ہو گا اسلیئے آپ لوگ اپنا قیمتی وقت برباد نا کریں

عزیز صاحب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور روحی پریشانی سے زار کو دیکھے جا رہی تھی مہمان چہ میگوئیاں کرتے ہوئے باہر نکلنے لگے یہاں تک۔ کے صرف ابرار کی فیملی اور چند لوگ ہی رہ گئے

یہ سب کیا ہو رہا ہے عزیز صاحب۔۔۔۔۔۔۔

عباس صاحب اس کی بات پر غصے سے عزیز صاحب کی جانب رخ کیے بولے

ایکسکیوزمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُن کی بات کاٹ کر اپنی جانب متوجہ کیا

میں آپ کا درد سمجھتا ہوں لیکن عزیز صاحب کی کلاس آپ بعد میں لے لیجئے گا۔۔۔ فلحال یہاں سے روانہ ہونے کی کریں۔۔۔ ابھی اُن کے لیے میں ہی بہت ہوں

زار نے عزیز صاحب کی قہر برساتی آنکھوں میں دیکھا عباس صاحب اُن کی خاموشی پر غصّہ ہوتے ابرار کا بازو پکڑے وہاں سے نکل گئے اور اُن کے پیچھے بچے ہوئے سارے لوگ بھی

تم لوگ دیکھ کیا رہے ہو۔۔۔۔۔۔ ختم کر دو اسے

عزیز صاحب نے دروازے پر کھڑے گارڈز کو دھاڑتے ہوئے حکم دیا وہ بجلی کی تیزی سے زار کی جانب بڑھے وہ اس پر حملے کرتے اس کے پہلے ہی زار نے ہوشیار ہوتے ہوئے اُنہیں اپنے قریب آنے سے روکا وہ تقریباً سات آٹھ لوگ تھے اور وہ اکیلا دو لوگو کے ایک ساتھ دھکا دینے پر وہ دیوار سے ٹکرایا تھا روحی نے اس کے پاس جانا چاہا لیکن عزیز صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

نہیں پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز

وہ گڑگڑاتے ہوئے بولی، اُن کی سختی میں کوئی کمی نہیں آئی زار اُن لوگوں کا سامنا کرنا جانتا تھا اُسے اس کی عادت تھی لیکن مشکل بھی تھا کیوں کہ سامنے والے بھی کم نہیں تھے اُس کے ہر وار کا جواب دینا جانتے تھے

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جا کے شیشے کی دیوار پر گرا تھا اور روحی زور سے چیخ پڑی خون کی ایک لکیر اُس کے سر سے نکل کر گال سے بہتی ہوئی نیچے آئے اُس ک حواس گم ہوئے تھے اُس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں سے پر ہتھیلی مارتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا اُن کا مقابلہ کرنے اور کوئی بھی ریایت نا کرتے ہوئے بے سود مارتے ہوئے اُن کو بے حال کر دیا کچھ ہی دیر میں چند زمین پر پڑے کراہ رہے تھے اور کچھ نے ہار مان کر پیچھے ہٹنے میں ہی بھلائی جانی زار نے عزیز صاحب کی جانب دیکھا جیسے انتظار ہو کے اور کچھ لوگو کو اُس کی جانب بڑھنے کا حکم دیں لیکن اُنھوں نے ایسا نہیں کیا زمین پر پڑے اپنے غلاموں کی حالت دیکھتے رہے وہ تیز تیز سانسیں لیتا ہوا اُن تک پہنچا اُس کی آف وہائٹ شرٹ پر خون کے نشان صاف نظر آرہے تھے روحی اُسے نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اُس کے چہرے پر درد یہ تکلیف کا ایک اندر بھی نہیں تھا بلکہ سختی تھی ہار مشکل سے لڑجانے کی اور آنکھوں میں جنون تھا ہر حد پار کر جانے کا

یہ لوگ تو بہت ناکارہ نکلے سسر جی

وہ اُنھیں دیکھ کر افسوس سے کہتا مسکرایا

خیر اتنا کافی ہے یا اور آزمانا چاہے گے کے آپ کے داماد کے بازوں میں کتنی طاقت ہے

۔۔۔۔ آپ کی بیٹی کی حفاظت کر سکتا ہے یا نہیں ۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر جیت کی جو مسکان تھی عزیز صاحب کا دل جلا رہی تھی

جانِ زار۔۔۔۔ پاپا کو گلو کوز پلاؤ۔۔۔

دھیرے سے ہنستا ہوا بولا اور پلٹ کر باہری دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن بنا رکے سر گھما کر دو اُنگلیاں ہونٹوں سے لگائے فلائنگ کس اچھالتے ہوئے اُن کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام ضرور کیا

اب کس سے لڑ کر آئے ہو۔۔۔۔۔ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ دروازہ پر اُس کا حلیہ دیکھتے ہی رفعت بڑبڑاتی ہوئی اُس کے پیچھے آئی وہ گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا رفعت کو حیران کرنے والی اُس کی مسکراہٹ تھی

کچھ بولو بھی کیوں ہنسے جا رہے ہو

ہائے اللہ کہیں میرا بیٹا محبت میں پاگل تو نہیں ہو گیا۔۔۔ زار تجھے کیا ہو گیا بیٹا

وہ اُس کے قریب بیٹھ کر اپنے دوپٹے سے اُس کے چہرہ صاف کرتے ہوئے بولیں

منسٹر صاحب کی بیٹی کا نکاح روک کر آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ خوبصورتی سے مسکراتا ہوا بولا اور رفعت اُس کے مسکرانے پر بنا ہنسے نہیں رہ سکی لیکن پھر اُسے سنجیدہ ہو کر دیکھا

روحی کتنی پریشان ہو گی۔۔۔۔ ایک لڑکی کے لیے کتنا مشکل ہوتا ہے جب اس کے دو اپنے آپس میں لڑ رہے ہو کسی کی بھی ہار ہو پر نقصان تو اس کا ہی ہوتا ہے

وہ افسوس سے بولیں زار سیدھا ہو کر اُنھیں سنجیدگی سے دیکھنے لگا

میں اُن سے لڑنا نہیں چاہتا تھا امی پر انہوں نے میرے پاس کوئی آپشن ہی نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں وہ میری لائف میں ولن بننا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔اُن کے لیے صرف دولت اور حیثیت ہی معنی رکھتی ہے اُنھیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کے اُن کی بیٹی کی خوشی کس میں ہے۔

۔۔۔۔وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔وہ میری روحی کا نکاح کروانے جا رہے تھے کیسے ہونے دیتا میں۔۔۔۔۔اس لیے مجھے جو صحیح لگا میں نے کیا جانتا ہوں اُسے دکھ ہو گا لیکن اُسے کھو نہیں سکتا میں ۔۔۔۔۔ایک نہیں ہزار بار یہ کرنا پڑے میں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے اور افسوس سے بولا رفعت خاموشی سے اُسے دیکھتی رہیں

تم کہو تو میں بات کروں اُن سے۔۔۔سمجھانے کی کوشش کروں اُنھیں

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولیں

بلکل نہیں امی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فوراً جواب دیا

کیوں کیا اتنا بھی یقین نہیں اپنی امی پر۔۔۔۔۔

میں خود اپنے پیروں پر کلہاڑی نہیں مرنا چاہتا

وہ بڑبڑایا اور رفعت نے اُسے گھور کر دیکھا

کیا مطلب۔۔۔۔۔

مطلب میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا امی

اُس نے بات بنائی

سب سمجھ رہی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں دکھا کر بولیں تو وہ دھیرے سے ہنس دیا

دیکھیے اگر آپ اُن سے بات کرنے گئی تو آپ کے پاس بس دو ٹاپک ہوگے۔۔۔ایک تو یہ کے آپ کو دنیا کے تمام کھانے بنانے میں مہارت حاصل ہے اور آپ اُن کی بیٹی کو خوب کھلایا کرے گی۔۔۔۔اور دوسرا یہ کے آپ کا بیٹا شہزادہ ہے۔۔۔۔ہیرو ہے۔۔۔۔۔۔۔راجکمار ہے۔۔۔میری بڑائیاں کرتی جائے گی بس۔۔۔۔اور اس سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا اس لیے آپ رہنے دیں

زیادہ غصّہ دلایا نا تم نے مجھے تو سامنے سے جا کر بولوں گی کے خبر دار جو اس نالائق کو اپنی بیٹی دی۔

۔۔۔۔

رفعت نے اُسے دھمکی دیتے ہوئے کہا اس نے سر پیچھے کر کے قہقہہ لگایا

پاپا کہاں لے جا رہے ہیں آپ مجھے

بنا کچھ کہے وہ اُسے صبح صبح گاڑی میں بٹھائے کہیں لے جا رہے تھے کل کے تماشے کی۔خبر اخبار میں بھی چپ چکی تھی اور عباس صاحب سے بھی اُنہیں کافی سنا پڑا تھا

ایئر پورٹ۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے مختصر سا جواب دیا

آپ آج کے آج ہی سنگاپور جا رہی ہے

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب

روحی نے اُنہیں بے یقینی سے دیکھا اُسے یقین نہیں ہو رہا تھا کے اس کے پاپا کبھی اس کے ساتھ اتنے بھی سخت ہو سکتے ہیں

آپ کی بھلائی کے لیے۔۔۔۔۔

اس وقت آپ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے آپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔ اسی لیے آپ کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے

انہوں نے اپنا جواب دے کر اُسے خاموش کر دیا وہ اُن کی جانب دیکھتی آنسو بہانے لگی

آپ کے آنسوؤں کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہونے والا ہم نے آج تک کوئی کسر نہیں چھوڑی آپ کی ہر ضد ہار خواہش ہر ضرورت کو آپ کی زبان تک آنے سے پہلے پورا کیا۔۔۔ ہم نہیں جانتے تھے کے ہمیں اس کی ایسی سزا ملے گی۔۔۔۔۔۔ اب ہم آپ کے آگے کمزور پڑ۔ کر آپ کا۔ مستقبل برباد نہیں ہونے دے گے

زار کے بنا میرا کوئی مستقبل نہیں ہے۔۔۔ مجھے اس سے میلوں دور تو بھیج سکتے ہیں آپ لیکن میرے دل۔ سے نہیں نکال سکتے اُسے

اس فوراً جواب دیا تھا اپنے دکھ کو پیچھے رکھ کے سختی دکھاتے ہوئے اُن کی گاڑی سنسان سڑک پر دوڑ رہی تھی اور پیچھے ہی ایک اور گاڑی اُن کے ساتھ چل رہی تھی صبح کی سرد ہوا بھی اُسے متاثر نہیں کر رہی تھی وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی صرف زار کے بارے میں سوچ رہی تھی

گاڑی ائرپوٹ پر آکر رکی ڈرائیور نے دروازہ کھولا دونوں باہر نکلے

ہم دشمن نہیں ہے آپ کے۔۔جو کر رہے ہیں۔۔۔آپ کی بھلائی کے لیے کر رہے ہیں۔۔۔۔آپ کا اچھا برا آپ سے زیادہ سمجھتے ہے۔۔۔۔۔۔بھلے ہی آج آپ ہمیں غلط سمجھے ۔۔۔لیکن ایک دن آپ کو احساس ہوگا کے ہم نے جو کیا صحیح کیا۔۔۔۔

اس کے مقابل کھڑے ہو کر وہ نرمی سے بولے روحی سر جھکائے کھڑی رہے انہوں نے اس کی پیشانی پر پیار کیا

رحیم اور فرحانہ آپ کے ساتھ جائے گے۔۔آپ کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔اور ہم نے آپ کی پھپھو سے بھی بات کر لی ہے آپ اُن ہی کے گھر رہے گی

دوسری گاڑی سے آتے ملازموں کو دیکھ کر بولے اس نے کوئی جواب نہیں دیا نا اُن کی طرف دیکھا بس اندر چلی گئی اور رحیم اور فرحانہ بھی اس کا سامان لیے اس کے پیچھے چل دیئے

زار کو جب پتہ چلا کے وہ اس سے دور جانے والی ہے وہ بنا وقت ضایع کیے ایئر پورٹ پہنچا ۔۔۔۔۔روحی اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ گئی وہ اُسے بتانا نہیں چاہتی تھی کیوں کے کل کی طرح پھر اُسے مار پیٹ کرتے نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن وہ معلوم کے ہی لیتا تھا روحی کو دیکھ کر وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھائے اس کی طرف بڑھا اس تک۔پہنچنے سے پہلے کچھ ہی فاصلے پر رحیم سامنے آگیا اس کا راستہ روکنے کے لئے۔۔۔۔۔۔زار نے روحی سے نظریں ہٹا کر اُسے دیکھا قہر برساتی نظریں ہی اُسے پیچھے ہٹانے کو کافی تھی روحی اب کے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے سینے سے لگ گئی زار بس کھڑا رہا بنا اُسے تھامے

پاپا مجھے سنگاپور بھیج رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسی طرح اُس سے لگے بولی زار نے اُس کے بازوؤں سے تھام کر اُسے سیدھا کیا

اور تم جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں خفگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا خفگی اس بات کی کے اُسے روحی نے کیوں نہیں بتایا اور جانے کے لیے تیار کیسے ہو گئی

میں کیا کروں زار۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بے بسی سے دیکھتے ہوئے بولی

میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ میں تمہارے پاپا سے بار بار مقابلہ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ لیکن تمہیں کھو بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔ میرے ساتھ چلو روحی۔۔۔۔۔۔ پیار کرتی ہو نا مجھ سے

وہ اُس کے سامنے ہاتھ بڑھا کر بولا روحی نے اُس کے ہاتھ کو دیکھا پھر اُسے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کے زار نے اُن پر انگلی رکھ کر خاموش کر دیا

کسی کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہمارا ساتھ کبھی نہیں دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیں کبھی نہیں سمجھے گے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں یہ راستہ غلط ہے مگر۔۔۔ صحیح غلط مت سوچو۔۔۔۔ صرف اتنا سوچو کے میں پیار کرتا ہوں تم سے اور تمہیں خود سے کسی قیمت پر دور نہیں کر سکتا

زار جانتا تھا کے وہ کیا کہنے والی ہے اُس کے بنا کہے ہی اُس کے ہر سوال کا جواب دے دیا روحی اس کشمکش میں تھی کے کیا کرے کیا نا کرے لیکن زار کے آخری جملے نے اُسے ہاتھ بڑھا کر اُس کے ہاتھ

میں دینے پر مجبور کیا زار اُسے لیے وہاں سے نکل گیا اور ملازم نے جلدی سے عزیز صاحب کا نمبر ملایا کیوں کے زار کو روک پانا اُس کے اکیلے کے بس کا نہیں تھا

تمہیں اس طرح روحی کو نہیں لانا چاہیے تھا زار

رفعت پہلے تو اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں پھر پوری بات معلوم ہونے اور پریشانی سے بولیں

تو میں کیا کرتا امی۔۔۔۔۔کیسے جانے دیتا اسے۔۔۔۔۔۔اگر وہ لاکھ کوشش کے بعد بھی ہمیں سمجھنے کو راضی نہیں ہے تو میں کیوں صحیح غلط کا لحاظ کروں۔۔۔۔میں روحی کو کھونا نہیں چاہتا اسی لیے اب وہ کہیں نہیں جائے گی یہیں رہے گی ہمارے ساتھ

روحی اُن دونوں کی بات سے لاپرواہ صوفے پر کھوئے کھوئے سے انداز میں بیٹھی تھی

تم اسے یہاں نہیں رکھ پاؤ گے زار۔۔۔۔۔۔اُن کی بیٹی ہے یہ۔۔۔۔۔۔وہ کبھی بھی آکر اسے یہاں سے لے جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ہم اُنہیں نہیں روک پائے گے۔۔۔۔۔

تو آپ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔جانے دوں روحی کو۔۔۔۔۔ہار مان لوں میں۔۔۔۔۔۔جو وہ چاہتے ہیں اُسے قبول کر لوں

نہیں امی۔۔۔۔ایسا نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔۔۔روحی اب اُن کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔وہ جو کر سکتے ہیں کر لیں میں تیار ہوں اُن کا سامنا کرنے کے لیے

اگر تم نے طے کر ہی لیا ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔لیکن فلحال روحی کو لے کر کہیں دور چلے جاؤ جہاں یہ لوگ تمہیں ڈھونڈھ نا سکے

رفعت اُسے سمجھانے کی ناکام کوشش کرنے کی بجائے دوسرا حل بتاتے ہوئے بولیں جانتی تھی یہاں رہنا دونوں کے لیے خطرہ بن سکتا ہے

لیکن کیوں۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا پھر میں کیوں بھاگوں۔۔۔۔۔اُنہیں جو کرنا ہے کرلیں میں۔۔۔۔۔۔

سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔میں جانتی ہوں تم لڑنے سے پیچھے نہیں ہٹوگے لیکن روحی کا سوچو بار بار تم اس کے پاپا کے خلاف کھڑے اُن کا سامنا کرو یہ نہیں اچھا لگتا ہوگا اُسے۔۔۔۔

رفعت اُس کی بات کاٹ کر بولیں زار نے روحی کی طرف دیکھا جواب بھی خاموش زمین کو تک رہی تھی

ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ بھی چلیے ہمارے ساتھ

میں۔۔۔۔۔۔۔

رفعت نے حیرت سے پوچھا

میں آپ کو یہاں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا امی۔۔۔۔وہ لوگ مجھے ڈھونڈھنے کے لیے آپ کو ٹارچر کر سکتے ہیں۔۔۔۔آپ ہمارے ساتھ ہی چلیے

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رفعت اُس کی بات سمجھتے ہوئے سر ہلاتی اندر چلی گئی زار نے روحی کو دیکھا اور آکر اُس کے قریب بیٹھا

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے کندھے پر لب رکھتے ہوئے اُسے متوجہ کیا

کیا ہم صحیح کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُسے خالی نظروں سے دیکھا

تمہیں بھروسہ ہے نا مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُسے بہت غور سے دیکھا

خود سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک پل میں ہی جواب اُس کے دل سے نکلا تھا

پھر ڈرو مت۔۔۔۔۔۔ چلو

زار نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا

گاڑی روکو زار۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ شہر سے کافی دور پہنچ ہے تھے جب رفعت کے کہنے پر اُس نے گاڑی روکی اور پیچھے دیکھا روحی بھی اُن کے ساتھ پیچھے ہی بیٹھی تھی

کیا ہوا سب ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چاہے ہم کہیں بھی چلے جائیں جس دن انہوں نے تم دونوں کو ڈھونڈھ لیا وقت نہیں لگائے گے الگ کرنے میں۔۔۔۔ اور تم کس حق سے روکو گے اسے۔۔۔۔۔ جب لوگ سوال اٹھائے گے کیا جواب دو گے کی کیا رشتہ ہے تم۔ دونوں میں

اُن کی اس اچانک بات پر زار کے ساتھ روحی نے بھی اُنھیں حیرت سے دیکھا

۔اس لیے تم دونوں اپنے رشتے کو مضبوط کر لو۔۔۔ نکاح کر کے

وہ اپنی بات پر مسکرائی اور زار اور روحی نے ایک دوسرے کو سنجیدگی سے دیکھا
اس کے بعد یہ چاہے تو بھی تم دونوں کو الگ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔
رفعت نے روحی کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا
نکاح کروگی مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
زار اُس کی جانب دیکھ کے دھیرے سے مسکراتا ہوا بولا بدلے میں وہ بھی مسکرا دی

وہ اُسے اپنے ساتھ زندگی بھر کے لیے جوڑ چکا تھا اپنی محبت کو رشتے کا نام دے چکا تھا پچھلے کچھ گھنٹوں کی ساری پریشانی کہیں گم تھی چہرے پر خوشی تھی جب وہ مسجد سے باہر نکلا روحی اور رفعت ریستوران نے بیٹھی تھی اُس کا فون بجا تو وہ وہاں سے نکل کر گاڑی تک آیا اور فون کان سے لگایا
Whatthehellareyoudoingzaar
تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔ منسٹر صاحب کی بیٹی کو کہاں لے کر گئے ہو تم
کمشنر کے الفاظ اُس کی توقع کے عین مطابق تھے
اُن کی قید سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پاگل باتیں مت کرو۔۔۔مجھے یقین نہیں ہو رہا تم جیسا پریکٹیکل انسان اس طرح کی فضول حرکتیں کر رہا ہے۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے بات بگڑے روحی کو لے کر واپس آؤ منسٹر صاحب سے معافی مانگو اور بات ختم کرو کم سے کم اپنی نوکری کے بارے میں سوچو۔۔۔
مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے ہر نقصان کے لیے تیار کر لیا ہے خود کو اب تو جان جائے یا جہاں جائے

تمہاری ساری دیوانگی نکل جائے گی اگر اُن کے ہاتھ لگ گئے تو سارے ڈیپارٹمنٹ کو تمہیں ڈھونڈھنے پر لگا دیا ہے وہ اپنی بیٹی کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں

اور میں اپنی محبت کے لیے ہر حد پار کر سکتا ہوں

وہ فون بند کرتے کرتے رکا اور دوبارہ کان سے لگایا

اور ہاں منسٹر صاحب کو ایک خوشخبری سنا دیجئے گا۔۔۔اُن کی بیٹی اب میری بیوی ہے نکاح ہو چکا ہے ہمارا۔۔اسلئے۔اب اس کی فکر چھوڑ دیں وہ میری ذمے داری ہے

یہ کیا بے وقوفی کر دی تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمشنر کی بات ادھُوری سن کر اُس نے کال کاٹ دی پھر فون بند کر دیا اور سیٹ پڑ پھینک کر اندر چل دیا

شام ہونے لگی تھی روحی مسلسل کھڑکی کے باہر دیکھ رہی تھی اُس کا دل بہت بے چین تھا لیکن وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کے زاریہ اُس کی امی پریشان نہ ہو جائے

ابراہیم اسی شہر میں رہتا ہے نہ

اُنہوں نے زار کو مخاطب کیا اُس نے پیچھے دیکھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا

کون ابراہیم۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے پوچھا

دوست ہے میرا۔۔ہم ساتھ پڑھتے تھے۔۔۔اور ہمارے ساتھ ہی رہتا تھا ممبئی میں

زار نے سامنے لگے شیشے میں اُسے دیکھتے ہوئے بتایا

میں سوچ رہی تھی کیوں نہ کچھ دن ابراہیم کے پاس رک جاؤں

رفعت سوچتے ہوئے بولی زار نے اُنھیں حیرت سے دیکھا

تم تو جانتے ہو زیادہ سفر کرنے سے میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے اب تم دونوں کے ساتھ کہاں تک جاؤنگی۔۔۔اس لیے فلحال یہیں رک جاتی ہوں جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا

وہ زار کی سوالیہ نظروں پر تفصیل سے سمجھاتے ہوئے بولیں زار سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرتا رہا

شاید آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔۔۔۔میں ابراہیم کو فون کرتا ہوں۔۔۔۔

وہ اُن کی بات سوچتے ہوئے بولا واقعی اُن کی بات اُسے صحیح لگی کے اگر کوئی مشکل بھی آئے تو اُنھیں سامنا نا کرنا پڑے

آئے ایم سوری امی۔۔۔۔۔۔میری وجہ سے آپ کو بھی اتنی پرابلمز جھیلنی پڑ رہی ہے

روحی بھی ان اُنھیں زار کی طرح امی کہنے لگی تھی جو اُنھیں بہت اچھا لگ رہا تھا

پاگل ہو۔۔۔۔امی بھی کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔اور سوری بھی کہہ رہی ہو

پتہ نہیں سب کچھ پہلے جیسا ہو گا بھی یا نہیں

وہ اُداسی سے سے جھکائے بولی رفعت نے ہاتھ سے اُس کا سے اوپر کیا

بہت جلد سب ٹھیک ہو گا۔۔۔دیکھنا مجھے یقین ہے

تمہارے ابو کو بہت جلد احساس ہو جائے گا اور وہ خود تم دونوں کو واپس بلائے گئے۔۔۔۔میرا دل کہتا ہے

اُنھوں نے اُسے پیار سے کہتے ہوئے گلے لگا کیا

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔۔

روحی آنکھیں بند کئے بولی

ابراہیم آیا نہیں اب تک

وہ لوگ ایک سنسان جگہ کھڑے تھے جہاں زار نے ابراہیم کو بلایا تھا

کہا تو تھا یہیں آئیگا۔۔۔۔۔ آتا ہی ہوگا

زار نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا

اچھا دھیان سے سن لو۔۔۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کا دھیان رکھنا۔۔۔ فون کرتے رہنا

۔۔۔۔۔۔۔ روحی کو بلکل تنگ مت کرنا زار۔۔۔ اور اپنے کھانے پینے کا دھیان رکھنا لاپرواہی مت کرنا

رفعت اُن دونوں کو مخاطب کرکے اپنا ہدایت نامہ سناتے ہوئے بولیں روحی اُن کی بات پر مسکرائی جب کے زار نے بیزاری سے آنکھیں گھمائی

میرے اندر ایک سی سی ٹی وی کیوں نہیں لگوا دیتی آپ پھر نظر رکھتیں رہنا کچھ پوچھنے بتانے کی ضرورت ہے نہیں

وہ اسی بیزاری سے بنا پلٹے بولا رفت نے اُسے خفگی سے دیکھا

کیسے بات کر رہے ہو زار۔۔ یہ امی ہے تمہاری

روحی حیرت سے بولی

چھوڑو بیٹا مجھے تو عادت ہے۔۔۔۔ اس نے کبھی امی سمجھا کہاں مجھے۔۔۔۔۔ میری تو قسمت ہی پھوٹی ہے

آپ ایسا کیوں کہہ رہیں ہے امی۔۔۔۔ زار تو آپ سے بہت پیار کرتا ہے

وہ رفعت کی بات پر مزید حیران ہوئی

یہ تو کبھی غلط فہمی میں بھی مجھے پیار نا کرے

رفعت نے منہ بگاڑ کر کہا

سچ کہہ رہی ہوں میں زار نے مجھے خود کہا ہے کہ وہ اپنی امی سے بہت پیار کرتا ہے

ہائے سچی۔۔۔ زار بیٹا کہاں چھپا رکھی تھی یہ محبت

روحی کی بات پر وہ مصنوعی حیرت سے اُسے دیکھتی خوشی سے جھومتے لہجے میں بولی

آپ کے سموسوں میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے طرح بیزار لہجے میں بولا لیکن اپنی مسکراہٹ روک نہیں پایا شیشے سے اب بھی روحی کو ہی دیکھ رہا تھا اب کے روحی نے بھی شیشے دیکھتے ہوئے اُس سے آنکھیں ملائی

یہ ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔ اسے بہت مزا آتا ہے اُنھیں تنگ کرنے میں جو اسے پیار کرتے۔۔۔ تبھی تو جان بوجھ کے اپنے جذبات چھپا کر سختی دکھاتا ہے۔۔۔ آپ کے ساتھ بھی یہی کیا اور میرے ساتھ بھی

وہ اُسے خاموشی سے اُسے طرح دیکھنے لگا لیکن اُس کی آنکھیں مسکرا رہے تھی

میرے ساتھ تو حد ہی کر دی۔۔۔۔۔۔ کوئی لڑکی بھی اتنا اٹیٹوڈ نہیں دکھاتی جتنا یہ دکھا رہا تھا۔۔۔۔

اب کی دفع وہ سے نیچے کر کے دھیرے سے ہنسا تھا اور دوبارہ شیشے میں دیکھنے لگا

ہاں دیکھا تھا میں نے کتنی دکھی تھی میری بچی

رفعت نے ہمدردی سے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

امی آپ کو نہیں لگتا کے اس بات کی سزا ملنی چاہیے زار کو

ہاں بلکل ملنی چاہیے

تو میں کیا کروں۔۔۔۔۔اسے چھوڑ کر واپس چلی جاؤں

وہ سوچتے ہوئے بولی اور اگلے ہی پل زار نے پلٹ کر اُسے سنجیدگی سے دیکھا

نہیں یہ کچھ زیادہ ہو جائے گا

اُس نے فوراً اپنے الفاظ واپس لیے رفعت اُس کے گھبرانے پر ہنس دیں زار نے بھی دوبارہ سامنے رخ کر کے مسکرا دیا

تو پھر ایسا کرتی ہوں میں آج سے بات ہی نہیں کروں گی زار سے

وہ اُس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

امی آپ ذرا باہر جا کر ابراہیم کو دیکھیے میں روحی سے بات کر کے آتا ہوں

وہ سنجیدگی سے کہتا اُسے مسلسل گھور رہا تھا

ایسی کیا بات ہے جو میرے سامنے نہیں کر سکتے

رفعت نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو زار نے اُنھیں دیکھا

آپ کے سامنے اسے مارنا اچھا نہیں لگے گا اسلئے

اُس کی بات پر رفعت نے منہ بنایا

جب دیکھو صرف مرنے مارنے کی بات کچھ اور تو آتا ہی نہیں اسے۔۔۔۔۔۔خبردار جو میری بیٹی پر ہاتھ اٹھایا

وہ اُتر کے باہر نکل گئی لیکن اُسے وارن کرنا نہیں بھولیں اُن کے باہر نکلتے ہی زار نے اپنی کھڑکی کا شیشہ بند کیا اور وہیں سے اٹھ کر پچھلی سیٹ پر آیا روحی حیران پریشان سے اُسے دیکھنے لگی تب تک آکر وہ اُس کے قریب بیٹھ گیا

جی تو کیا کہہ رہی تھیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا ایک پل تو وہ گھبرائی لیکن اگلے ہی لمحے ہمت سے سیدھی ہوئی

یہی کے تم نے جو غلطی ہے اُس کی سزا تو ملے گی ہی

سزا دینے کے اور طریقے ہے لیکن دور جانے یا بات نا کرنے کا خیال بھی دماغ میں مت۔لانا آئی سمجھ

۔وہ اُس کی طرف جھکتا گیا اور روحی نیچے ہوتی گئی

تو پھر تم ہی بتاؤ کیا کروں

وہ اُسے پیچھے کرتے ہوئے غصے سے بولی

تمہارے پاس ہاتھ ہے میرے پاس

اُس نے ہاتھ چہرے پر رکھا روحی دھیرے سے مسکرائی

لگا دو اُس دِن کی طرح زوردار۔۔۔۔۔

وہ بھی ہلکے سے مسکرایا روحی نے وہ لمحہ یاد کیا اور اُسے سنجیدگی سے دیکھا

Iamsorry۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دھیرے سے بولی زار نے اُس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی

سوری نہیں کہتے۔۔۔۔۔۔۔

ہونٹوں سے ہٹا کر انگلی پیشانی پر پڑے بالوں تک لے جا کے اُنھیں پیچھے کیا

روحی نے اُس کا ہاتھ ہٹایا پیچھے ہوئی اور دروازہ کھول کر باہر نکلی وہ بھی مسکرا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا باہر نکلا تھوڑی ہی دیر میں ابراہیم بھی آگیا

سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا

وہ گاڑی سے اُتر کر آتے ہی معذرت کرتا ہوا زار سے ملا زار نے کچھ کہنا چاہ تو اُس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا

کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں آنٹی کا پورا خیال رکھوں گا اُنھیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔۔۔۔ تم بے فکر ہو کر جاؤ

تھینک یو یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے مسکراتے ہوئے کہا

دیکھا آنٹی۔۔۔

اُس نے خفگی سے پہلے زار کو دیکھا پھر رفعت کو۔ وہ مسکرا دیں زار اُن کے پاس آیا اور اُن کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے

آپ کو یہاں چھوڑ کر جانے کا بلکل دل نہیں کر رہا امی
میری فکر مت کرو۔۔۔اپنا اور روحی کا خیال رکھنا۔۔میرے پاس میرا دوسرا بیٹا ہے نہ
وہ ابراہیم کی جانب دیکھ کر مسکرائی
اچھا سن۔۔۔۔۔۔یہ کچھ کیش ساتھ رکھ لے۔۔۔ضرورت پڑے گی
ابراہیم نے اپنی جیب سے دو ہزار کے نوٹوں کا بنڈل نکل کر اُس کی طرف بڑھایا
لیکن۔۔۔۔۔۔
NoformalityOkey
وہ اُسے بولنے کا موقع دیے بنا بولا زار ہنس دیا اُس کے ہاتھ سے پیسے لے کر جیب میں رکھے
ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔آپ کو فون کرتا رہونگا اور بہت جلد واپس آؤنگا آپ کو لینے
زار رفعت سے ملتے ہوئے بولا روحی بھی اُن کے گلے لگی اُنھوں نے پیار سے اُس کی پیشانی چومی
اپنا خیال رکھنا اور بلکل اُداس مت ہونا۔۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔
اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھے بولی روحی نے بس سر ہلا دیا

وہ خاموش بیٹی سامنے دیکھ رہی تھی اُس نے کتنی دیر سے ایک لفظ تک نہیں کہا تھا زار نے گاڑی
چلاتے ہوئے کئی بار اُس کی طرف دیکھا اور اُسے ویسے ہی پریشان پایا
کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔
دھیرے سے پوچھا روحی نے اُس کی جانب دیکھا اور کچھ پل بس دیکھتی رہی

ہم نے کچھ غلط تو نہیں کیا نا زار

اپنے دل۔ کا ڈر اُسے بتاتے ہوئے بولی

ہم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے

وہ دوبارہ سامنے دیکھنے لگی زار نے گاڑی کو بریک لگا اور رخ اُس کی طرف کیا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے

میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ کچھ غلط نہیں ہوگا جان۔۔۔۔۔بس تم میرا ساتھ دینا

میرا ہاتھ کبھی مت چھوڑنا۔۔۔ تم میری طاقت ہو۔ تم ساتھ ہو تو میں ہر مشکل سے لڑ سکتا ہوں۔۔۔ ہر سچویشن کا سامنا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ کوئی چیز نہیں ہرا سکتی مجھے

تم کبھی میرا ساتھ مت چھوڑنا۔۔۔۔ تمہارے بنا نہیں رہ پاؤنگا۔۔۔۔ ایک بار کوشش کی تھی لیکن ہار گیا میں۔۔۔ اور یہ بھی جان گیا کے تمہارے بنا رہنا ایک صحرا میں زندگی گزارنے جیسا ہے۔۔۔ وہ تو شروعات تھی محبت کی۔۔ اب تو یہ محبت عشق سے جنون تک پہنچ چکی ہے۔۔۔۔۔ اب اگر تم سے جدا ہوا تو بکھر جاؤنگا میں۔۔۔۔۔ سانس تو چلے گی لیکن دل نہیں دھڑکے گا۔۔۔۔۔۔ کوئی احساس باقی نہیں رہیگا۔۔۔۔۔۔ یہ دنیا زار کو جیتے جی مرتا ہوا دیکھے گی

روحی نے اُس کے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ دی

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال جذبات سے بھری اواز میں بول رہا تھا روحی بس اُسے دیکھتی رہی اُس کے ہر لفظ کی سچائی اُس کی آنکھیں بیان کرتی تھی

میں تمہارا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑوں گی

نہیں بکھرنے دونگی تمہیں۔۔۔۔

نہیں ہارنے دوں گی تمہاری محبت کو

وہ اُس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا کر بولی زار نے اُس کی پیشانی سے پیشانی ٹکا دی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا زار۔۔۔۔ گاڑی کیوں روک دی

گاڑی رکنے پر اس نے آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھا

آج رات ہم یہاں اس ہوٹل میں رک جاتے ہیں

زار نے سامنے ایک ہوٹل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

لیکن۔۔۔۔

ڈونٹ وری کچھ نہیں ہوگا چلو

وہ گاڑی سے باہر نکل گیا روحی کا خیال۔ کر کے ہی اس نے رکنے کہا سوچا تھا کے کہیں وہ تھک نا گئی ہو

بہت زیادہ عالیشان ہوٹل نہیں تھا ایک عام سا میڈیم سائز کمرہ تھا تمام سہولیات کے ساتھ روحی بیڈ کے کنارے پر ٹیک۔ لگائے بیٹھی دن بھر کی طرح اب بھی اپنی سوچوں میں گم تھی اُسے زار کے باتھ روم

سے باہر آنے کا بھی پتہ نہیں چلا وہ اس کے چہرے پر اُداسی صاف دیکھ سکتا تھا گیلے بالوں میں چلتا ہوا ہاتھ ایک پل کو رک کر پھر چلنے لگا تھا وہ دھیرے سے مسکراتا آکر بیڈ پر لیٹ گیا اور سر روحی کی گود میں رکھ دیا تھا وہ ہوش میں آتے ہوئے اُسے حیرت سے دیکھنے لگی اس کے بالوں کی طرح اس کی شرٹ بھی گیلی تھی جس کی نمی وہ محسوس کر سکتی تھی شرٹ کے اوپر کے تین بٹن کھلے ہوئے تھے اور ہونٹوں پر شرارتی سی مسکراہٹ سجائے اُسے دیکھ رہا تھا

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن زار نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اُسے روکا وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹائے دوسری طرف دیکھنے لگی زار نے اس کی انگلیاں اپنے لبوں سے لگا لی اس کے چہرے پر ناشرم تھی نا جھجھک بلکہ وہ پریشان لگ رہی تھی وہ ایک دم سے سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھنے لگا پھر اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا

تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا روحی نے سر ہلا دیا

ٹھیک ہے سو جاؤ۔۔۔۔ تھک گئی ہو شاید۔۔

زار مزید کچھ پوچھنے کی بجائے وہاں سے اٹھ گیا روحی پیر اوپر کیے لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لیں

💜💜💜💜💜

اپنے لیے کافی منگوا کر وہ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا جب باہر اس کا دھیان گیا جہاں اُس نے ایک پولیس جیپ کو رکتے دیکھا اس میں سے کچھ باوردی پولیس والے باہر آئے اور اُن کے ساتھ ہوٹل کا منیجر بھی

آگے آگے چل رہا تھا زار کو چند سیکنڈ لگے یہ سمجھنے میں کے وہ لوگ یہاں کیوں آئے ہے وہ فوراً وہاں سے ہٹ کر روحی کے پاس آیا

روحی اٹھو۔۔گیٹ اپ

اس کا گال دھیرے سے تھپتھپاتے ہوئے بولا

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نیند سے بوجھل آنکھیں کھولتی اُسے دیکھنے لگی

ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا فوراً۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

بتاتا ہوں چلو۔۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھا باہر نکل کر کوریڈور میں نظر دوڑا کر تسلی کی اور لفٹ کے اندر آگیا روحی اب بھی پریشان نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی

شاید ہوٹل مینجمنٹ نے ہمارے یہاں ہونے کی خبر اُنھیں دے دی ہے۔۔۔۔۔۔۔باہر پولیس جیپ کھڑی ہے اور میں ہنڈریڈ پرسنٹ شیور ہوں کے وہ ہمارے لیے ہی آئے ہیں

وہ اُس کی سوالیہ نظروں میں دیکھتے ہوئے بولا لفٹ نیچے آکر رکی اور جیسے ہی کھلی سامنے ہی چار پولیس والے کھڑے تھے شاید لفٹ کے لیے ہی رکے تھے لیکن وہ سائڈ میں دیکھتے ہوئے کسی لڑکے سے پوچھ تاچھ کر رہے تھے اسلئے اندر نہیں دیکھا لیکن زار اور روحی اُنھیں دیکھ کر مشکل میں آچکے تھے

کیوں کے باہر نکلنے کا راستہ نہیں تھا اُس نے لفٹ کا اوپر جانے والا بٹن دبایا لیکن دور بند ہونے سے پہلے ہی ایک اُس پر ہاتھ رکھ کر اُسے روک چکا تھا اس سے پہلے کے وہ لوگ اُنھیں دیکھتے زار نے بجلی کی تیزی سے روحی کو اپنی جانب کھینچ کر لفٹ سے لگا دیا تھا اور خود اُس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اُس کے ہونٹوں کو قید کر لیا اُن لوگوں نے صرف زار کی پشت کو دیکھا تھا اور چاروں آپس میں دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے مسکرا رہے تھے

ایکسکیوزمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن میں سے ایک نے کافی اونچی آواز میں اُن دونوں کو مخاطب کیا لیکن اُسے نہیں رکنا تھا نہیں رکا

چھوڑنا یار۔۔۔۔ کیوں ڈسٹرب کر رہا ہے۔۔۔ ہم دوسری لفٹ لے لیتے ہیں

ساتھ کھڑا انسپکٹر ہنستے ہوئے بولا اور وہ لوگ وہاں سے ہٹ کر دوسری لفٹ کی طرف آ گئے لفٹ بند ہوئی اور اُس کے ساتھ ہی زار پیچھے ہوا اور سکون کی سانس لی روحی اپنی رکی سانس کو بحال کرنے لگی زار اپنی حرکت پر بنا مسکرائے نہیں رہ سکا ایک لمحہ روحی کی جانب دیکھا اور پھر لفٹ کے بٹن دباتے ہوئے اُسے دوبارہ نیچے کیا

اُن لوگوں کی نظروں میں آئے بنا وہ دونوں وہاں سے نکل چکے تھے

گاڑی کافی دیر سے چل رہی تھی اور وہ لوگ کافی دور آ چکے تھے جب تسلی ہو گئی کے وہ لوگ اُن کے پیچھے نہیں ہے تب زار نے گاڑی روکی

پریشان نا ہو اب ہم اُن کی پہنچ سے کافی دور آ چکے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی اُسے طرح سامنے دیکھا رہی تھی پہلے سے بھی پریشان ہو کے

روحی کیا ہوا۔۔۔۔۔

زار نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ بنا دیکھے اُسی انداز میں بولی

میں کل سے دیکھ رہا ہوں تم ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔۔۔ خوش نہیں ہو تم میرے ساتھ۔۔۔۔۔

کیا چل تھا ہے تمہارے اندر بتاؤ مجھے

وہ اُسے جانچتے ہوئے بولا روحی نے اُس کی جانب دیکھا

مجھے یہ سب صحیح نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔۔

کیا صحیح نہیں لگ رہا

زار نے اُس کی بات پر غور کرتے ہوئے پوچھا

یہی۔۔۔۔۔۔ اس طرح بھاگنا۔۔۔۔۔۔۔ ڈر ڈر کر رہنا۔۔۔۔۔۔ ہم نے کچھ غلط تو نہیں کیا نا تو ہم بھاگ کیوں رہے ہیں زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزار سے انداز میں بولی زار اُسے حیرت سے دیکھنے لگا

میرا دل بے چین ہو رہا ہے۔۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے میں غلط کر رہی ہوں

وہ اب اپنے انسوں کو گرنے سے روک نہیں پائی زار نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اُسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا

تمہیں شک ہے میری محبت پر۔۔۔۔۔۔۔،

اُس کی آنکھ سے گرتے انسوں کو دیکھ کر پھر اُس کی آنکھوں میں دیکھا روحی نے فوراً سر نفی میں ہلا دیا

نہیں زارایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ خود سے زیادہ تم پر یقین ہے مجھے۔۔۔۔ آنکھیں بند کر کے

تمہارے بتائے ہوئے راستے پر چل سکتی ہوں میں۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ لیکن بس اس طرح بھاگنا

اچھا نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔۔۔۔ اور میں کس سے بھاگ رہی ہوں اپنے ہی پاپا سے۔۔۔۔۔۔۔ وہ

میرے لیے وہاں پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔ مجھے ڈھونڈھ رہے ہیں میں خوش کیسے ہو سکتی ہوں زار

وہ میرے پاپا ہے زار۔۔۔ میں نے ہمیشہ اُنھیں خود سے زیادہ اپنے لیے جیتے دیکھا ہے۔۔۔۔

میری ہر خواہش پوری کی اُنہوں نے۔۔۔۔۔ مجھے کبھی اُداس نہیں ہونے دیا۔۔۔۔۔۔ میں اُن کی

محبت کا یہ صلہ نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں پانے کے لئے اُن کی برسوں کی محبت کو فراموش

نہیں کر سکتی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھلے وہ ہمارے رشتے کو قبول نہ کرے۔ بھلے وہ ہمارا ساتھ نے

دیں۔۔۔ لیکن اُنھیں دشمن نہیں سمجھ سکتی میں۔۔۔۔۔۔۔ پاپا ہے وہ میرے۔۔۔۔۔۔۔۔ اُنھیں

دکھ دے کے کبھی خوش نہیں ہو پاؤں گی میں

وہ روتے ہوئے اُسے بتا رہی تھی زار بس اُسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا روحی نے اُس کا ہاتھ اٹھا کر

اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا

میں ہر دِن یہ دُعا مانگتی رہی کے تم مجھے مل جاؤ ہم ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔ لیکن کل جب ہمارا نکاح

ہوا تو تمہیں پانے کی خوشی بھی ادھوری لگی مجھے شاید اسی لیے کے وہ خوشی میں اپنے پاپا کو تکلیف دے

کر حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی شاید اسی لیے میرا دل اتنا بے چین ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

زار اُسے بے تاثر نظروں سے دیکھتا رہا اُسے سمجھ ہی نہیں آیا کے روحی یہ سب سوچ کر پریشان ہے اس طرح مت دیکھو زار۔۔۔۔ میں بہت چاہتی ہوں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم اگر کہو گے تو اب بھی تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر کھڑی رہوں گی جو تم کہو گے کروں گی۔۔۔۔ جہاں لے جاؤ گے جاؤنگی۔۔۔۔۔ لیکن سکون نہیں ملے گا مجھے کبھی۔۔۔۔۔ کیا تم چاہو گے کے میری خوشیوں میں ہمیشہ ایک کمی رہے۔۔ کیا تم چاہو گے کے میں صرف تمہیں دکھانے کے لیے مسکراؤں۔۔۔۔۔۔۔ کیا تم چاہو گے کے میرے دل میں ہمیشہ ایک اُداسی چھائی رہے۔۔۔۔۔۔۔ کیا تم چاہو گے کے میں زندگی بھر ایک بیٹی ہونے کے لئے شرمندہ رہوں۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ اپنے گال سے لگائے باقاعدہ رونے لگی زار نے دوسرا ہاتھ بھی اٹھا کر اُس کے چہرے پر رکھا اور اُس کے قریب ہوا

شّشش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے چپ کرواتے ہوئے اُس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔

ریلیکس۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا اوکے

اُس کی باتوں کو سمجھنے کی اور محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

زار نے گاڑی کا رخ دوبارہ واپسی کی جانب موڑ دیا تھا اور روحی اس بات کو سمجھ کر حیران ہوتے ہوئے اُسے دیکھ رہی تھی

تم نے صحیح کہا تھا ہم نے کچھ غلط نہیں کیا جو ہم ڈر کر بھاگیں۔۔۔ اب چاہے جو ہو۔۔۔ سامنا کرینگے

وہ اُس کے بنا پوچھے ہی بولا تھا اور روحی مسکرا دی تھی دل کا ایک بوجھ اترتا محسوس ہوا تھا

دونوں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے دروازے سے پشت لگائے آمنے سامنے پیر رکھے رات گہری ہو گئی تھی اور اب بھی وہ لوگ گھر سے کافی دور تھے ہوٹل میں رکنے کا خیال غلط تھا اس لیے گاڑی میں ہی سونے کا ارادہ تھا زار کی نظریں اُس کے ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی انگوٹھی پر تھی ڈائمنڈ رنگ جو قیمتی ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی بہت تھی روحی نے اُس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اپنی رنگ کو دیکھا

یہ میری انگیجمنٹ رنگ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس ایسے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے اس طرح دیکھنے پر وہ فوراً بولی اور اُس کے یوں گھبرانے پر زار دھیرے سے ہنس دیا جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے کہا ایک پل کو رکا پھر کچھ سوچ کر اپنے گلے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کالر تک آکر روکا اور شرٹ کا سب سے اوپری بٹن کھینچ کے توڑ دیا روحی اُسے حیرت سے دیکھتی رہی اُس نے گاڑی کے پچھلے حصے میں ہاتھ ڈال کر ایک وائر نکالا اپنے جیب سے چھوٹا چاقو نکال کر اُس وائر کو چھیل۔ اندر کی باریک تاروں کو الگ کیا چار باریک تاروں کو دھاگے کے طرح بٹن کے اندر پرویا اور روحی کی طرف دیکھتے ہوئے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اُس کی رنگ نکال کر اُس کے دوسرے ہاتھ میں دی اور اپنے ہاتھ میں موجود بٹن کو انگلی پر رکھ کر تاروں کو اندر سے باندھ دیا روحی بے یقینی سے اُس انگلی کو دیکھ رہی تھی کالے رنگ کی بٹن اُس کے سفید ہاتھوں پر بہت اچھی لگ رہی تھی لیکن سب سے اچھا تو

اُسے زار کی محبت کا انداز لگتا تھا جو ہر بار ایک نئے عمل سے اُسے اپنا دیوانہ بنا دیتا تھا زار مسکراتے ہوئے اُسے دیکھتا اُس کا ہاتھ ہونٹوں سے لگا گیا تھا اور وہ بس اُسے دیکھتی رہی

اگر تم اسی طرح دیکھتی رہی تو کوئی غلطی نا ہو جائے مجھ سے۔۔۔۔۔۔ پھر مت کہنا

وہ سر دروازے سے لگائے اُسے دیکھتے ہوئے بولا روحی دھیرے سے مسکرا کر نظریں جھکا گئی

ایک بات پوچھوں تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر بولی

پوچھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے لیے تم جو واپس جانے کا فیصلہ کر چکے ہو یہ جانتے ہوئے کے اس میں بہت رسک ہے اگر پاپا نے ہمیں معاف نہیں کیا۔۔۔۔۔۔ یہ ہمارا ساتھ نہیں دیا تو کیا تم مجھے معاف کر دو گے

اس نے اپنی پریشانی تو بتا دی تھی لیکن دل میں اب بھی ایک ڈر تھا جو اس نے ہمت کر کے بیان کر دیا

جب اس میں تمہاری کوئی غلطی ہی نہیں ہے تو معاف کرنے کا سوال کہاں سے آیا۔۔۔۔ تم جو سوچ رہی ہو وہ مجھے صحیح لگا اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا۔۔۔ آگے کچھ بھی ہو اس کی ذمے داری ہر گز تمہاری نہیں اس لیے دل میں کوئی گلٹ مت رکھنا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اس کے دل۔ میں جو تھوڑی بہت جھجھک جو ڈر تھا اُسے بھی ختم کر دیا تھا

گاڑی روک کر وہ دونوں بے خوف انداز میں اندر کی طرف بڑھے تھے اس گھر کے دونوں واچ مین ہوشیار ہو کر اُن کے پیچھے چل رہے تھے عزیز صاحب باہر ہی گارڈن میں بیٹھے تھے اُن دونوں دیکھ کے

اپنی جگہ سے اٹھ گئے وہاں موجود گارڈز نے اپنی بندوقیں اٹھا کر رخ زار کی طرف کر دیا تھا اور روحی گھبرا کر اُن کو دیکھے جا رہی تھی عزیز صاحب نے سب کو جانے کا اشارہ کیا تو اس کی جان میں جان آئی لیکن وہ اپنے پاپا سے نظریں نہیں ملا پائی اس نے زار کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور عزیز صاحب ہاتھ پیچھے باندھ کر دونوں کو دیکھ رہے تھے

فکر مت کیجئے اب کوئی زبردستی نہیں کرے گے آپ کے ساتھ یہ خیال دماغ سے نکال چکے ہیں ہم کیا فائدہ آج ہم آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو گھر کے اندر کرے اور کل پھر آپ اس لڑکے کے ساتھ بھاگ کر ہمارا منہ کالا کر دیں

پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے بے بسی سے اُن کی طرف بڑھنا چاہا لیکن اُنہوں نے ہاتھ دکھا کے روک دیا

کچھ مت کہیے۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ جانتی ہے جب آپ چھوٹی سی تھی تب آپ کی ماں گزر گئی ہم سے ہر کسی نے کہا کے ہم دوسری شادی کر لیں لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا صرف اس لیے کے ہماری بیٹی کا پیار نہ بٹ جائے۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے نہ کبھی ایک خوشحال بڑی سے فیملی کی چاہ کی نا اپنے وارث کی بس آپ کو ہی اپنی دنیا سمجھ کر جیتے رہے لیکن آپ نے ایک لمحہ نہیں لگایا ہماری دنیا ہم سے چھیننے میں۔۔۔۔۔۔ چار دن کے عشق کے لیے آپ نے اپنے پاپا کی برسوں کی محنت مقام عزت سب مٹی میں ملا دیا۔۔۔۔۔۔۔ شاید آپ نہیں جانتی کے سوسائٹی کوئی بھی جس باپ کی بیٹی گھر سے بھاگ جاتی ہے اُسے سر سر اٹھا کر چلنے کی اجازت نہیں ہوتی

روحی سر جھکا گئی لیکن زار بہت سنجیدگی سے اُنھیں دیکھ رہا تھا

آپ اگر واپس ہمارا خیال کر کے آئی ہیں تو آج آپکو ایک حتمی فیصلے کے ساتھ گھر میں قدم رکھنا ہوگا آپکو اس لڑکے اور ہم میں سے کسی ایک کو چنا ہوگا آپ چاہے تو جا سکتی ہے اس لڑکے کے ساتھ لیکن اُس کے بعد ہماری موت کی ذمے دار آپ ہوگی۔۔۔ کیوں کے آپ کے جانے کے بعد ہم اس بے عزتی کا بوجھ اٹھانے کے لیے زندہ نہیں رہے گے

روحی کی آنکھیں بڑی ہوگئی وہ اُنھیں حیرت سے دیکھنے لگی

فیصلہ آپ کو کرنا ہے آپ کیا چاہتی ہے اس لڑکے کا ساتھ یا اپنے پاپا کی زندگی

روحی نے زار کی جانب دیکھا وہ اُنھیں ہی دیکھ رہا تھا اپنے ہر احساس کو ضبط کیے

اور ایک بات سن لیں ہم بار بار کا تماشا نہیں چاہتے اسی لیے آپکا یہ فیصلہ آخری ہوگا اپنے دل کو مضبوط کر کے فیصلہ لیجئے کیوں کے اگر آپ ہماری طرف بڑھتی ہے تو آپ پیچھے نہیں پلٹے گی۔۔۔۔۔ آپ اس شخص سے کبھی نہیں ملے گی اس کی شکل بھی نہیں دیکھے گی اور اگر آپ اسے چنتی ہے تو ہمارے مرنے کے بعد ہمارا آخری دیدار کرنے کی بھی اجازت نہیں دینگے ہم آپ کو۔۔۔۔۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے

وہ اتنا کڑا دل۔ نہیں کر سکتی تھی کے اُس کے پاپا مرنے کی بات کریں اور وہ سنتی رہی اُس نے زار کے ہاتھ سے ہاتھ نکالا وہ اُسے حیرت سے دیکھنے لگا

Imsorryzaar

وہ روتی ہوئی عزیز صاحب کی طرف بڑھی اور زار بس دیکھتا رہ گیا وہ جانتا تھا اُن کی محبت کا یہ انجام نہیں ہے وہ اتنی آسانی سے سب ختم نہیں ہونے دیگا لیکن ایک ڈر اور کوئی دکھ محسوس کیا تھا اُس نے

ہم صرف اپنی بیٹی سے مطلب رکھتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں تم سے کوئی بیر نہیں تمہاری ہر غلطی کو معاف کرتے ہیں ہم اور تمہیں نقصان پہنچانے کا ہر خیال رد کرتے ہیں چلے جاؤ یہاں سے اور آئندہ کبھی ہماری بیٹی کی زندگی میں کوئی دخل مت رکھنا

عزیز صاحب روحی کو خود سے لگائے اب زار سے مخاطب تھے اُس نے ایک گہری سانس لی اس وقت نہ کچھ کہنا چاہتا تھا نہ کچھ کرنا چار قدم پیچھے ہوتے ہوئے پلٹ کر باہر نکل گیا اور دوبارہ مڑ کر نہیں دیکھا

سورج کی کرنیں اُس کے چہرے پر پڑنے لگی تو اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا سامنے زار کو اُسے طرح بیٹھے خود کو تکتے پایا جیسے رات کو تھا جب وہ بات کرتے کرتے سو گئی تھی

یہ کیا سوئی جب بھی تم مجھے اسی طرح دیکھ رہے تھے اور اب آنکھیں کھلی تب بھی ایسے ہی بیٹھے ہو سوئے نہیں تم ساری رات

روحی مسکراتی ہوئی بولی وہ ایک پیر آگے کیے اور دوسرا سیٹ سے نیچے لٹکائے بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا تم سامنے ہو اور آنکھیں بند کرنے کا دل کرے۔۔۔۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا

ہاں کیوں کے تم دیوانے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی دھیرے سے ہنسی تھی اُس کے انداز پر

ایسا ہی سمجھ لو۔۔۔۔۔۔ دیوانہ ہی ہوں میں۔۔۔ تمہاری آنکھوں کا۔۔۔۔۔ تمہاری خوشبو کا۔۔۔۔ تمہارے ہونٹوں کا

وہ سیدھا ہو کر اُس کے قریب ہوا تھا

بس۔۔۔۔۔۔۔۔ مت بھولو اس وقت ہم سڑک پر کھڑے ہے اور لوگ آتے جاتے ہمیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے دور سے ہاتھ آگے بڑھا کر اُسے روکا

ویسے ہمارا رومانس بھی اتنا ایڈونچر زرہا ہے اب تک کے عادت سی پڑ گئی ہے۔۔۔۔۔ کیا جنگل۔۔۔۔۔ کیا میدان۔۔۔۔۔ کیا سڑک۔۔۔۔۔۔ کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔

زار نے پیچھے ہو کر ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دی

زار کی باتیں اُس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح چل رہی تھی

کل سے مسلسل زار کی کالز آرہی تھی لیکن اس نے ایک دفعہ بھی اس سے بات نہیں کی۔۔۔۔ بلکہ اپنا فون بند کر دیا۔۔۔۔۔ دروازے پر دستک ہوئی تو اپنے بکھرے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئی چہرہ دونوں ہاتھوں سے صاف کیے وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی عزیز صاحب اندر آکر اس کے پاس بیٹھ گئے

ہم جانتے ہیں آپ اُداس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کے بہت جلد آپ یہ سب بھول کر ایک نئی شروعات کریں گی

روحی اُسے طرح بیٹھی رہی سامنے چہرہ کیے

ہم چاہتے ہیں آپ ایک بار ابرار سے نکاح کے بارے میں سوچیں

وہ کچھ پل رک کر بولے روحی نے اُنھیں حیرت اور بے یقینی سے دیکھا کوئی اتنا بھی بے حس کیسے ہو سکتا ہے

آگے بڑھیں گی تو پچھلا سب خود بخود بے معنی لگنے لگے گا۔۔۔۔۔۔اگر آپ کو ابرار نہیں پسند تو آپ ہمیں بتا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی نظروں کو پڑھتے ہوئے بولے

اگر آپ نہیں جانتے تو میں آپ کو بتا دوں پاپا کے میرا نکاح زار سے ہو چکا ہے اس لیے آئندہ اس طرح کی باتیں نہ کریں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے

وہ کوئی نکاح نہیں تھا بس ایک فریب تھا اس لڑکے نے اپنی باتوں سے بہکا کر بس ایک کھیل کھیلا تھا آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ہم نہیں مانتے اس نکاح کو

وہ اُس کی بات ختم ہوتے ہی بولی تھے اور اب اُنھیں غصّہ آنے لگا تھا

اس نے میرے گلے پر تلوار رکھ کر مجھ سے اجازت نہیں مانگی تھی۔۔۔میں نے اپنی مرضی اپنی خوشی سے یہ نکاح کیا ہے اور بھلے ساری دنیا نا مانے میں اس نکاح کو مانتی ہوں۔۔۔۔اس رشتے کو مانتی ہوں۔۔۔۔۔۔اور مرتے دم تک اس بات پر قائم رہوں گی۔۔۔۔۔سن لیں آپ

روحی نے اُن کی جانب رخ کر کے کہا

اور اگر وہ ہی اس رشتے کو ختم کر دے تو

عزیز صاحب اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے

میں جانتی ہوں وہ کبھی ایسا نہیں کریگا۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے مضبوط لہجے میں کہا

اور ہم بھی جانتے ہیں کے ہم اس سے یہ کروا کر رہیں گے

وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیئے روحی اٹھ کر اُن کے پیچھے آئی

رک جائیے پاپا۔۔۔۔۔آپ جو چاہتے تھے میں نے کیا۔۔۔۔۔۔لیکن آپ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی۔۔۔اور اگر آپ کو اتنا ہی شوق ہے میری شادی کا تو میری لاش کو سرخ جوڑا پہنائے گا کیوں کہ جیتے جی میں کبھی کسی اور کو اپنی زندگی میں نہیں آنے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کے مقابل آکر بولی تاکہ وہ دیکھ سکے کے اُس کا ارادہ مضبوط ہے یہ نہیں

زارا اپنے آفیس میں بیٹھا اس وقت بھی اُسے فون کیے جا رہا تھا

فون اٹھاؤ ڈیم اٹ۔۔۔۔۔۔۔

اب بھی بس رنگ جا رہی تھی اُس نے نے بیزاری سے ہاتھ ٹیبل پر مارا دروازے پر دستک ہوئی اور دروازہ کھول کر کمشنر اور اُن کے پیچھے عزیز صاحب اندر داخل ہوئے وہ بجائے کھڑے ہونے کے اپنی چیئر سے ٹیک لگائے پیر آگے کر کے بیٹھ گیا

سر تم سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

کمشنر نے شروحات کی زار نے مصنوعی حیرت سے اُنھیں دیکھا

کہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم کوئی بات نہیں کرنا چاہتے بس ان کاغذات پر سائن کرو اور اس معاملے کو ہمیشہ کے لیے ختم کرو اُنھیں نے طلاق کے کاغذات ٹیبل اور پھینکے۔

کونسے پیپر ہے یہ

طلاق کے کاغذات ہے۔۔۔۔

جواب کمشنر صاحب نے دیا عزیز صاحب سے اُسے یہی امید تھی لیکن اتنی جلدی

پہلا باپ دیکھ رہا ہوں جو نکاح کے چار دن میں ہی اپنی بیٹی کا طلاق کروانے کو اتنا بے چین ہے

خبر دار۔۔۔۔۔ وہ کوئی نکاح نہیں تھا۔۔۔۔۔ بس تمہاری ایک چال تھی ہماری بیٹی کو پھنسانے

کی۔۔۔۔۔ ہم روحی کو اچھی طرح جانتے ہیں بہت معصوم ہے وہ اچھا برا نہیں سمجھتی اپنا۔۔۔ کسی

کے بھی فریب کو حقیقت سمجھ لیتی ہے لیکن ہم اُسے ہر برائی سے محفوظ رکھنا جانتے ہے۔۔۔۔۔ اور

اب ہم کوئی وجہ باقی نہیں رکھنا چاہتے جس سے آپ کا خیال بھی اس کے دماغ میں آئے

وہ اُس کی بات کاٹ کے غصے سے بولے زار کرسی سے اٹھ کر اُن کے سامنے آیا

میں بھی اپنی بیوی کو بہت اچھی طرح سے سمجھتا ہوں۔۔۔ بہت اموشنل ہے۔۔۔۔۔۔۔ کسی نے

دو سیریس باتیں کی کے جذباتی ہو جاتی ہے۔۔۔ اپنے بارے میں سوچتی ہی نہیں۔۔۔ بس سامنے

والے کا خیال کرتی ہے۔۔۔۔۔ اُسے نظر ہی نہیں آتا کے سامنے والا مطلبی ہے خود غرض

ہے۔۔۔۔۔ اس کے اموشن کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ تو بس دکھاوے پر یقین کر لیتی

ہے۔۔۔ لیکن میں بھی اسے صحیح غلط سکھانا جانتا ہوں

ہم یہاں تمہاری بکواس سننے نہیں بلکہ ان کاغذات پر دستخط لینے آئے ہیں

عزیز صاحب بگڑ کر بولے زار نے کندھے اُچکائے

یہ تو ناممکن ہے

ہم ناممکن کو ممکن کرنا جانتے ہے بتاؤ اپنی قیمت

اُنہوں نے چیک بک نکال کر اُسے ٹیبل پر رکھی

رہنے دیجئے نہیں چکا پائینگے آپ

وہ دھیرے سے ہنسا

ایسا کچھ نہیں جو ہم نا کر پائیں

عزیز صاحب دانت پیستے ہوئے بولے

سورج کی سمت بدل سکتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ نہیں نا۔۔۔۔۔۔بس یہ سمجھ لیجئے اتنا ہی نا ممکن ہے مجھ سے یہ کروانا۔۔۔۔۔ آپ اپنی تمام دولت کے ساتھ خود کو بھی بیچ دیں تو بھی میری قیمت ادا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ چلے جائیے یہاں سے۔۔۔۔

بہت آرام سے آخری الفاظ ادا کر کے وہ واپس اپنی چیئر پر بیٹھ گیا

ہم تمہارے محتاج نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارے پاس اور بھی طریقے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہارا نام و نشان ہماری بیٹی کی زندگی سے مٹا دینگے ہم

وہ اُسے گھورتے ہوئے بولے اور باہر چلے گئے

اسنے اب کی دفعہ بہت جھجھکتے ہوئے فون اٹھایا

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا حرکت ہے یہ۔۔۔ فون کیوں نہیں اٹھا رہی تم۔۔۔ دو دن سے تمہیں فون کر کے پاگل ہو رہا ہوں میں۔۔۔۔۔ دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمہارا

اُس کی آواز سنتے ہی وہ بھڑک اٹھا

پلیز زار مجھے بار بار فون مت کرو میں تم سے بات نہیں کر سکتی

مجھے تم سے ملنا ہے۔۔۔۔۔۔ابھی کے ابھی گھر سے باہر نکلو

زار اُس کی بات کو نظر انداز کر کے بولا

میں تم سے نہیں مل سکتی

کچھ سننا نہیں چاہتا میں۔۔۔۔۔۔۔ تمہارے گھر کے باہر ہوں جلدی پہنچو یہاں

بات کاٹ کے سختی سے بولا

زار پلیز جاؤ یہاں سے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی۔۔۔۔۔۔

پہلی دفعہ بہت ہی سخت لہجے میں زار نے اُس کا نام لیا تھا وہ چپ رہ گئی

پانچ منٹ میں یا تو تم گھر سے باہر نکل کر مجھ سے ملو۔۔۔۔ ورنہ چھٹویں منٹ میں میں اندر پہنچ جاؤں گا اور اس کے بعد جو بات ہوگی تمہارے پاپا کے سامنے ہوگی

وہ اُس سے کہتا فون بند کر گیا اور روحی بس فون کان سے لگائے کھڑی رہی جب وہ نیچے آئے تو اُسے دیکھ کر عزیز صاحب حیران ہوئے کیوں کے آج دو دن بعد وہ کمرے سے باہر نکلی تھی

میں زار سے ملنے جا رہی ہو

وہ اُن کے پاس آ کر دھیرے سے بولی اُن کے چہرے پر سختی در آئی

پلیز پاپا مجھے بس ایک بار اس سے بات کرنے دیجئے

روحی نے اُن کے انکار سے پہلے التجا کی

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔ سمجھا دینا اُسے کے آئندہ آپ کے سامنے کبھی آنے کی کوشش بھی نہ کریں ورنہ ہم اُسے جان سے ماردیں گے

وہ سر جھکائے اُن کی بات سن کر باہر نکل گئی گیٹ کے باہر نکل کے گھر سے کچھ دوری پر ہی اُس کی گاڑی دیکھ کر وہ اُس کی جانب بڑھی دور سے ہی اُسے دیکھ کر زار کی جان میں جان آئی اُس کے پاس آنے پر زار نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا وہ آکر اندر بیٹھ گئی اور اُس کے بعد زار بھی اندر آگیا

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے کہنے کے لیے لب کھولے تو زار نے انگلی رکھ دی

شہش۔۔۔۔۔۔۔ کچھ مت بولو۔۔۔

اُسے چپ کروا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور سختی سے خود میں سماتا گیا

زار پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی بڑھتی شدتوں سے خود کو بچاتے ہوئے روحی نے اُسے دور کیا زار نے ایک گہری سانس لے کر اُسے دیکھا

یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔ کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ترس گیا تھا تمہیں دیکھنے کے لیے۔۔۔۔۔ اب تمہیں دور نہیں جانے دوں گا میں۔۔۔۔

روحی اُسے دیکھتی رہی وہ بے چین تھا اور اُس کا چہرہ یہ بیان کر رہا تھا

تمہارے پاپا کبھی ہمیں نہیں سمجھے گے روحی۔۔۔۔۔پتہ ہے وہ مجھے خریدنے آئے تھے تاکہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔۔۔۔تم بتاؤ کیا میرے جیتے جی یہ ممکن ہے کے میں تمہیں خود سے الگ کر دوں۔۔۔۔۔۔وہ ہماری محبت کے دشمن بنے ہوئے ہے بس کسی بھی طرح ہمیں الگ کر دینا چاہتے ہے۔۔۔۔۔ہم لوگ واپس چلے جاتے ہے۔۔۔۔کہیں دور۔۔۔۔۔جہاں وہ ہمیں الگ نا کر سکیں۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا وہ کبھی اس طرح بات نہیں کرتا تھا جیسے آج کر رہا تھا جیسے ڈر لگ رہا ہو بے چینی ہو رہی ہو

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنا ہاتھ زار کے ہاتھ سے نکالا

میں تم سے دوبارہ نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔۔پلیز آئندہ مجھے فون مت کرنا نا مجھ سے ملنے کی کوشش کرنا

روحی نے جیسے اُس کی بات سنی ہی نہ ہو

فضول باتیں مت کرو۔۔۔۔۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔۔۔۔۔۔میں تم سے دور نہیں رہوں گا اب ایک پل بھی۔۔۔۔

وہ فوراً بولا تھا اور اُس کے قریب ہو کر پیشانی سے پیشانی لگا دی تھی

میں فیصلہ کر چکی ہوں زار

وہ آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔ تم فیصلہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔ جب پیار ہم دونوں کرتے ہے تو فیصلہ اکیلے تم نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا نکاح ہو چکا ہے اب تم صرف میری ہو۔۔۔۔۔۔ الگ ہونے کا سوال ہی نہیں اٹھتا

اُسے طرح اُس کے قریب ہوئے بولا روحی بمشکل اُس سے پیچھے ہوئی

میں پاپا کی جان کی دشمن نہیں بن سکتی زار۔۔۔۔۔۔ اُنہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا اُنہیں۔۔۔۔۔۔ وہ صرف تمہیں اموشنلی بلیک میل کر رہے ہیں تمہارے ڈر کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔۔۔ وہ صرف ہم دونوں کو الگ کرنے کے لئے یہ سب کر رہے ہیں روحی تمہیں کیوں سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ سب اُن کا پلان ہے

وہ غصے سے بولا تھا بنا ایک بھی پل ضایع کیے

اور اگر یہ سچ ہوا تو۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر سچ میں اُنہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔۔

روحی اُسے دیکھتے ہوئے بولی اور زار ایک پل کو چپ ہو کر اُسے دیکھنے لگا

میں اُنہیں تکلیف نہیں دینا چاہتی زار۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی خاموشی پر دھیرے سے بولی زار سرخ ہوتی آنکھوں میں ناراضگی لیے اُسے دیکھ رہا تھا اور میں۔۔۔۔۔ مجھے تکلیف دے سکتی ہو تم۔۔۔۔۔ تمہارے پاپا تمہارے لیے سب کچھ ہے اور میں کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ میرا کیوں نہیں سوچتی تم ڈیم اٹ۔۔۔۔۔۔ میں پیار کرتا ہوں تم سے شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ حق ہے میرا تم پر۔۔۔۔۔ کیا تمہیں یہ سب نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

روحی اُس کے سختی سے بات کرنے پر ہاتھ آنکھوں پر رکھے رو دی

روحی پلیز میں تمہیں ہرٹ کرنے کے لیے یہ سب نہیں کہہ رہا۔۔۔ حق نہیں جتا رہا ہوں تم پر بس اتنا بتانا چاہتا ہوں کے نہیں رہ سکتا تمہارے بنا۔۔۔ بہت چاہتا ہوں تمہیں۔۔ تمہارے لیے واپس آیا تھا تمہیں کھونے کے لیے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر مشکل سے لڑسکتا ہوں لیکن تم سے نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

پیار کرتے ہو نا مجھ سے۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کے درمیان میں کہا اُس نے سر نیچے کر لیا کچھ نہیں بولا

تو پھر سمجھو مجھے۔۔۔۔۔۔ میری مجبوری کو سمجھو۔۔۔۔۔۔ یہ میرے لیے بھی آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ میں دو ٹکڑوں میں بٹ کر رہ گئی ہوں میری مشکلیں مت بڑھاؤ۔۔۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے اور کبھی مت آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسا سمجھنا مجھ سے کبھی ملے ہی نہیں تھے

زار نے اُس کے اس طرح کہنے پر سے نفی میں ہلاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا

کچھ مت کہنا اب۔۔۔ تمہیں میری قسم ہے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن روحی نے اُسے روک دیا اُس کی قسم پر زار کے الفاظ بھول گئے وہ نے یقینی سے اُسے کتنی ہی دیر دیکھتا رہا پھر رخ بدل کر سامنے دیکھنے لگا کسی بے جان مورت کی طرح

زار۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا لیکن زار نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا ہاتھ فوراً ہٹا کے اوپر کر لیا

جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

سرد لہجے میں بنا اُس کی جانب دیکھے بولا

Justgetout۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے زوردار آواز نے روحی کو خوفزدہ کر دیا تھا وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کے سرخ چہرے کو دیکھتی ہوئی پیچھے ہوئی اور ہاتھ منہ پر رکھے روتی ہوئی باہر نکل گئی

زار کیا ہوا بیٹا۔۔۔ روحی سے ملے تم۔۔ کیا کہا اُس نے

وہ دیر رات کو گھر واپس آیا تھا رفعت کب سے بے چین تھیں اُس کے آتے ہی سوالات شروع کے دیے لیکن وہ کھوئے کھوئے انداز میں چلتا ہوا آکر صوفے پر بیٹھ گیا

کیا بات ہوئی اُس سے۔۔۔۔۔

وہ بھی اُس کے پاس بیٹھ کر اُس سے پوچھنے لگی زار اُن کی جانب خالی خالی نظروں سے دیکھا

کیا دیکھ رہے ہو بتاؤ نا کیا کہا اُس نے

اُس نے کہا کہ دوبارہ مجھ سے کبھی نہیں ملنا چاہتی۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دیا اُس نے

میری محبت کا واسطہ دیا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا بھول جاؤ۔۔۔۔۔۔ بس بھول

جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ بھول جاؤ

اُن کی جانب بے تاثر نظروں سے دیکھتا ہوا بولا کسی مشین کی طرح پھر سامنے دیکھنے لگا رفعت کو کچھ اور جاننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی نا یہ پوچھنے کی کے زار کو کیا ہوا ہے

سب ختم کر دیا اُس نے۔۔۔۔۔۔ ہمارے درمیان جو رشتا تھا اُس کا بھی لحاظ نہیں کیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وعدہ کیا تھا مجھ سے کے کبھی ہاتھ نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔۔ پر چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی آنسو کا ایک قطرہ نکل کر اُس کے پیر پر گرا اور رفعت نے اُس کا سر اپنے کندھے سے لگا لیا

دو سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقت کو آگے بڑھنا تھا بڑھتا گیا اور پیچھے چھوڑ گیا بس یادیں اور غم روحی کے لیے خود سے لڑنا مشکل تھا لیکن وہ مجبور تھی زار کو سزا تو دی ہی ساتھ خود بھی سزا کاٹ رہی تھی اُس سے دور ہونے سے زیادہ یہ بات اُسے کھائے جا رہی تھی کے اُس نے زار سے ہر وعدہ توڑ دیا دو سال میں وہ جس قدر بدل چکی تھی عزیز صاحب کے اندر موجود ایک باپ کا دل خود کو ملامت کرتا تھا لیکن انا اُس گلٹ کو ظاہر نہیں ہونے دیتی تھی شاید وہ ہار نہیں ماننا چاہتے تھے لیکن جیت بھی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی

کیا کہہ رہی ہو یار۔۔۔۔ ہم سب جا رہے ہے اگر تم نا ہو نگی تو مزا کیسے آئیگا

عزیز صاحب نے خود اُس کی دوست مشی کو بلوایا تھا تاکہ اُسے لے کے کہیں باہر جائیں اور اُس کا موڈ بدل سکے لیکن وہ راضی نہیں تھی

مشی میرا بلکل دل نہیں چاہ رہا

تمہارا دل سوائے رونے کے اور کچھ چاہتا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔اچھا بتاؤ پچھلی دفعہ گھر سے باہر کب نکلی تھی تم

مشی خفگی سے اُسے دیکھنے لگی اور وہ اُس کے سوال پر بیزاری سے بس آنکھیں گھما گئی

میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔تین مہینے پہلے جب تم بیمار ہو گئی تھی تب تم ہاسپٹل جانے کے لیے گھر سے نکلی تھی وہ بھی انکل کے غصّہ کرنے پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یاد آیا

ہاں تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔باہر نکل کر کروں بھی کیا۔۔۔۔۔ضروری ہے کیا

کم آن روحی۔۔۔گرواپ

مشی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اُسے دیکھنے لگی

تم کب تک پچھلی باتیں یاد کر کے خود کو ہرٹ کرتی رہو گی۔۔۔۔۔۔بریک اپ تو بہت عام چیز ہے ہر کسی کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔اُسی بات کو لے کر زندگی بھر بیٹھ نہیں جایا کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔آگے بڑھو۔۔۔بھولو اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کوئی چند دن کا لوو افیئر نہیں تھا مشی۔۔۔۔۔۔نکاح ہوا تھا ہمارا۔۔۔۔۔۔پیار کرتی ہوں میں اُس سے۔۔۔۔۔۔نہیں بھول سکتی کیوں کے اُسے یاد کرنا اور پیار کرنا ہی میرے بس میں ہے اور وہ میں مرتے دم تک کرتی رہوں گی۔۔۔۔کوئی نہیں روک سکتا مجھے

وہ اس کی بات پر خفگی اور غصے سے بولی

روحی کیا ملے گا اس سے۔۔۔۔کیا سب صحیح ہو جائے گا

مشی نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا وہ رخ دوسری جانب کر گئی جیسے کوئی بات نہیں کرنی

اچھا بابا نہیں کہتی اس بارے میں کچھ لیکن تمہیں میرے ساتھ چلنا ہی ہوگا بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے اُس کا چہرہ اپنی جانب کیا

تم جاؤ یہاں سے مجھے کہیں نہیں جانا

وہ اُسے روٹھے ہوئے انداز میں بولی مشی اُداس ہو کر اُس کے کمرے سے نکل گئی

مشال۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باہر نکلتے دیکھ عزیز صاحب کی آواز پر جاتے جاتے رکی وہ صوفے سے اٹھ کر اُس کے پاس آئے

کیا ہوا بات کی آپ نے روحی سے۔۔۔۔۔۔

بات تو میں نے کی پر وہ کسی بات کو سمجھنے کی حالت میں ہے ہی کہاں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا غصّہ ضبط کرتے ہوئی بولی عزیز صاحب چپ زمین کو دیکھنے لگے

سوری انکل۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات کہنا چاہتی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔۔۔

مشی کے پوچھنے پر اُنہوں نے سے اٹھا کر اثبات میں ہلا دیا

آپ اتنے سیلفش کیسے ہو سکتے ہے۔۔۔۔۔۔ کیا آپ کو روحی کی حالت نظر نہیں آتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یا آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کیسی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے ہمت کر کے اپنا غصّہ ظاہر کر دیا وہ اُسے حیرت سے دیکھتے رہے

میں اُسے بچپن سے جانتی ہوں۔۔۔۔۔۔ میں نے پہلے کبھی اُسے ایسے نہیں دیکھا تھا اور اب مجھے

تکلیف ہوتی ہے اُسے دیکھ کر۔۔۔۔ پھر آپ تو اُس کے پاپا ہے کیا آپکو برا نہیں لگتا۔۔۔۔۔

وہ ڈرتے ہوئے اپنی بات کہہ رہی تھی اور عزیز صاحب نے ہاتھ پیچھے باندھتے ہوئے رخ دوسری جانب کر کیا وہ سچ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے

آپ جا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرد لہجے میں مشی کو مخاطب کر کے کہا

جی انکل میں جا ہی سکتی ہوں اور کر بھی کیا سکتی ہوں اپنی دوست کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن بھلے آپ مجھے کچھ بھی کہہ لیں ایک بات ضرور کہوں گی۔۔۔ کے روحی بہت بد قسمت ہے کے آپ اُس کے پاپا ہے۔۔۔۔۔ سب کچھ ہو کے بھی کچھ نہیں ہے اُس کے پاس۔۔۔۔۔ اور اُس کی موت کی وجہ بھی آپ ہی بنے گے۔۔۔۔۔۔۔ آپ کی ضد مار ڈالے گی اُسے پھر اُس کے کفن پر ہیرے جواہرات جڑوا کر اس دولت کو اُس کے ساتھ دفن کر دینا۔۔۔۔ خدا حافظ

وہ اپنی روانی میں وہ بات کہہ گئی جو عزیز صاحب کو شاید کبھی سننے کی امید نہیں تھی وہ جا چکی تھی لیکن عزیز صاحب اب بھی اُس کی باتوں کو سن رہے تھے اور انسان باتوں کو بھی جو پچھلے کچھ دنوں سے اُن کا دل کر رہا تھا دل اور دماغ کی جو جنگ اُن کے اندر چل رہی تھی وہ نا ہار ماننا چاہتے تھے نا روحی کو اس طرح اُداس دیکھ سکتے تھے بس اپنی انا کے آگے اپنی شرمندگی کو چھپائے رکھنا چاہتے تھے

بتا۔۔۔۔ آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں۔۔۔

زار نے زمین پر گرے شخص کو گلے سے پکڑ کر اٹھایا تھا اور اُسے خطرناک نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا وہ شخص چپ رہا زار نے دوسرے ہاتھ کا مکہ بنا کر پوری قوت سے اُس کے جبڑے پر مارا وہ دوبارہ زمین پر گرا تھا اور زار دوبارہ اُسے اٹھانے کو جھکا

زار۔۔۔۔۔۔۔ ریلکس۔۔۔۔۔

ساتھ کھڑے انسپکٹر نے اُسے روکا

تم جاؤ میں کوشش کرتا ہوں

اُس کی سختی سے کہیں مجرم مر ہی نا جائے اس خیال سے اُسے روکا زار وہاں سے چلا گیا اپنے کیبن میں پہنچا تو رفعت کو وہاں موجود پایا

ہائے۔۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہاتھ پے۔۔۔۔۔۔ خون نکل رہا ہے

اُس کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی وہ آگے بڑھ کے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے دیکھنے لگیں

کچھ نہیں ہوا چھوڑیئے

اُس نے بیزاری سے ہاتھ نکالا

آپ یہاں کیوں آئی ہے امی۔۔۔۔۔

تم نے ناشتا بھی نہیں کیا ٹفن لے کر آئی ہوں

اچھا اب جائیے آپ میں کھا لوں گا

وہ مصروف سے انداز میں ہاتھ ٹشو سے صاف کرتے ہوئے بولا

ہر گز نہیں۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے تم نہیں کھاؤ گے۔۔۔کام کے چکر میں بھول جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے سامنے کھاؤ تب تک نہیں جانے والی میں۔۔۔۔۔

وہ آرام سے آکر کرسی پر بیٹھ گئیں

افف۔۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر سامنے بیٹھ گیا جانتا تھا ویسے نہیں جانے والی ہیں اس لیے انکی بات ماننے میں ہی بھلائی تھی

زار۔۔۔۔وہ باہر لڑکی کون ہے

اُس نے ٹفن کھول کر پہلا اسپون منہ میں رکھا تھا تب وہ اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں کون لڑکی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے دوسرا بائٹ لیا

وہی جو باہر بیٹھی ہے عارف کے پاس

عارف وہیں کا ایک افسر جس سے ان کی کافی پہچان ہو چکی تھی

بہن ہے اُسکی۔۔۔۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے جواب دیا

اچھا۔۔۔۔۔یہ تو بہت خوشی کی بات ہے

رفعت مسکراتے ہوئے بولی

اس میں خوشی کی بات کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیسی لگی وہ۔۔۔۔۔

رفعت نے اُس کے طرف ہوتے ہوئے پوچھا وہ منہ تک لے جاتا اسپون روک کر اُنھیں دیکھنے لگا

اب سمجھ اچکا تھا کے موضوع کیا ہے

مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔

مصنوعی حیرت سے گھورتے ہوئے پوچھا

مطلب بہت خوبصورت ہے نا۔۔۔۔۔۔

رفعت نے مسکراتے ہوئے کہا وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر اُن کی طرف آیا اور ہاتھ پکڑ کے اُنھیں کرسی سے اٹھایا

اٹھیے فوراً سے۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا

وہ ہڑبڑا کر اُسے دیکھنے لگیں

کچھ نہیں ہوا آپ یہاں سے نکل جائیں بس

وہ اُن کا ہاتھ پکڑے باہر لے آیا

میری امی کو گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔۔اور دروازے تک چھوڑ کر آنا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔پانچ منٹ وہیں رکنا جب تک تسلی نہیں ہو جاتی کے چلی گئیں ہے واپس مت آنا سمجھے

باہر نکل کر ایک سپاہی کو مخاطب کر کے کہا رفعت نے اُسے غصے سے دیکھا

پرزار میری بات تو سنو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ایک بار دیکھو تو صحیح کتنی پیاری لڑکی ہے

وہ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے اُس کی جانب بڑھی اور دور سے ہی لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولیں وہ تیوری چڑھا کے اُنھیں دیکھنے لگا

آپ جا رہی ہے یا میں نکل جاؤں یہاں سے

ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا

جا رہی ہوں۔۔۔۔۔بتاؤ کونسا بیٹا اپنی ماں کو اس طرح دھکّے دے کر نکالتا ہے بھلا

وہ بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئی اور زارا دوبارہ اپنے کیبن میں آگیا آجکل اُس کی امی کو نیا شوق چڑھا تھا اُسے خوبصورت لڑکیاں دکھانے کا اُس نے سے جھٹکتے ہوئے اسپون اٹھایا لیکن ہاتھ درمیان میں ہی رک گیا اچانک کچھ یاد آگیا تھا جس نے اُس کے چہرے اور آنکھوں کا رنگ بدل دیا اُس نے اسپون واپس رکھ دیا

Nextshamtaktrykrtihun

وہ نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے بیگ کرسی پر رکھا اور خود بھی وہیں بیٹھ گئی باقی پانچوں جو اُسے امید سے دیکھ رہے تھے سب مایوس ہو گئے

تم نے بات کی اس سے۔۔۔۔۔۔یار کسی بھی طرح اُسے راضی کرنا تھا نا

نہا نے مایوسی سے کہا

میں نے بہت سمجھایا اُسے بہت منانے کی کوشش کی لیکن وہ ماننے کو تیار ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

اگر ہم سب مل کر اُسے منائے تو

نینا نے اپنی طرف سے آئیڈیا دیا

کوئی فائدہ نہیں وہ نہیں مانے گی آجکل تو ڈھنگ سے بات بھی نہیں کرتی اپنی ہی دنیا میں کھوئی رہتی ہے بس

زیمل نے ہاتھ چہرے پر رکھتے ہوئے کہا

سچ یار بہت برا لگتا ہے اس کی حالت دیکھ کر اور انکل پر غصّہ بھی آتا ہے۔۔ کوئی اتنا بھی روڈ کیسے ہو سکتا ہے

مشی ان تینو سے لاتعلق بیٹھی تھی

ہاں نا اپنی ہی بیٹی کی لائف میں ویلن بن کر بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔۔ کیا کرے اب

نینا نے بھی نہا کی تاید کی

کیا سوچ رہی ہو۔۔

زمل نے۔ مشی کو مخطب کیا تو اس نے باری باری ان تینوں کو دیکھا

مجھے لگتا ہے شاید انکل کو بھی اب روحی کی حالت دیکھ کر برا لگتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ظاہر نہیں ہونے دیتے پر شاید اُنہیں اپنے فیصلے پر تھوڑا بہت افسوس ضرور ہے

اس نے اپنے دماغ میں چلنے والی بات ان تینوں کے سامنے رکھی

یار یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔ تھوڑا بہت۔۔۔۔۔۔ صاف صاف بتاؤ نا کیا کہنا چاہتی ہو

نینا نے جھنجھلا کر کہا

میرا مطلب میں شیور نہیں ہوں۔۔۔۔لیکن مجھے لگتا ہے انکل بدل گئے ہے۔۔۔پتہ ہے آج میں نے اُن سے اتنا کچھ کہہ دیا روحی کو لے کر۔۔۔۔۔۔سیلفش۔۔۔۔خود غرض۔۔۔۔۔۔بہت برا بھلا کہہ دیا لیکن انہوں نے مجھے ایک لفظ بھی نہیں بولا

وہ انہیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے بولی

دو سال ہو گئے اب تک روحی زار کو نہیں بھولی اُن کی ہر امید ختم ہو گئی اس نے زار سے نکاح تک نہیں ختم کرنے دیا اُنہیں۔۔۔۔۔۔شاید وہ سمجھ گئے ہو کے انہوں نے غلطی کی

اس کی بات پر نینا نے کہا

ہاں بلکل۔۔اور پھر روحی کی اُداسی۔۔۔۔۔۔۔اس کا خود کو اکیلے اکیلے میں رہ کر اذیت دینا۔۔۔۔دن بدن زندگی سے دور ہوتی جانا شاید یہ سب دیکھ کر اُن کا دل پگھل گیا ہو

زیمل نے بھی ان دونو کی بات پر گور کرتے ہوئے کہا

لیکن اگر ایسا ہوتا تو وہ زار کو واپس نہیں بلوا لیتے

نیہا نے سوچتے ہوئے کہا

ہو سکتا ہے اُن کا ایگو بیچ میں آرہا ہو۔۔۔۔یہ بھی ہو سکتا ہے کے وہ زار کے آگے جھکنا نہیں چاہتے۔۔۔۔۔کیوں کے اپنی بات سے پیچھے ہٹ کر خود زار کو واپس روحی سے ملوانا مطلب ہار قبول کرنا جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہے گے

مشی نے سوچتے ہوئے کہا

لیکن اگر زار اور روحی خود ہی مل جائے تو۔۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ اب وہ اُنہیں الگ کرنے کی کوشش کرینگے۔۔۔۔۔کیوں نا ہم زار اور روحی کو ملوادیں ایک بار

زیمل نے مسکراتے ہوئے تینوں کو دیکھا

روحی کبھی نہیں مانے گی۔۔۔۔۔۔۔وہ الریڈی گلٹی ہے کے زار کو چھوڑ دیا اس نے۔۔۔۔۔اور ہم لوگ بھی شیور نہیں ہے۔۔۔اپنی جانب سے اندازے لگا رہے ہیں بس تو اُسے کیا کہہ کر ملوائے گے زار سے

مشی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور اس کی بات سے نینا اور نیہا دونو متفق تھی جانتی تھی واقعی۔

روحی نہیں مانے گی

میں کونسا پراپر میٹنگ کروانے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ایکسیڈینٹلی ملوا دیتے ہیں اچانک ایک دوسرے کے سامنے آجائے گے اور پھر سب ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔

زیمل نے۔ان کے۔مایوس چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا تینوں نے ایک دوسرے کو سنجدگی سے دیکھا۔پھر زیمل کو

Youaregreat

تینوں۔ایک آواز۔میں بولیں تھی اور زمل کھل کر ہنس دی

آپ نے منالی جانے سے منع کیوں کر دیا

ناشتے کی ٹیبل پر وہ اُن کے ساتھ والی۔کرسی پر بیٹھے تھی عزیز صاحب نے بنا دیکھے کہا

بس یونہی پاپا۔۔۔۔۔۔ بہت لمبا سفر ہے۔۔۔ اور ٹھنڈ بھی تو کتنی بڑھ گئی ہے اس لیے دل نہیں کر رہا
اس نے اپنی طرح سے بہانے بنائے
ایک وقت میں آپ کو گھر میں قید ہو کر رہنا بلکل پسند نہیں تھا۔۔۔ آپ ہم سے ناراض رہتی تھی کے
ہم آپ کو کہیں جانے نہیں دیتے۔۔۔ اور اب آپ گھر سے باہر ہی نہیں نکلنا چاہتی
ایسی کوئی بات نہیں پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ سر جھکائے بولی
تو پھر آپ کو ضرور جانا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیں کل ایک ضروری کانفرس کے لیے ملک سے
باہر جانا ہے ہفتہ بھر ہم وہیں رکے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ گھر میں اکیلی رہ کر کیا کریں گی
۔۔۔۔۔۔ منالی بہت ہی خوبصورت جگہ ہے آپ کا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔۔۔۔۔
ہم مشال سے کہہ دیتے ہے آپ ٹکٹ بک کر دیں۔۔۔۔۔ آپ پیکنگ کر لیجئے
انہوں نے فیصلہ کرنے والے انداز میں کہا
جی پاپا۔۔۔۔۔
وہ بس اتنا ہی کہہ سکی اس نے بس ایک دفعہ ہی اُن کے فیصلے سے انکار کیا تھا اور اب تو کسی بات سے
فرق ہے نہیں پڑتا تھا

لو ناولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن تم نے تو کہا تھا ہم لوگ منالی جا رہے ہیں

وہ لوگ اپنے سفر پر روانہ تھے مشی نے کسی طرح معلوم کروایا تھا کے زار کا ٹرانسفر پونے میں کہیں ہوا ہے تو انہوں نے منالی جانے کا پروگرام کینسل کر کے لوناولہ جانے کا طے کیا تھا پونے میں لوناولا سے زیادہ خوبصورت جگہ تو شاید ہی کوئی ہوگی

ہاں لیکن پھر پلان چینج کر دیا

اس کی بات پر ایک پل کو وہ گڑبڑائی

۔۔۔ منالی بہت دور ہے نہ اور ہم چاروں لڑکیاں کہاں اتنی دور بھٹکتی پھرے گی۔۔۔۔ لوناولا بھی کتنا خوبصورت ہے اور زیادہ دور بھی نہیں ہے اسلئے ہم نے پلان چینج کر دیا

زمل نے جلدی سے بات مکمل کے اس کے پہلے کے روحی کو شک ہو جائے

عجیب ہو تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلے منالی جانے کے اتنے ساری ڈیفینیشن دے رہے تھے اور اب لوناولہ۔۔۔۔ خیر جو بھی ہو ہم صرف چار دن ہی رہے گی وہاں او کے

روحی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا

وہاں جانے کے بعد سوچے گے

نینا خود میں بڑبڑاتی بولی روحی نے اُسے حیرت سے دیکھا

اچھا ٹھیک ہے جب تم کہو گی تب واپس آجائے گے لیکن ابھی تو انجوائے کرو نا یار

نینا نے اس کے دیکھنے پر کہا

انہوں نے پہلے ہی ایک گیسٹ ہاؤس بک کر رکھا تھا جو بہت ہی خوبصورت اور پر سکون جگہ پر تھا وہاں آتے ہے سردی کافی بڑھ گئی تھی وہاں کا منظر کچھ ویسا ہی تھا جیسا اوٹی کا تھا اس کی بہت ساری یادیں تازہ ہو گئی تھی

اس رات وہیں آرام کرنے کے بعد صبح صبح ہی وہ چاروں روحی کو جگا کر اپنے ساتھ لے آئی تھی وہ لوگ لونولا سے بہت دور اس شہر میں آئے تھے جہاں اُنہیں زار سے ملنا تھا اور ایک واٹر پارک میں آکر آگے کے بارے میں پلان بنا رہے تھے

یہاں تک تو لے آئے ہم لیکن پولیس اسٹیشن کیا کہہ کر لے جائے گے اُسے۔۔۔۔۔۔

روحی کے واشروم جانے کا فائدہ اٹھا کر چاروں آگ کے بارے میں سوچ رہی تھی

کوئی سالڈ بہانہ بنانا پڑیگا

زمل نے نیہا کی بات پر سوچتے ہوئے کہا لیکن روحی کو آتے دیکھ چپ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں

کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔

روحی اُن چاروں کے چہرے دیکھتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں روحی ہم تو بس یونہی باتیں کر رہے تھے

نینا نے جلدی سے بات بنائی

کوئی مجھے بتائے گا کے ہم لوگ یہاں کیوں آئے ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ پارک بہت فیمس ہے میں نے بہت سنا ہے اس کے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں اچھا نہیں لگا

نینا نے ہے جواب دیا

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم۔لوگ لوناولہ گھومنے کے لیے آئے تھے لیکن وہاں کی اچھی اچھی جگہ دیکھنے کی بجائے ہم لوگ ساٹھ کلومیٹر دوریہ واٹر پارک دیکھنے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

روحی اُن کی حرکتوں پر تو حیران تھی ہی ساتھ صبح صبح اس سنسان جگہ آنے سے بھی پریشان تھی ٹھنڈک سے اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا

دراصل میری ایک فیس بک فرینڈ یہیں رہتی ہے میں اُس سے ملنا چاہتی تھی لیکن اب وہ مل ہی نہیں رہیں نا فون اٹھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہے کسی نے اُسے کڑنپ کر لیا ہے۔۔۔۔۔۔چلو ہم پولیس سٹیشن جا کر رپورٹ لکھوا دیتے ہیں

زمل بہانا بنانے اور اُسے کسی طرف پولیس اسٹیشن تک لے جانے کے ارادے میں کچھ کا کچھ بولتی گئی

روحی اُسے حیرت سے دیکھنے لگی اور باقی نینا نے اُسے کہنی ماری

کیا بول رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔میں بتاتی ہوں روحی دراصل یہ کس اور وجہ سے پولیس سٹیشن جانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔تھوڑی دیر پہلے نا ایک لڑکے نے اُس کے ساتھ بہت بد تمیزی سے بات کی۔۔۔۔یہ اُس پر بہت غصّہ ہے اور جب سے رٹ لگا رکھی ہے کے اُس کے خلاف شکایت لکھوانی ہے

نینا نے آگے آکر ایک مضبوط بہانا بنایا

کونسا لڑکا۔۔۔۔۔۔۔کب ہوا یہ

روحی حیرت سے دونوں کو دیکھتی بولی

ابھی کچھ دیر پہلے جب تم واشروم گئیں تھی

نینا نے فوراً جواب دیا روحی کو سمجھ نہیں آیا صرف پانچ منٹ میں ایسا کیا ہوگیا

۔ہاں روحی چلو نا ہم اُس کے خلاف پولیس کمپلینٹ کرتے ہیں

زمل نے بھی اس کی بات دہرائی

لیکن یہاں تو کوئی لڑکا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔وہ تو چلا بھی گیا ہوگا۔۔۔۔چھوڑو نا۔۔۔۔۔جانے دو۔۔۔

روحی نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی

میں جانتی تھی کوئی میرا ساتھ نہیں دیگا۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے نہیں کرتی رپورٹ۔۔۔۔۔۔کیا فرق پڑتا ہے بھلے وہ آئندہ کسی اور کے ساتھ یہی کریگا ہمیشہ کرتا رہیگا لیکن ہمیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زمل خفا ہوکر ہاتھ باندھے مصنوعی رونا رو رہی تھی

اچھا بابا۔۔۔۔۔۔چلو جیسا تم چاہو کرو۔۔۔۔لیکن برا تو مت مانو نا۔۔۔۔چلو لکھواتے ہے کمپلینٹ

روحی اس کے ناراض ہونے پر بولی اور زمل خوشی سے مشی نینا اور نیہا کو دیکھنے لگی

ہم نے کہا نا ہمیں آپ کے پاس نہیں لکھوانی کمپلنٹ پلیز آپ اپنے سینیئر کو بلائے

وہ لوگ کافی دیر سے وہاں بیٹھے تھے زار وہاں نہیں تھا اور زمل نے رٹ لگا رکھی تھی کے اُسے انسپکٹر کے پاس کمپلینٹ نہیں لکھوانی۔۔۔۔۔۔۔انسپکٹر کے ساتھ روحی بھی زچ ہو چکی تھی نینا بھی اس کیا پورا ساتھ دیتے ہوئے دھرنے پر بیٹھی تھی اُنہیں بس زار کو سامنے لانا تھا

کیا مسئلہ ہے نینا کیوں بحث کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے بیزاری سے کہا

روحی مجھے ان لوگوں پر یقین نہیں ہوتا یہ کبھی ایمانداری سے ہمارے مسئلے حل نہیں کرتے مجھے اسی لیے ان کے سینیئر سے بات کرنی ہے تاکہ یہ لوگ بس کمپلنٹ لکھ کر بھول نہ جائے

زمل نے صفائی دی اور روحی سر پر ہاتھ رکھے کرسی پر۔ بیٹھ گئی

دیکھیے میں ہی یہاں کا سینیئر ہوں۔۔۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں ہم آپ کو شکایت کا موقع نہیں دینگے انسپکٹر اُسے سمجھاتے ہوئے بولا

آپ سمجھتے کیوں نہیں۔۔۔۔ مجھے نہیں بتانا آپ کو

زمل رونی صورت بنائے بولی وہ مزید کچھ کہتا اس کے پہلے کسی کی آواز آئی

عارف۔۔۔ مجھے کل کے کیس کی فائل تیار کر کے دو فوراً

آواز زار کی تھی جو روحی نے بھی سنی اس کا دل ایک پل کو دھڑکنا بھول گیا سب نے زار کی جانب دیکھا سوائے روحی کے وہ تھوڑے فاصلے پر بنے کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا اور دیوار سے لگی ریگ میں رکھی فائلوں کو نکال کر دیکھ رہا تھا

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے دور سے ہی اس کی بات کا جواب دیا مشی نے روحی کی طرف دیکھا جو بہت ہمت جمع کر کے سر اٹھائے اس کی جانب دیکھ رہی رہی زار کی اُن کی جانب پشت تھی اور وہ صرف اس کا چہرہ تھوڑا سا ہی دیکھ سکتی تھی اس کی آنکھیں میں خوف تھا زار کا سامنا کرنے کا وہ جلدی سے اٹھ کر پیچھے

چلتی ہوئی دروازے کی جانب بھاگ گئی اس سے پہلے کے وہ اُسے دیکھ لے مشی نے اُسے باہر نکلتے دیکھا تو خود بھی اس کے پیچھے نکلی لیکن اس کے پہلے وہ ٹیکسی لے کے جا چکی تھی نینا زمل نیہا بھی باہر آئی

مجھے لگتا ہے ہمیں اس کے پیچھے جانا چاہیے۔۔۔۔۔

انہوں نے زار سے بات کرنے اور روحی سے ملوانے کا ہار پلان رد کرتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھے اس کے پیچھے چل دی

روحی تم وہاں سے چلی کیوں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ کیا کر رہی ہو

وہ واپس گیسٹ ہاؤس پہنچی تھی جہاں وہ لوگ ٹھہرے ہوئے تھے راستہ بھر رونے سے اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا آتے ہے اس نے اپنے بیگ میں کپڑے رکھنے شروع کر دیے تھے مشی کی بات پر وہ غصے سے چاروں کی طرف بڑھی

کیا چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔سچ سچ بتاؤ کیا کر رہی ہو تم لوگ

ہم تمہیں اور زار کو ایک بار ملوانا چاہتے تھے بس

نینا نے آگے آکر اس کے شولڈر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

ہمیں ہمیشہ تمہیں اُداس دیکھ کے اچھا نہیں لگ رہا تھا بس ایک کوشش کرنا چاہتے تھے تمہاری اُداسی دور کرنے کی

زمل نے بھی اس کی خاموشی پر اپنی بات کہتے اس کا ہاتھ پکڑا

اور تم لوگو کو لگا کے ایسا کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا اگر اتنا آسان ہوتا تو کیا میں خود یہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔ تم لوگ سب جانتی ہو جانتی ہو کے میرا اور اسکا ملنا ممکن نہیں پھر بھی اُسے میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیا کیوں۔۔۔۔۔ میرے زخموں کو مزید گہرا کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تاکہ اگر وقت گزرنے کے ساتھ میری تکلیف کم ہو گئی ہو تو وہ اور بڑھ جائے

وہ خفگی سے اُنہیں دیکھتی بولی

نہیں روحی۔۔۔۔۔

مشی اس کی طرف بڑھی تو وہ دو قدم پیچھے ہوئی

پلیز مشی۔۔۔۔۔۔ کچھ مت بولو۔۔۔۔۔۔ میں بس یہاں سے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

روحی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز ہمیں غلط مت سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے صرف تمہیں اور زار کو ملوانے کے لیے یہ سب کیا۔۔۔۔۔۔ اتنا وقت گزر چکا ہے ہمیں لگتا ہے اب انکل کا دل بدل چکا ہے۔۔۔۔ وہ تم دونوں کو الگ نہیں کریں گے اب۔۔۔۔۔۔ بلکہ تمہاری خوشی کے لیے مان جائے ہے

اور اگر ایسا نہیں ہوا تو۔۔۔۔۔۔ صرف ایک امید کی بنا پر تم مجھ سے ایک اور گناہ کروانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ مان لو تمہاری بات پر عمل کر کے میں زار سے دوبارہ مل۔ لوں اس سے معافی مانگ لوں اور وہ مجھے معاف بھی کر دے۔۔۔ لیکن اگر پاپا نہیں مانے تو۔۔۔۔۔۔ کیا میں زار سے معافی مانگنے کے بھی قابل رہوں گی۔۔۔۔۔ کیا نظریں ملا سکوں گی کبھی خود سے اُسے دوسری دفع دھوکہ دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر روحی فوراً بولی تھی اس کی آنکھ سے آنسو ایک کے بعد ایک گر رہے تھے وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی

ایک بار کا بوجھ ہی نہیں اٹھایا جا رہا مجھ سے مشی۔۔۔۔اور تم ایک اور گناہ کی جانب لے جا رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلے بھی اس نے خود کو مجھ سے دور رکھا تھا۔۔۔شاید وہ جانتا تھا کے اس کے حصے میں یہ دکھ آسکتا ہے اسلیئے اپنی محبت سے سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا میں نے مجبور کیا اُسے۔۔۔۔زبردستی کی اس کے ساتھ کے اپنے پیار کو۔ظاہر کرے۔۔۔۔۔۔۔۔اس پل سے ہی اس کی زندگی میں مشکلیں آتی رہیں اور وہ اُن کا سامنا کرتا رہا۔۔۔۔میرے لیے صرف میرے لیے سب سے لڑتا رہا کیا کیا نہیں کیا اس نے۔۔۔۔۔۔۔اور میں نے ایک دن چھوڑ دیا اُسے

۔۔۔۔۔اُسے اتنی شدید محبت کرنے کی سزا دی میں نے۔۔۔۔۔۔ایک اور بار میں یہ نہیں کر سکتی مشی۔۔۔۔۔۔۔۔ایک اور بار اپنی مرضی سے اس کی زندگی میں دخل دے کے پھر مجبوری کے تحت اُسی محبت کا سہارا لے کر ہمیشہ کے لیے دور ہو جانے کی قسم نہیں دے سکتی اُسے۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے سر جھکائے بولی مشی آکر اس کے پاس بیٹھتی ہوئی اس کے گلے لگ گئی سوری روحی۔۔۔۔۔۔معاف کر دو ہمیں پلیز

معافی مت مانگو۔۔۔میں بہت خوش قسمت ہوں کے۔اللہ نے مجھے اتنے اچھے دوست دیے ہے۔۔۔۔۔۔تم لوگوں نے تو میری ہی خوشی کے لیے یہ سب کیا۔۔۔۔۔لیکن میری خوشیاں مجھ روٹھ چکی ہے شاید میری سزا یہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی اور باقی تینوں کی جانب بھی دیکھا

تم مت جاؤ روحی ہم وعدہ کرتے ہے۔۔۔۔۔ ہم اب کچھ نہیں کرینگے

زمل بھی آکر اس کی دوسری طرف بیٹھ گئی اور اُسے یقین دلاتے ہوئے بولی

نہیں زمل میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔۔ کیوں کے میں نہیں چاہتی غلطی سے بھی میرا اس سے سامنا ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے یہاں سے جانا ہوگا

ایسا نہیں ہوگا روحی۔۔۔۔۔ وہ یہاں سے بہت دور ہے۔۔۔۔۔ تمہارا سامنا نہیں ہوگا اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز اب جب آگئی ہو تو کچھ وقت اپنی دوستوں کو دے دو۔۔۔۔۔ ہمارے لیے رک جاؤ نا پلیز

نینا نے اس سے رکویسٹ کرتے ہوئے کہا وہ مزید انکار نہیکر سکتی تھی خاموش بیٹھی رہائی اپنی دوستوں کا دل دکھانے کا دل نہیں کر رہا تھا

ٹھیک ہے لیکن پہلے مجھے کچھ اچھا سا کھلاؤ بہت بھوک لگ رہی ہے

اس نے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے نارمل سے انداز میں کہا اور سب خوشی سے اس کے گلے لگ گئیں

کیا۔۔۔۔

فون پر شیرا کے فرار ہونے کی خبر سن کر وہ اپنی کرسی سے اٹھا اُسے شدید جھٹکا لگا کیوں کے شیرا کو اُس نے اپنی ذمے داری پر خاص نگرانی میں رکھا تھا

کیسے بھاگ گیا وہ۔۔۔۔۔ اور تم لوگ کیا جھک مار رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے زور سے کہنے کے ساتھ ہی ٹیبل پر ہاتھ مارا دوسری جانب سے کوئی صفائی دے رہا تھا

سب سمجھ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔ کے اتنی سخت پابندی میں رکھنے کے بعد بھی وہ کیسے بھاگ گیا۔۔۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔۔۔ ایک ایک کی انویسٹیگیشن کروں گا جس نے بھی یہ کیا وہ بچے گا نہیں مجھ سے

بارہ گھنٹے کا وقت دے رہا ہوں ڈھونڈھو اُسے۔۔۔۔۔۔ ورنہ تم سب کی خیر نہیں

اُس نے غصے سے دھمکی دیتے ہوئے فون بند کر دیا اُسے یقین تھا اُس کام میں کوئی اندر کے ہی شخص نے اُس کی مدد کی ہے لیکن اس وقت اُس کا شیرا کو ڈھونڈھنا زیادہ ضروری تھا اُس سے پہلے کے وہ دیش سے باہر جاتا

۔۔۔۔۔۔ تمہارے اس ملک سے باہر نکلنے کا سارا انتظام کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی ایک ویرانے میں رکی تھی اور شیرا کے ساتھ موجود اُس کا ساتھی اُس سے سرگوشی میں بات کر رہا تھا اُسے باہر نکلنے میں مدد کرنے والا

نہیں میں یہاں سے نہیں جاؤنگا جب تک اُس اے سی پی کو ختم نہیں کر دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔ اس ملک سے باہر نہیں جا سکتا میں

شیرا نے اُس کی بات کاٹ کر کہا

پاگل مت بنو شیرا پولیس تمہیں ہر جگہ ڈھونڈھ رہی ہے۔۔۔۔ اپنا بدلہ تم بعد میں بھی لے سکتے ہو۔۔۔ ابھی اپنی جان بچانے کی سوچو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس شخص نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

میری جان سے زیادہ اُس آدمی کی موت معنی رکھتی ہے میرے لیے دو سال سے میں ایک پل بھی سکون کی نیند نہیں سو پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تو سکون اُس کے خون سے نہا کر ہی ملے گا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم جا کر اُس تک یہ خبر پہنچاؤ کے میں کہاں چھپا ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے مجھے ڈھونڈنے کے لیے وہ جہنم تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔۔

شیرا نے دانت پیستے ہوئے آخری بات مکمل کی اُسے اپنی آزادی سے زیادہ اب اپنا بدلہ لینا تھا

ایک بار پھر سے سوچ لو۔۔۔۔۔خطرے کو دعوت دے رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔اتنی مشکل سے آزادی ملی ہے کہیں دوبارہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔۔۔۔اور اپنے آدمیوں کو تیار رکھنا۔۔۔۔۔۔۔اُس کی موت اتنی دردناک ہونی چاہیے کے اُس کی چیخ سن کر زمین بھی کانپ جائے

شیرا نے اُسے ٹوکتے ہوئے کہا اُس شخص نے فون اٹھا کے کان سے لگا لیا

کہا تھا میں نے تیری موت میرے ہاتھوں ہی ہوگی۔۔۔۔۔میرے بھائی کو میری آنکھوں کے سامنے مار دیا تو نے۔۔۔۔۔۔۔اب تو شیرا کا انتقام دیکھے گا اے سی پی

شیرا سامنے دیکھتے ہوئے زار سے مخاطب تھا اُسے زار کو مارنے کا ویسا ہی جنون تھا جیسا زار کی آنکھوں میں اُس کے بھائی کی جان لیتے وقت تھا

روحی چلو نا ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم اکیلی یہاں رہ کر کیا کرو گی

نینا نے ایک اور بار کوشش کی اُسے منانے کی شام ہو گئی تھی اور اُن لوگو نے باہر جانے کی تیاری کی تھی چاروں جانے سے پہلے ایک دفعہ پھر اُس کے پاس آئیں تھیں

نہیں نینا میرا دل نہیں کر رہا تم لوگ جاؤ انجوائے کرو

وہ مسکراتے ہوئے بولی

مجھ پتہ ہے تم اس ڈر سے نہیں آ رہی ہو نہ کے کہیں زار وہاں نا مل جائے۔۔۔۔۔یار نہیں ہو گا ایسا وہ نہیں آئیگا ہم بہت دور ہے اُس کے ایریا سے

ایسی بات نہیں ہے نیہا۔۔۔۔بس میں کچھ دیر اکیلی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہم تمہیں فورس نہیں کرینگے۔۔۔ٹیک کیئر

نیہا نے ہار مانتے ہوئے کہا

کچھ بھی ضرورت ہو تو کال کر لینا ہم تھوڑی دیر میں واپس آجائے گے

مشی نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا اُس نے سر اثبات میں ہلا دیا اُن کے باہر جاتے ہیں اُس نے اپنا فون پیر کے نیچے سے نکال لیا جس کے شروع ہوتے ہی زار کی تصویر جگمگا رہی تھی اُس وقت کی جب اُن کا نکاح ہوا تھا

ایک پرانی سے کھنڈر نما عمارت تھی جہاں اس وقت وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا

ہو سکتا ہے وہ اندر ہو۔۔۔۔۔۔۔تم لوگ ہوشیار رہنا۔۔۔۔۔سنبھل کے۔۔۔۔۔

اُس نے سب کو تاکید کی اور اندر جانے کہا اشارہ کیا وہ لوگ الگ الگ راستوں سے اندر کی جانب بڑھنے لگے زار نے اپنی گن نکال کر لوڈ کی اور اندر کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کے اندھیرے میں ایک سائے کو بھاگتا دیکھ اُس کے قدم رک گئے

اے۔۔۔رکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندر جانے کی بجائے اُس کے پیچھے بھاگا وہ شخص اُس سے کافی دوری پر تھا اس لیے زار کے لیے اندازہ لگانا مشکل تھا کے وہ شیرا ہے یا کوئی اور وہ اُس کا پیچھا کرتے ہوئے کافی دور تک بھاگتا رہا سامنے والے کی رفتار بھی کافی تیز تھی لیکن جب اُس کی رفتار کم ہوئی اور دونوں کے درمیان کا فاصلہ کم ہوا زار نے رک کر اُسے بندوق کے نشانے پر لیا

رک جاؤ ورنہ گولی چلا دونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شخص اچانک رک گیا زار بندوق اُس کی طرف کیا اُس کے قریب بڑھتا رہا وہ شخص پیچھے مڑا لیکن وہ شیرا نہیں تھا زار اُسے پہچاننے کی کوشش کرتا اس کے پہلے آس پاس سے نکل کر شیرا کے سارے ساتھیوں نے اُسے گھیر لیا اور آخر میں شیرا بھی باہر نکل کر اُس کے سامنے آیا

آئیے آئیے۔۔۔اے سی پی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت دعائیں مانگی آپ سے ملاقات کے لیے۔۔۔۔آخر آج آپ کے دیدار ہو ہی گئے

شیرا کمینگی سے مسکراتے ہوئے بولا زار کی سانسیں اب تک تیز چل رہی تھی اُس نے بندوق والا ہاتھ نیچے کیا اور اطمینان سے اُسے دیکھنے لگا

اپنی شامت سے اتنی محبت۔۔۔۔۔ مرنے کی بہت جلدی ہے تجھے شاید۔۔۔۔ ہاں بھائی کی یاد آرہی ہوگی۔۔۔۔۔ کہے تو پہنچا دوں اُس کے پاس

زار نے اُسی کے انداز میں کہا شیرا کی مسکراہٹ غصے میں بدل گئی

میں نہیں تو جائے گا وہاں۔۔۔۔۔۔۔ یاد ہے نہ تیری موت کی لکیر میرے ہاتھ میں ہے تیار ہو جا مرنے کے لیے

۔ شیرا نے اپنی بندوق نکال کر اُس کے سر کے نشانے پر رکھ دی زار نے بھی اگلے ہی لمحے اپنا ہاتھ اٹھا کر گن اُس کی طرف کر دی

یوں سمجھ تیار ہوں۔۔۔۔ مگر اس زمین سے ایک گندے وجود کو ختم کر کے ہی جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اپنی پرواہ نہیں پر تو بھی نہیں بچے گا۔۔۔۔ اور تجھے مارے بنا میں نہیں مرونگا

زار نے شعلہ بار نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا کے اگر اُس نے شیرا پر گولی چلائی تو اُس کے ساتھی اگلے ہی لمحے حملہ کر دینگے لیکن وہ اس انجام کی بجائے یہ سوچ رہا تھا کے اُسے کسی بھی صورت بس شیرا کی جان لینی ہے اُسے نہیں چھوڑنا کسی بھی صورت۔۔۔۔ اُس کے گولی چلانے کے پہلے ہی کسی نے پیچھے سے اُس پر حملہ کر دیا تھا اور وہ اس اچانک وار پر زمین پے منہ کے بل گرا تھا اور گن چھوٹ کر دور جا گری تھی

شیرا زور زور سے ہنسنے لگا تھا۔۔۔۔۔ زار کے اٹھتے ہی اُس کے آدمی بنا اُسے موقع دیے اُس پر وار کرنے لگے تھے وہ خود کو بچانے کی کوشش کرتا رہا اُن سے لڑتا رہا لیکن اُس کے لیے اتنے لوگوں سے سامنا کرنا وہ بھی بنا کسی ہتھیار کے بہت مشکل تھا اپنی ہمت قائم رکھے اُس نے ایک کے بعد

ایک کئیوں کو مات دے کر زمین پر گرا دیا تھا کے وہ دوبارہ اٹھنے بھی نا پائے اُنھیں میں سے کسی کی زمین پر پڑی لوہے کی راڈ اٹھا کر اُس نے اپنی طرف بڑھنے والوں کو پوری طاقت سے مارنا شروع کیا تھا اُسے اپنے لوگو پر بھاری پڑتا دیکھ شیرا کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی کچھ آدمی تو بلکل بے جان ہو کر زمین پر پڑے تھے اور کچھ اب بھی اُس سے مقابلہ کر رہے تھے اور شاید وہ اُنھیں بھی اسی حال میں پہنچا دیتا اگر اچانک ایک شخص اُس کے اوپر چاقو سے وار نا کرتا چاقو آدھا اُس کے پیٹ میں جا چکا تھا زار کے ہاتھ سے راڈ چھوٹ کر زمین پر گری تھی اور اُس کی آسمانی رنگ کی شرٹ سرخ ہونا شروع ہوئی تھی اُس کے چہرے پر درد سے زیادہ غصے کے آثار تھے۔۔۔۔۔اور شیرا کی مسکراہٹ لوٹ آئی تھی اُسے تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔اُس شخص نے چاقو نکال کر دوبارہ وہی عمل دوہرایا تھا لیکن اب کی دفعہ دوسری جگہ۔۔۔۔۔۔۔شیرا نے اُسے گرنے سے پہلے روک دیا تھا اُس کی کالر پکڑ کر۔۔۔۔۔تجھے کیا لگا اتنی آسانی مار دونگا تجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہی تڑپ تو دیکھنا چاہتا تھا

تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نفرت سے بولا تھا زار نے اچانک پوری طاقت سے پیر اٹھا کر اُس کے پیروں کے درمیان مارا تھا وہ چیخ کر دو قدم پیچھے ہو کر تیلملاتے ہوئے زمین پر گرا تھا اور سارے آدمی گھبرا کر اُس کی طرف بڑھے تھے زار لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے پلٹ کر جلدی جلدی چلنے کی کوشش میں آگے بڑھا تھا اُسے یہاں سے نکل جانا صحیح لگا کیوں کے اب وہ اُن کا سامنا نہیں کا سکتا تھا

پکڑو اُسے۔۔۔

شیرا نے اُسے جاتے دیکھ دہاڑ کر کہتے ہوئے زمین سے اٹھا زار گلی کے موڑ پر پلٹ کر آگے بڑھتے ہوئے ایک گاڑی کے پیچھے ہو کر زمین پر بیٹھ گیا تھا اُس کے زخم سے خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا اور اُس کا دماغ سن ہونے لگا تھا

کہاں گیا وہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ اُس کی جانب بڑھے تھے لیکن اُسے دیکھ نہیں پائے شیرا نے غصے سے کہا

ڈھونڈھو اُسے۔۔۔ڈھونڈھو۔۔۔۔۔۔یہی ہو گا وہ۔۔۔۔۔یہاں سے جانا نہیں چاہیے۔۔۔۔۔

۔بچنا نہیں چاہیے آج۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خود بھی آگے پیچھے ہو کر اُسے ڈھونڈھ رہا تھا اُس کے آدمی گلی کے آخر تک پھیل کر ایک ایک جگہ تلاش کر رہے تھے ایک آدمی نے خون کے نشانات کو غور سے دیکھتے ہوئے اُن کی جانب جانے لگا اندھیرا بہت تھا اس لیے نشان صاف نہیں تھے لیکن اُس نے دیکھا وہ گاڑی کی طرف جا رہے تھے زار نے محسوس کر لیا کے کوئی اُس کی طرف بڑھ رہا ہے لیکن وہ اٹھ نہیں سکتا تھا ورنہ شیرا اُسے دیکھ لیتا اُس نے بس خود کو تیار رکھا پاس پڑا پتھر اٹھایا اور اُس شخص کے وہاں آتے گی اُسے زمین پر کھینچ کے گرا دیا اور پتھر سے اُس کے سر پر وار کیا اُس اچانک حملے پر وہ کچھ نہیں کر پایا اور بے ہوش ہو کر زمین پر پڑ گیا

کہاں چھپا ہے اے سی پی۔۔۔۔۔۔۔۔باہر نکل۔۔۔۔۔۔تو اپنی موت سے بھاگ نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔تیرا مرنا طے ہے

شیرا غصے سے چلا رہا تھا اور اُس کے آدمی زار کو ڈھونڈھ کر تھک چکے

باس لگتا ہے وہ نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے آدمی نے کہا تو شیرا نے اُس کا گلا پکڑلیا

کہیں نہیں جا سکتا وہ۔۔۔۔۔۔یہیں ہو گا ڈھونڈھو اُسے۔۔۔۔

وہ غصے سے چلایا پولیس کے سائرن کی آواز کہیں دور سے سنائی دے رہی تھی

پولیس۔۔۔۔۔۔۔باس ہمیں نکلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسی آدمی نے کہا شیرا واپس اپنی گاڑی کی طرف بڑھا لیکن جاتے جاتے رک گیا

اُسے ڈھونڈھو۔۔۔۔وہ یہیں کہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھ سے بچ نہیں سکتا وہ آج۔۔۔۔۔مجھے کسی بھی قیمت پر اُسے دیکھنا ہے زندہ یا مردہ

وہ اپنے آدمیوں کو جتاتا ہوا چلا گیا اور اُس کے آدمی بھی وہاں سے چلے گئے زار نے اپنی جگہ سے اٹھ کر دیکھا گلی میں کوئی نہیں تھا وہ باہر نکلا اور اُس گلی کے باہر نکلنے لگا اُس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے اور آنکھیں بند ہو رہی تھی لیکن وہ جانتا تھا کے شیرا کے آدمی یہیں ہونگے اور اُسے تلاش کرتے رہے گے وہ وہاں سے نکلنا چاہتا تھا دیوار اور رستے میں آتی کسی بھی چیز کا سہارا لیتے ہوئے وہ آگے بڑھا اُس ویرانے میں نظر آتے چند گھروں میں سے اُس گھر کی جانب جہاں لائٹ جل رہی تھی

سورج کی روشنی کافی تیز ہو چکی تھی جب اُس کی آنکھ کھلی رات کی بہ نسبت کچھ بہتر محسوس ہو رہا تھا لیکن درد اب بھی تھا۔۔۔اُس نے دُکھتے سَر پر ہاتھ رکھتے ہوئی ذہن پر زور دے کر رات کے کچھ دھندلے منظر یاد کرنے کے کوشش کی نظریں گھمائی تو روحی کو اپنے پائنتی زمین پر بیٹھے پایا اُس کا سر بیڈ پر تھا

اور دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے گہری نیند میں تھی۔۔۔۔ زار نے اُسے دیکھتا بس دیکھتا ہی رہا وہ خود سے وعدہ کر چکا تھا اُس سے کبھی نہ ملنے کا۔۔۔۔۔۔ اُسے یاد نہ کرنے کا۔۔۔۔ اور کبھی اُس کا چہرہ نا دیکھنے کا۔۔۔۔۔۔ لیکن کچھ چیزیں ہمارے چاہنے سے نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔ جیسے دو سال میں وہ اُسے بھول نہیں سکا تھا۔۔۔ اپنی محبت کو نفرت میں نہیں بدل سکا اور جیسے وہ لاکھ چاہ کر بھی اس وقت اُس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا سکتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن روحی کے آنکھیں کھولتے ہی وہ ہوش میں آیا۔۔۔۔ اُس کے دیکھنے سے پہلے ہی غیر محسوس طریقے سے نظریں ہٹالی اور چھت کو دیکھنے لگا

۔۔۔۔۔ روحی اُسے جاگتا دیکھ کر فوراً اپنی جگہ سے اٹھی

زار تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے چینی سے پوچھا لیکن جواب دینا تو دور ایسا تھا جیسے اُس نے سنا بھی نا ہو روحی کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

تمہیں ابھی ڈاکٹر کے پاس چلنا چاہیے تمہارے زخم بہت گہرے ہے۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کی بے رخی کی کوئی پرواہ نہیں کی لیکن اس دفعہ بھی وہ بت بنا رہا لیکن چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آکر گئی تھی جو کہہ رہی تھی کے زخم دینے والے کو اتنی پرواہ کیوں روحی اُسے بے بسی سے دیکھتی رہی اُس کی بے رخی صحیح بھی لگ رہی تھی لیکن دل بھی دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ مزید کوشش کرنے کی بجائے خاموشی سے باہر نکل گئی جانتی تھی زار اُس کی کوئی بات نہیں مانے گا۔۔۔۔۔ زار نے سے کو حرکت دے کر اُسے جاتے ہوئے دیکھا اور تھکے تھکے انداز میں آنکھیں بند کر لی

دروازے پر کوئی مسلسل دستک دے رہا تھا اُس نے ہاتھ میں موجود ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اُس نے دروازہ کھولا دو آدمی کالے کپڑوں میں چہرے کو ڈھکے سامنے کھڑے تھے روحی کو گھبراہٹ ہوئی لیکن اُس نے ہمت سے کام لیا

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم ایک آدمی کو۔ ڈھونڈھ رہے ہیں جو زخمی ہے کیا وہ یہاں آیا ہے۔۔۔۔۔۔

ایک شخص اُس تاثرات پر غور کرتے ہوئی بولا روحی کو اندازہ ہو گیا کے شاید وہ لوگ ہی زار کو مرنا چاہتے تھے تبھی اُنھیں اُس کے زخمی ہونے کہا پتہ ہے

جی نہیں۔۔۔۔۔ یہاں تو کوئی نہیں آیا

وہ نارمل انداز میں بولی

تو پھر یہ خون کے نشان یہاں کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے نے ہاتھ سے زمین پر سوکھے خون کے نشانات کی طرف اشارہ کیا روحی نے گھبرا میں زمین پر دیکھا اندر گرے نشانات کو اُس نے صاف کیا تھا لیکن باہر نہیں

مجھے نہیں پتہ پر یہاں کوئی نہیں آیا

وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی

گھر میں کون کون ہے۔۔۔۔۔۔

میرے ممی ڈیڈی ہے اور بھائی ہے۔۔۔۔بس ہم لوگ ہی ہے اور ہم ابھی آئے ہے یہاں صفائی بھی نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔شاید یہ پہلے کے نشان ہو

روحی نے جان بوجھ کر اپنے اکیلے ہونے کا نہیں بتایا تاکہ وہ لوگ شک نا کرے اور زیادہ لوگوں کے ہونے کہا سن کر اندر نا آئے وہ لوگ باہر چلے گئی تو روحی نے دروازہ بند کر کے سکون کی سانس لی پھر دروازہ تھوڑا سا کھول کر دیکھا وہ لوگ گیٹ کے پاس رک گئے تھے

لڑکی جھوٹ تو نہیں بول رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فاصلہ کم تھا اس لیے روحی اُن کی بات سن سکتی تھی دونوں اب ایک دوسرے سے مخاطب تھے

ہو سکتا ہے وہ بس یہاں تک آکر کہیں اور چلا گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے نے اپنی بات کہیں روحی کہیں سے بھی اتنی ہوشیار نہیں لگی اُنھیں کے جھوٹ بول سکے یہ زار کو چھپا سکے

لیکن اُسے ڈھونڈھنا پڑے گا ورنہ شیرا ہمیں نہیں چھوڑے گا

پہلے شخص نے کہا اور وہ دونوں چلے گئے لیکن شیرا کا نام سن کر روحی کا جی گھبرانے لگا۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر وہ اُسے یہ بات بتاتی تو وہ بنا اپنی پرواہ کیے ابھی اُن سے مقابلہ کرنے لگ جاتا اور یہ اُس کے لیے خطرناک تھا

ہیلو۔۔۔۔۔مشی۔۔۔۔۔۔کہاں ہو تم لوگ۔۔۔۔۔۔کب واپس آو گی۔۔۔۔۔

اندر آکر اُس نے پہلا کام مشی کو فون کرنے کا کیا کیوں کے فلہال اُس کی دوست ہی اُس کا سہارا تھی

ہاں روحی ہم لوگ بس یہی معلوم کر رہے تھے۔۔۔۔ شاید تھوڑی دیر میں راستے فری ہو جائے گے مشی جلدی آجاؤ پلیز۔۔۔۔۔۔ میں بہت پرابلم میں ہوں

روحی نے لب کاٹتے ہوئے کہا

کیا ہوا روحی۔۔۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو نہ

مشی نے گھبرا کر پوچھا

میں ٹھیک ہوں لیکن۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے زار کے آنے سے لے کر اُن دو لوگو کے جانے تک ساری بات بتا دی مشی حیران ہو کے اُس کی بات سنتی رہی

میں اُس کا سامنا نہیں کر سکتی مشی نا اُسے اکیلا چھوڑ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ تم جلدی آجاؤ پلیز۔۔۔۔ اُسے ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ہم بس آرہے ہیں تھوڑی دیر میں تم ٹینشن مت لو اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اُس نے فون بند کر دیا

روحی جب دوبارہ کمرے میں آئی تو بہت ہمت کر کے اور خود کو اُس کے ہر رویے کے لیے تیار کر کے وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا چادر اپنے گرد لپیٹے روحی کا آنا محسوس ضرور کیا لیکن دیکھا نہیں روحی اندر آئی اور دودھ کی ٹرے میز پر رکھ کر ایک ہاتھ میں گلاس اور دوسرے میں کچھ ٹیبلیٹس لیے اُس کی طرف بڑھی

زار۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رکی اور لب بھینچ کر خود کو نارمل کیا

یہ ہلدی والا دودھ پی لو۔۔۔۔۔ تمہیں آرام ملے گا اور یہ کچھ پین کلرز ہے

اُس نے زار کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تو بات آسان لگنے لگی

روحی نے گلاس اُس کی طرف بڑھایا اور دوسرا ہاتھ کھول کر اُس کے سامنے کیا جس میں چار گولیاں تھی

زار نے اُس کے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہتھیلی اُس کے سامنے کی۔۔۔۔۔۔روحی نے جلدی سے گولیاں اُس کے ہاتھ میں رکھ دی۔۔۔۔اُسے اچھا لگا زار کا بنا ضد کیے اُس کی بات ماننا لیکن اگلے ہی پل وہ اُس کی حرکت پر حیران ہوئی جو وہ اپنی مُٹھی بند کر کے گولیوں کی مسل رہا تھا اُس نے زار کی جانب دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا سنجیدگی سے۔۔۔۔

اُس نے مُٹھی کھولی تو گولیاں پاوڈر بن چکی تھی اُس نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور زور سے پھونک ماری اگلے ہی لمحے پاوڈر روحی کے چہرے اور بالوں پر تھا اُس نے آنکھیں بند کر کے اُنھیں بچا لیا تھا پھر آنکھیں کھول کے اُسے خفگی سے دیکھا وہ اب بھی اُسی طرح دیکھ رہا تھا

اُس کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لیا اور اُسے ٹیڑھا کر کے دودھ زمین پر گرانے لگا

زار یہ کیا کر رہے ہو تم

وہ فوراً ایک قدم پیچھے ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ روکنا چاہا لیکن اُس کے پہلے ہے زار نے گلاس چھوڑ کر زمین پر گرا دیا روحی کا ہاتھ اپنی جگہ تھم گیا۔۔۔۔وہ کچھ بول نہیں پائی لیکن آنکھیں بھیگ گئیں اور زمین کو دیکھنے لگی

زار نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اپنے گرد لپٹی چادر بیڈ پر پھینک دی اور بیڈ سے اتر کر سائیڈ میں رکھے اپنے جوتے پہننے لگا وہ فورا ہوش میں آئی اور اس کی طرف بڑھی

یہ کیا کر رہے ہو تم کہاں جا رہے ہو

اس کی طرف دیکھ کر پریشانی سے بولی لیکن زار نے جیسے سنا ہی نہ ہو اپنا کام جاری رکھا اور جوتے پہن کر دروازے کی طرف بڑھا

تم بول کیوں نہیں رہے ہو کچھ پوچھ رہی ہوں میں۔۔۔۔زار

روحی نے جھنجھلا کر کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا زار نے پلٹتے ہوئے اس کا ہاتھ بری طرح جھٹکا اور اس کی طرف آگ برساتی آنکھوں سے دیکھا

ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنی زبان سے میرا نام مت لو نفرت کرتا ہوں میں تم سے ۔۔۔۔۔اور جب تم میرا نام لیتی ہو تو مجھے خود سے بھی نفرت محسوس ہوتی ہے

اس نے روہی کو غصے سے دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہا ایک پل کو وہ اس کے اس طرح بات کرنے پر خوفزدہ ہوئی لیکن پھر ہمت کر کے بولی

تمہاری ناراضگی مجھ سے ہے نا جو چاہے کر لو نکال لو اپنا غصہ لیکن خود کو تو چوٹ مت پہونچاؤ تم ٹھیک نہیں ہو زار تمہارا باہر جانا صحیح نہیں ہے

وہ روتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہی تھی یہ سوچ کر کہ شاید اس پر ترس کھا کر ہی وہ رک جائے گا لیکن زار کا دل پتھر بن چکا تھا وہ اتنی آسانی سے پگھلنے والا نہیں تھا

جھوٹی ہمدردی جتانا بند کرو میں تمہاری خدمت کا محتاج نہیں ہوں خود کو سنبھالنا جانتا ہوں مرنا قبول ہے مجھے لیکن تمہارے ہاتھ زندگی نہیں چاہیے

زار نے اسی انداز میں کہا بنا اس کی کسی بھی بات کی پرواہ کیے اور پلٹ گیا

اتنی نفرت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بے یقینی سے کہا وہ آگے قدم بڑھاتے بڑھاتے رکا اور دوبارہ روحی کی جانب پلٹ کر اس کی طرف بڑھا آنکھیں اب بھی آگ برسا رہی تھے

نفرت بہت چھوٹا لفظ ہے اگر اس کی انتہا سے اوپر بھی کچھ ہے تو وہ محسوس کرتا ہوں تمہارے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اس کے لفظ اتنے تکلیف دہ نہیں تھے جتنی اس کی آنکھیں دل میں چبھ رہی تھی

تم میری زندگی کا وہ زہر ہو جس نے نہ مجھے جینے کے قابل نہیں چھوڑا نا موت آنے دی بس پل پل کی تکلیف اور ہر لمحہ کی اذیت دی مجھے

روحی کیلیئے اس کی آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہو گیا تھا اس لئے وہ نظر جھکا گی

اتنی نفرت کرتا ہوں تم سے کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنی زندگی سے ہر وہ پل مٹا دیتا جس میں تم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روہی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اپنی بات کو ختم کر کے وہ لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا

اپنے جسم سے دل نکال کر پھینک دیتا تاکہ مجھ میں تمہارا ایک ذرہ برابر بھی کچھ باقی نہ رہے

اس کے دیکھنے پر وہ رک کر بولا اور روہی نے ایک بار پھر سے اس سے نظر چرآی زار نے اچانک اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے قریب کھینچا اور خود سے لگایا اس طرح کے ایک انچ کا بھی فاصلہ باقی نہ رہا۔۔۔۔۔

وہ ہر بڑا کر اسے دیکھنے لگی

اور جاننا چاہتی ہو کتنی نفرت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔ تو میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا

تمہیں دیکھ کر میرے اندر جو آگ جل رہی ہے وہ نظر آئے گی تمہیں

اس کی آواز بالکل سرگوشی جیسی تھی

تمہارے ایک فیصلہ سے میری زندگی میں جو طوفان آیا ہے اس کی مچائی ہوی تباہی نظر آئے گی تمہیں

۔۔۔۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں اس کی ہر بات کی سچائی بیان کر رہی تھی اور وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی

اور ہر وہ احساس جو اس وقت میرے دل میں ہے سب نظر آئے گا تمہیں دیکھو۔۔۔

زار نے ایک دفعہ پھر اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا تھا اس کی گرفت بہت سخت تھی لیکن روہی کو اس کی شکایت کرتی آنکھیں زیادہ تکلیف دے رہی تھی

ہاں دیکھ رہی ہوں میں بہت غصہ ہے بہت ناراضگی ہے لیکن ان میں پیار بھی نظر آرہا ہے وہ چھپا نہیں پا رہے تم

روحی نے بے ساختا بنا چاہے یہ کہہ دیا اور زار اسے حیرت سے دیکھنے لگا

تمہاری آنکھیں کہہ رہی ہیں کہ زار جھوٹ بول رہا ہے

وہ ہر گز اسے کوئی امید نہیں دینا چاہتی تھی نہ ہی اپنے پیار کا اظہار کرنا چاہتی تھی لیکن یہ بات سیدھے اس کے دل سے زبان پر آ گئی تھی اس کے ہونٹ دھیرے سے مسکرا رہے تھے یہ دیکھ کر زار کا غصہ مزید بڑھ گیا

بکواس مت کرو روحی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے اور پھر کبھی سامنے مت آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتا تمہیں

اس نے ایک جھٹکے سے روہی کو خود سے الگ کر کے پیچھے دھکیلا تھا لیکن وہ جانے لگے اس کے پہلے روہی نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اپنا سر اس سے لگا دیا

زار۔۔۔۔۔۔۔ میں نہیں جانے دوں گی تمہیں

وہ سر اٹھائے اسے بے بسی سے دیکھتے ہوئے بولی اگر اس کی جان کا سوال نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اپنی بات پر اس طرح اڑی نہ رہتی

تکلیف میں نے بھی سہی ہے ہار میری بھی ہوئی ہے تم تو مجھ سے نفرت کر سکتے ہو غصہ دکھا سکتے ہو لیکن میں کس سے شکایت کروں

زار نے اس کی بات یا اس کے آنسو کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ جھٹک کر اس سے الگ کیا وہ پلٹا تو روہی فوراً اس کی پشت سے لگ گئی اور دونوں ہاتھ اس کے سامنے باندھے

رک جاؤ زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری بات مان لو پلیز مت جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نہیں جانے دوں گی تمہیں

زار نے اس کے ہاتھ اپنے سینے سے ہٹاتے ہوئے پلٹ کر اسے دیکھا

کس حق سے روکو گی

میری محبت مجھے یہ حق دیتی ہے

روحی نے فوراً اس کے سوال کا جواب دیا

محبت کو بدنام مت کرو اتنی بے عزتی مت کرو محبت کی۔۔۔۔ محبت کیا ہوتی ہے یہ جانتی بھی نہیں تم جو چاہے کہہ لو پر جانے نہیں دوگی تمہیں

روحی کو اس کی کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی اس کا راستہ روک کر

ہٹ جاؤ میرے راستے سے کہیں میرے صبر کا باندھ نا ٹوٹ جائے

پہلی دفعہ زار نے کوئی بات دھیرے سے کہی لیکن آنکھیں اب بھی اسی طرح دیکھ رہی تھی

جو ہو جائے۔۔۔مجھے پرواہ نہیں

ایک اور حق ہے میرا تم پر بیوی ہوں تمہاری اسی حق سے روک رہی ہوں سمجھ لو

بیوی۔۔۔۔۔۔۔

زار نے ایک لفظ دوہرایا اس کا غصّہ مزید بڑھ

اس رشتے کا مطلب بھی پتہ ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔ تم نے مجھے سمجھا کبھی اپنا شوہر۔۔۔۔ بیوی والا کوئی کام کیا کبھی۔۔۔۔ نبھایا کبھی یہ رشتہ۔۔۔۔۔۔۔ بنی کبھی میری بیوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حق جتانے کی بات کر رہی ہو میرے کون سے حق ادا کیے تم نے یہ تو بتاؤ۔۔۔

وہ غصے سے کہتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا

آئی ایم سوری

روہی نظر جھکا دی اور لب کاٹنے لگی

تمہارے سوری سے کچھ نہیں ہوگا

کیا میرے دو سال واپس آجائیں گے جن میں میں پل پل مرتا رہا

ایک پل بھی سکون سے نہیں رہا میں دو سال میں کیا میرا وہ سکون لوٹا سکتی ہو۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے اچانک اس میں بہت انرجی آگئی ہو ہر درد بھول چکا تھا دو سال کا غبار نکالنے کا موقع ملا تھا

میرے وہ آنسو لوٹا سکتی ہوں جو میں نے تمہاری بے وفائی پر بہائے

میری ماں مجھے دیکھ کر جتنا تڑپتی رہی کیا اس کا ازالہ کر سکتی ہو تم جواب دو

اس کی نظریں نفرت برسا رہی تھیں جن کو سہنے کی روحی میں بالکل ہمت نہیں تھی

تم جو چاہو اس کے لیے تیار ہوں میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔۔۔اگر مجھے مار کر تمہیں سکون ملتا ہے تو مار دو۔۔۔۔۔پچھلا کچھ لوٹا نہیں سکتی میں لیکن شاید آگے سب ٹھیک ہو جائے

وہ روتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولی

بہت افسوس رہے گا کہ مار نہیں سکتا تمہیں۔۔۔بس اپنی تقدیر کا لکھا بھگتتا رہوں گا۔۔بس ایک احسان کر دو مجھ پر زندگی میں کبھی میرے سامنے مت آنا

وہ غصے سے نہیں بلکہ اداسی سے بولا روحی کا ہاتھ چوکھٹ سے ہٹایا اور باہر نکلنے لگا روحی بھی اس کے پیچھے روم سے نکلی اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس کے سامنے آئی

زار۔۔۔۔۔۔۔۔ میری بات مان لو پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چوٹ لگی ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔ باہر جانا صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ تکلیف ہوگی تمہیں۔۔۔۔۔ مت جاؤ

روحی اس سے التجا کرنے لگی زار نے ایک۔ پل خاموشی سے اسے دیکھا اور دھیرے سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹایا

تم اگر سامنے رہی تو زیادہ تکلیف ہوگی یہ زخم معنی نہیں رکھتے لیکن دل پر جو گھاو لگے ہیں وہ تازہ ہو رہے ہیں وہ جان لے لیں گے میری۔۔۔۔۔

ایسا مت کہو۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے اس کے الفاظ پر تڑپ کے کہا

میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے دھیرے سے کہا روحی نے سر نفی میں ہلا دیا

روہی میں نے کہا میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُسے ہٹانے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن اچانک اس کا سر چکرایا تو ہاتھ سے سر کو تھامے آنکھیں بند کرلی اور پیچھے ہوتا ہوا دیوار سے لگ گیا

زار۔۔۔۔۔ کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی گھبرا کر اس کی طرف بڑھی اس نے آنکھیں کھولی اور انگلی اٹھا کر روحی کو ہاتھ لگانے سے روکا دیوار سے لگے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا

دیکھا میں نے کہا تھا نہ تم کیوں نہیں سنتے میری بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ درد ہو رہا ہے نہ۔۔۔۔۔۔

روحی بھی زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی اور ہاتھ اس کے شولڈر پر رکھنا چاہا زار نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا جیسے اُسے درد گوارا ہے لیکن روحی کی ہمدردی نہیں

نہیں ہو رہا درد۔۔۔۔ کچھ نہیں ہو رہا مجھے دور ہو جاؤ مجھ سے

زار نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور اٹھنا چاہا لیکن روحی نے دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو پکڑ لیا وہ اٹھ نہیں پایا غصے سے دانت پیس کر روحی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر زمین پر گرایا اور خود اس کے اوپر جھکا روحی گھبرا کر اُسے دیکھنے لگی اس کی تیز سانسیں روحی کے چہرے پر اپنی تپش چھوڑ رہی تھی

بس کرو ورنہ اب کچھ غلط کر جاؤں گا جس کا شاید بعد میں مجھے بھی افسوس ہو

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا ایک پل کو وہ اس کے اس طرح دیکھنے پر خوفزدہ ہوئی لیکن اگلے ہی پل وہ پیچھے ہوا تو سکون کی سانس لی

زار اگر تم باہر نکلے تو میں اپنی جان دے دوں گی

وہ اٹھ کے جانے لگا تو وہ زمین سے اٹھتے ہوئے بولی وہ اُسے دیکھ کر طنزیہ ہنسا

سوائے اس کے کچھ نہیں آتا نہ تمہیں اس دن قسم دی تھی اپنی بات منوانے کے لئے اور آج جان دینے کی بات کر رہی ہوں لیکن اب کچھ نہیں ہونے والا اب میں تمہارے آگے نہیں جھکنے والا

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

روحی نے زور سے کہتے ہوئے پاس ہی ٹیبل پر رکھا چاقو اٹھا لیا زار دوڑ کر اُس کے پاس آیا اور چاقو ہاتھ سے چھین کے زمین پر پھینکا

پاگل ہو گئی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے جانے کی بات نہیں کرو گے

روحی با اپنی بات پر قائم رہی وہ اُسے حیرت سے دیکھنے لگا

میں تمہیں خود کو معاف کرنے پر مجبور نہیں کروں گی نا ہی کوئی حق جتاؤں گی تم پر بس ایک مہمان کی طرح رک جاؤ غیر سمجھ کر رک جاؤ

وہ دھیرے سے بولی زار نے سر جھٹک دیا اور اُسے غصے سے دیکھ کر روم میں چلا گیا اور روحی صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی

اچھا ہوا تم لوگ آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بہت اکیلی پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔ میں نے بہت مشکل سے اُسے یہاں روکا ہے

اُس نے دروازہ کھول کر اندر آتے ہی مشی کے گلے لگ گئی۔

یہ کپڑے جو تم نے زار کے لیے منگوائے تھے

مشی نے اپنے ہاتھ میں موجود شاپر ض اُس کی طرف بڑھائے

لیکن روحی تم نے زار کو یہاں کیوں روکا۔۔۔۔ اُسے جانے کیوں نہیں دیا

نینا نے اُسے حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ لوگ اُسے ڈھونڈھ رہے ہیں نینا۔۔۔۔۔۔۔۔ مارنا چاہتے ہیں اُسے۔۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو وہ کوئی بچہ تھوڑی ہے۔۔۔۔ اے سی پی ہے اُن سے نپٹنا جانتا ہے

نینا کو اُس کی باتوں پر حیرت بھی ہو رہی تھی اور غصّہ بھی آ رہا تھا

میں جانتی ہوں لیکن اس وقت وہ اس حالت میں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ اگر میں اُسے جانے دیتی تو وہ اپنی پرواہ نہیں کرتا۔۔۔۔ اور مشی اگر اُسے کچھ ہو جاتا تو

اُس نے دوبارہ مشی کی طرف دیکھا جانتی تھی اُس سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا اُسے

پر روحی کیا تمہیں نہیں لگتا اُسے زبردستی یہاں روک کے تم نے اُسے ایک امید دی ہے

زمل نے اُس کی بات ختم ہونے پر کہا اور نینا نان اشارے سے اُس کی تائید کی

ہاں بلکل ایک طرف تو تم کسی صورت اُس کا ساتھ نہیں دینا چاہتی اپنے پاپا کی بات سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہتی اور دوسری طرف اپنی حرکتوں سے اُسے الگ سوچنے پر مجبور کر رہی ہو

نینا کی بات پر وہ اُسے دیکھنے لگی واقعی اُس کی بات صحیح تھی

میں کچھ نہیں جانتی مجھے جو صحیح لگا میں نے وہ کیا۔۔۔۔ اُس کی جان کا سوال نا ہوتا تو میں کبھی ایسا نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔ اور میں اُسے کچھ سوچنے پر مجبور نہیں کر رہی ہوں بس کچھ وقت کی بات ہے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا

لیکن اگر اس بار کچھ غلط ہوا نا تو یاد رکھنا یہ دوسری بار زیادتی کرو گی تم اُس کے ساتھ

نینا نے اُس کی بات ختم ہوتے ہی کہا اُس کا مقصد صرف روحی کو یہ سمجھانا تھا کے اب مزید زار کو انکار نہ کرے اگر وہ کچھ سوچتا بھی ہے تو

خیر تم بھی اپنی جگہ صحیح ہو۔۔۔۔ چلو ہم چینج کر لے اُس کے بعد آرام سے بات کرتے ہیں

نیہا نے بات ختم کرتے ہوئے کہا اور سب اندر چلی گئی سوائے مشی کا

تم صحیح ہو روحی تم نے کچھ غلط نہیں کیا تمہاری فکر جائز ہے پریشان مت ہو ایسا کچھ نہیں ہو گا مشی نے اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

وہ ٹھیک نہیں مشی۔۔اگر وہ لوگ ایسے میں اُس کے ساتھ لڑتے تو وہ خود کو بچا نہیں پاتا۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا ضدی ہے دوائی تک لینے کو تیار نہیں

تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔میں ڈاکٹر کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے

مشی اُسے تسلی دیتے ہوئے باہر چلی گئی اور کو نینا کی باتیں سوچ کر پریشان ہونے لگی

روحی کپڑے لیے اُس کے کمرے میں آئی اور ایک نیلے رنگ کی شرٹ نکال کر اُس کی پیکنگ کھولنے لگی

یہ تمہارے لیے کپڑے۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے فوراً اُس کی بات کاٹ کے کہا

تمہاری شرٹ خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہن لو

روحی نے شرٹ اُس کی طرف بڑھائی

تمہیں اگر مجھے بنا شرٹ کے دیکھ کر شرم آ رہی ہے تو اپنی آنکھیں بند کر سکتی ہو مجھے یہ نہیں چاہیے

زار نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا

بات میری نہیں ہے۔۔۔۔۔۔میں یہاں اکیلی نہیں ہوں میرے ساتھ میری چار دوست بھی ہے ۔۔۔اگر اُن کے سامنے ایسے رہنے میں تمہیں کوئی اعتراض نہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے شرٹ بیڈ پر رکھی اور خود باہر آگئی اُس نے روحی کے جانے کے بعد شرٹ اٹھا کر پھن لی مشی تھوڑی دیر میں ڈاکٹر کو لے آئی ڈاکٹر نے اُس کا اچھے سے معائنہ کر کے اُسے دوائی دی اور کھانے پینے سے لیکر ہر بات کی صلاح دیتے ہوئی وہاں سے چلے گئے

ہیلو۔۔۔۔۔

نینا مسکراتی ہوئی آکر بیڈ کے کنارے کھڑی ہو کر اُس سے مخاطب ہوئی اُس کی بے تکلفی پر روحی زمل اور نیہا کے ساتھ زار کو بھی حیرت ہوئی

یہ شرٹ کیسی لگی آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے شرٹ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا زار نے دھیرے سے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا

میری چوائس ہے۔۔۔مجھے یقین تھا یہ آپ پر بلکل فٹ آئے گی اس دن دیکھا تھا نہ آپ کو۔۔۔۔۔۔

روحی کن انکھیوں سے زار کو دیکھ رہی تھی اور ساتھ کھڑی زمل اور نیہا حیرت سے

ویسے مجھے بہت شوق تھا ہمیشہ سے کسی پولیس آفیسر سے یوں بات کرنے کا۔۔۔۔۔آج آپ کو دیکھ کر اچھا لگا رہا ہے۔۔۔۔۔آپ تو بلکل وہ فلموں والے ہیرو جیسے ہے۔۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی وہ صرف مسکرا کے رہ گیا زمل نے اُسے پاس آکر کھنی ماری

نینا یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔

اُس کے کان کے قریب سرگوشی میں کہا

سچی یار بہت ارمان تھا کسی پولیس والے ۔ کو قریب سے دیکھنے کا

وہ زمل کے گھورنے کا کوئی نوٹس نا لیتے ہوئے بولی اور بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی

ہائے میرا نام نینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے دھیرے سے کہتے ہوئے روحی کی طرف دیکھا جو نینا کو دیکھ رہی تھی

آپ کا تو نام بھی اعلیٰ ہے۔۔۔۔۔

نینا خوش ہوتے ہوئے بولی

یہ نینا کر کیا رہی ہے

نیہا زمل کے کان کے قریب ہو کر بولی

لائن مار رہی ہے

زمل نے اُسی طرح گھورتے ہوئے جواب دیا

آپ مجھ سے دوستی کرے گے

نینا نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

پولیس والوں کی دوستی اچھی نہیں ہوتی

وہ مسکرا کر بولا اور روحی کی طرف دیکھا اُس کے چہرے کے بدلے رنگ صاف نظر آرہے تھے

اگر پولیس والا آپ جیسا ہو تو بری بھی چلے گی

نینا نے بے نیازی سے کہا تو زار نے ہنستے ہوئے اُس سے ہاتھ ملایا

Ohmygod

اُس سے ہاتھ ملتے ہی وہ اُس کے ہاتھ کو آنکھیں بڑی کیے دیکھنے لگی

آپ کے ہاتھ تو بہت سخت ہے

اُس کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر بولی

نینا بس کروانہیں آرام کرنا ہے نہ

زمل نے اُس کا بازو پکڑ کے اٹھاتے ہوئے کہا

اچھا پھر ہم ڈنر پر ملے۔۔۔۔۔۔۔۔ڈنر تو آپ ہم سب کے ساتھ ہی کرے گے نا

نینا نے اٹھتے ہوئے کہا زار نے سر اثبات میں ہلا دیا

seeyoulater۔۔۔۔Okey

نینا جلدی سے بولی کیوں کے زمل اُسے کھینچے جا رہی تھی وہ تینوں باہر چلی گئی روحی دوائی لے کر کرزار کی طرف آئی

دوائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی

تمہارے ہاتھ سے نہیں چاہیے۔۔۔۔۔

زار نے اُس کی طرف دیکھے بنا سرد لہجے میں کہا اُس نے بیڈ سائڈ ٹیبل پر گلاس رکھ دیا اور گولیاں ساتھ رکھے ٹرے میں زار نے وہاں سے اٹھا کے دوائی لی اور پانی پی کر گلاس واپس رکھا اور لیٹنے لگا تو روحی نے اُس کی مدد کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن زار نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا

ہاتھ دور رکھو مجھ سے۔۔۔۔۔۔مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت نہیں ہے

زار نے اُس کا ہاتھ جھٹک کر دور کیا اور دھیرے سے لیٹ کر آنکھیں بند کر لی

آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے اور نینا زار کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی جب کے روحی سامنے کر لیے۔۔۔۔۔۔

زار نے مسکراتے ہوئے کہا کھانا شروع ہونے کے ساتھ ہی اُس کے سوال شروع تھے تو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

واؤ۔۔۔مجھے بھی کر لیے بہت پسند ہے۔۔۔۔۔۔

نینا نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو روحی سمیت سب اُسے منہ کھولے دیکھنے لگی

آپ کی فیوریٹ مووی کونسی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نینا کیا کر رہی ہو۔۔۔اُنہیں کھانا تو چین سے کھانے دو۔۔۔۔۔آپ یہ لیں۔۔۔۔۔۔

مشی نے اُسے ٹوکتے ہوئے کہا اور زار کی طرف کھانا پاس کیا

NoImdone

اُس نے انکار کیا اور پانی کا گلاس اٹھا کے ہونٹوں سے لگا لیا

میرا ابھی ہو گیا چلیں باہر چلتے ہے واک کے لیے۔۔۔۔

نینا نے فوراً کہا

کھانے کے بعد واک کرنا چاہیے۔۔۔۔ صحت اچھی رہتی ہے

سب کو دیکھتے ہوتے وضاحت کرنے لگی

لیکن ابھی ان کی طبیعت خراب ہے نا نینا

مشی نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

تو کیا ہوا تھوڑی دیر باہر نکلے گے اچھا لگے گا انہیں

لیکن باہر بہت سردی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جانا ٹھیک نہیں

روحی نے سر جھکائے دھیرے سے کہا تو زار نے اُسے دیکھ کر نظریں گھمائی

میں اپنا اچھا برا جانتا ہوں۔۔۔۔۔ چلیں۔۔۔۔۔

شاید پہلے وہ انکار کرتا لیکن اب تو ضد آ گئی تھی روحی کیخلاف جانے کی

آپ روحی کو دکھانے کے لیے باہر تو آ گئے۔۔۔۔۔ لیکن اب سردی لگ رہی ہے نا آپ کو

اُسے دونوں ہاتھ رگڑتے دیکھ وہ ہنستے ہوئے بولی زار بھی دھیرے سے ہنس دیا

آپ غصّہ ہے روحی سے۔۔۔۔۔۔

وہ اگلے کی پل سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھنے لگی تو زار نے صرف اُسے دیکھا کچھ کہا نہیں

وہ بہت پیار کرتی ہے آپ سے

نینا نے اُس کی خاموشی پر کہا

جانتا ہوں۔۔۔۔۔

اُس نے گہری سانس لیے ہوئے سامنے دیکھا دونوں گارڈن میں رکھے صوفے پر بیٹھے تھے

پھر بھی آپ ناراض ہے اس سے

کچھ چیزیں ہمارے بس کے باہر ہوتی ہے۔۔۔۔۔

معاف کر دیں اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائدہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے سب صحیح ہو جائے

نینا اُس کی طرف دیکھ رہی تھی اور زار سامنے اُس نے سر نفی میں ہلایا

وہ کبھی اپنے باپ کی چال نہیں سمجھے گی۔۔۔ اور اس کا ہٹلر باپ اس کی محبت نہیں سمجھے گا ان دونوں کی ضد میں سزا مجھے ہی ملے گی ہمیشہ

آپ نے وہ بات سنی ہے کے وقت اچھے اچھوں کو بدل دیتا ہے۔۔۔۔۔ شاید اس دو سال کے وقت نے اُنہیں بھی بدل دیا ہو

لیکن یہ جوا ہے۔۔۔۔۔۔ جو میں نہیں کھیلنا چاہتا۔۔۔۔ کیوں کے ہار اب ناقابلِ برداشت ہوگی۔۔۔۔۔ جب اس میں حوصلا ہے مجھے چھوڑنے کا میں بھی اس کے بن مر نہیں رہا

آپ کو لگتا ہے اس میں حوصلا ہے۔۔۔۔۔

حوصلا ہے تبھی تو جی رہی ہے خوش ہے اپنی زندگی میں مری تو نہیں

پر زندہ بھی نہیں

زار نے اُس کی طرف دیکھا پھر سر جھٹک کر مسکرا دیا

اُسے احساس ہی نہیں میری تکلیف کا۔۔۔ یہ شاید اُسے فرق ہی نہیں پڑتا

فرق نہیں پڑتا تو اس وقت آپ کو اور مجھے یوں چھپ چھپ کر گھور نہیں رہی ہوتی

نینا نے مسکراتے ہوئے کہا تو زار نے اُسے حیرت سے دیکھا نینا نے کھڑکی کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا تو وہ سر جھکا کر ہنس دیا

میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔۔۔ آپ اپنی سہیلی کو جلانا چاہتی ہے مطلب

ہاں تاکہ اندر کی محبت کو باہر نکال دے جسے قید کر کے رکھ رہی ہے

اور اس سے کیا ہوگا۔۔۔۔۔

ہو سکتا ہے اس بار وہ اپنے لیے آگے بڑھے کسی کی پرواہ نا کرتے ہوئے

نا ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

نا امید ہو رہے ہیں آپ۔۔۔

کیوں کے میں یہ چاہتا ہے نہیں

زار نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

کیوں کیا محبت ختم ہو گئی

بہت وقت لگا ہے خود کو سنبھالنے میں اس کی واپسی کی خوشی اتنی نہیں ہوگی جتنا گہرا اس کے دوبارہ جانے کا صدمہ ہوگا۔۔۔۔۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں وہ اپنے پاپا کا وعدہ کبھی نہیں توڑنا چاہے گی اور اس آدمی پر مجھے یقین نہیں ہے کے وہ کبھی بدل جائے

نینا نے اُس کی بات پر رخ بدل کر سامنے دیکھا اُس کی بات غلط نہیں تھی

دولت بہت بری چیز ہے۔۔۔۔۔۔۔ انسان کو سب دیتی ہے لیکن اس سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھین لیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جذبات احساس پیار ان سب سے دور لے جاتی ہے بہت۔۔۔۔۔۔۔۔

باپ چاہے غریب ہو یا کروڑپتی اس کے جذبات اولاد کے لیے نہیں بدلتے بس سوچ تھوڑی الگ ہوتی ہے جو اپنی اولاد کا اچھا برا سوچتے وقت اپنی حیثیت کو بھولنے نہیں دیتی

نینا نے اُس کی بات پر کہا تو زار نے کندھے اچکا دیے

کیا ہوا سب نے ایسے منہ کیوں پھلایا ہوا ہے

سب روحی کے کمرے میں تھیں اور نینا کے آتے ہی اُن کے چہرے پر بارہ بجنے لگے مگر وہ بے نیازی سے آکر اُن کے درمیان بیٹھ گئی

یہ سب کیا چل رہا ہے نینا۔۔۔۔۔ زار کے ساتھ اتنا چپک کیوں رہی ہو

مشی نے کہا جب کے روحی سر جھکائے بیٹھی تھی

یار میں تو بس اُسے کمپنی دے رہی تھی۔۔۔۔ تاکہ بور ہو کر بھاگ نا جائے

نینا روحی کو کیوں ہرٹ کر رہی ہو تم

زمل نے اُسے مذاق پر لیتے دیکھ غصے سے کہا

یار میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔ روحی تو خود زار کو چھوڑنے کا فیصلہ کر چکی ہے ہم نے کوشش کی نا سب ٹھیک کرنے کی لیکن وہ تو اُسے واپس پانا بھی نہیں چاہتی

تو تم کیا چاہتی ہو

مشی نے حیرت سے دیکھا

تم لوگ جیسا سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔ لیکن ایک بات بتاؤ مجھے۔۔۔ اگر کوئی لڑکی زار میں یا زار کسی لڑکی میں انٹریسٹ لیتا بھی ہے تو روحی کو فرق کیوں پڑنا چاہیئے۔۔۔۔

کیا تم یہ چاہتی ہو روحی کے زار بس تمہیں یاد کر کے اور اس ریلیشن کو لے کر ہی جیتا رہے زندگی بھر۔۔۔۔۔ مطلب کیا اُسے اس سب سے نکل کر آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔۔۔۔

وہ مشی کو جواب دے کر روحی سے مخاطب ہوئی روحی سر اٹھا کر اُسے دیکھنے لگی

تم اُس کی زندگی میں رہنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔ اُس کی زندگی سے نکلنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا یہ غلط نہیں لگتا تمہیں

نینا نے اُسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا مشی نے اُسے جواب دینا چاہا تو روحی نے اُسے روک دیا

نینا صحیح کہہ رہی ہے۔۔ ہاں مجھے برا لگتا ہے لیکن میں کوئی نہیں ہوتی اُس کی زندگی میں دخل دینے والی اُسے حق ہے جو چاہے کرے

وہ سے جھکائے بولی اور سب خاموش رہی کسی نے کچھ نہیں کہا

کیا بات ہے۔۔۔ آج تو آپ ہنڈریڈ پرسنٹ ٹھیک لگ رہے ہیں

آج اُس کا تیسرا دن تھا اور اُس کی حالت کافی بہتر تھی وہ بلیک لیدر جیکٹ پہنے اُن کے درمیان آکر بیٹھا تھا

بلکل۔۔۔۔۔۔۔

نینا کی بات پر دھیرے سے کہا نینا کے علاوہ کوئی اُسے مخاطب نہیں کرتا تھا فری ہونا تو بہت دور

تو کیا خیال ہے آج آپ کے ٹھیک ہونے کا جشن نا منایا جائے۔

نینا مسکراتے ہوئے بولی

کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ روحی کا چہرہ دیکھ کر بولی جو سر جھکائے بیٹھی تھی

آپ تو کافی پریکٹیکل انسان لگتے ہے تو پھر ان لووا موشنس میں کیسے پھنس گئے

نہیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے

زار نے روحی کی طرف دیکھ کر نارمل انداز میں کہا

اچھا تو اب تک آپ اپنی محبت کا سوگ کیوں منا رہے ہیں

نینا ہنستے ہوئے بولی اور زار سمیت سب ہی اُسے حیرت سے دیکھنے لگے

سوری ہاں۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب تھا کیا آپ بھی پچھلے کل میں جینے والو میں سے ہے۔۔۔۔کیوں کے میرا ماننا تو یہ ہے جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔کل کی باتیں بھول کے انسان کو آج میں جینا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔لائف کو انجوائے کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔جو بیت گئی سو بات گئی

نینا نے فوراً بات سنبھال لی

بات تو سہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

زار نے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

تو پھر کیا کہتے ہیں آج شام ہمارے ساتھ باہر نکل کر ایک نئی لائف کی شروعات کرنا چاہے گے۔۔۔۔۔۔۔

نینا نے چہرہ ہاتھ پر رکھے کہا اور زار نے اشارے سے ہاں کہہ دی

۔آج ہم سب نائٹ کلب چلتے ہے اوکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔سنا ہے یہاں کی نائٹ لائف کافی کلر فل ہے۔۔۔۔۔۔۔

نینا نے اپنی باتیں جاری رکھی باقی سب لاتعلق بیٹھے رہے

چلو اسی بہانے تم بھی ہمارے ساتھ آرہی ہو بہت انجوائے کرے گے ہم

سب تیار ہو کر باہر آئی تھی روحی کو دیکھ کر زمل خوش ہوتے ہوئے بولی اس نے سر مئی ٹی شرٹ پر سفید جیکٹ اور سفید ہی جینس پہنی تھی ہلکا سا میک اپ اور بالوں کو سٹریٹ کر کے ایک طرف پن کیا ہوا تھا کانوں میں سفید دھاگے اور ڈائمنڈ سے بنے ائیر رنگ جو کندھے تک آرہے تھے

سیریسلی زمل تمہیں لگتا ہے میں انجوائے کرنے کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔۔زار کو باہر جانے سے روکنا تھا مجھے۔۔۔۔۔میں نے کہا تھا اُسے ڈھونڈھ رہے ہیں وہ لوگ لیکن یہ نینا۔۔۔۔۔۔

اس نے بگڑ کر کہا اور نینا کو دیکھا جو ہمیشہ سے زیادہ تیار ہوئی تھی سلور چمکتا ہوا ٹاپ اور بلیک جینس پر چھوٹا سا بلیک جیکٹ اور بلیک ہیلس

ریلیکس روحی۔۔۔۔۔۔۔۔اب اتنے دن تک تو وہ لوگ اُسے ڈھونڈھنے پر نہیں لگے ہونگے نا۔۔۔۔کب تک اُسے قید رکھو گی تم۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی اب وہ کافی بہتر ہے

مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی نینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کے تمہیں سمجھانا فضول ہے۔۔۔اور اگر میں نے زار کو روکا تو وہ کبھی نہیں رکے گا بلکہ ضد آئے گی اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اُسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی اس حالت میں

وہ نینا کو غصے سے دیکھتی ہوئی بولی نینا دھیرے سے ہنسی

تم اُسے زندگی بھر کے لیے چھوڑ چکی ہو روحی اب اکیلا چھوڑنے میں کیا حرج ہے اتنی ہی فکر ہوتی تو اُسے پہلے بھی نہ چھوڑتی تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے نا

نینا نے اُسے برا لگنے کی پرواہ کیے بغیر کہا روحی کے ساتھ مشی زمل نیہا بھی اُسے حیرت سے دیکھنے لگی

نینا کیسی باتیں کر رہی ہو تم

مشی نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا روحی سن ہو کے اُسے دیکھے گئی

سچ کڑوا ہوتا ہے۔۔۔۔لیکن سچ ہوتا ہے

نینا نے مشی کی طرف دیکھ کر کہا اور اپنا ہاتھ چھڑا کر باہر نکل گئی

اٹس اوکے روحی۔۔۔۔۔۔ تم اس کی باتوں کو دل سے مت لگانا پتہ ہے نا کیسی ہے وہ

نیہا نے روحی کو شاک میں دیکھ کر کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اس نے کچھ غلط بھی تو نہیں کہا۔۔۔ خیر میری وجہ سے تم لوگ اپنا موڈ مت خراب کرو۔۔۔۔۔ اے ایم اوکے۔۔۔۔۔

اس نے سر جھٹکتے ہوئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بمشکل مسکرا کر کہا

میں پاپا سے بات کر لیتی ہوں جانے سے پہلے میرا فون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی جیب تلاشتے ہوئے بولی تب اُسے یاد آیا کے اس کا فون زار کے روم میں ہے وہ اس کے روم کی طرف بڑھی جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے وہ اندر داخل ہوتے ہی زار سے بری طرح ٹکرائی وہ باہر ہی نکل رہا تھا اس کے ٹکرانے سے لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہو گیا جلدی سے خود سنبھلتے ہوئے روحی کو پکڑ کر گرنے سے بچایا اور دیوار سے لگ گیا روحی گھبرا کر اُسے دیکھنے لگی اس کی سانس تیز ہو کر زار کے گلے پر پڑ رہی تھی اور زار جو اُسے خود کو ہاتھ لگانے سے روکتا آ رہا تھا اس کی کمر پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ کر اُسے خود سے لگائے اس کی آنکھوں میں کھو گیا تھا روحی اس کے اس طرح دیکھنے پر نروس ہونے لگی اور کے سینے سے ہاتھ ہٹائے پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن زار کی گرفت بہت مضبوط تھی وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہو پائی اور پھر اُسے دیکھنے لگی زار کے دیکھنے سے اُسے نہ کچھ کہنے کی ہمت ہو رہی تھی نا اس کی طرف دیکھنے کی۔۔۔۔۔ اس نے دھیرے سے دونوں ہاتھ پیچھے لے جا کر زار کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے۔۔۔۔۔ اور پیچھے ہوئی لیکن اگلے ہی لمحے زار نے اس کا بازو پکڑ اُسے کھینچ کر

پھر سے خود سے لگا لیا تھا روحی اُسے حیرت سے دیکھنے لگی اب وہ اس کی آنکھوں میں جیسے دیکھ رہا تھا صاف نظر آرہا تھا کے یہ روحی کے خود کو آزاد کرنے کی ضد پر کیا گیا تھا

روحی کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی کی آواز پر اس نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر زار کی طرف لیکن وہ بے پرواہ اُسی طرح اس کا بازو پکڑے اس پر اپنی گرفت مضبوط کرتا رہا روحی نے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس کے کوشش کامیاب نہیں ہوئی زار نے کبھی اس طرح کی حرکت نہیں کی تھی اس لیے اسے گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی اور حیرت بھی

روحی دیر ہو رہی ہے ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مشی باہر سے اُسے آوازیں دے رہی تھی اس نے ہار مان کر اپنی کوشش چھوڑ دی

زار۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے زار کی جانب دیکھ کر کہا زار نے مغرور سا مسکرا کر ہاتھ کو کھینچتے ہوئے اُس معمولی سے فاصلے کو بھی ختم کر دیا

کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر بولی اس نے لب بھینچ کر کندھے اچکا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ روحی پریشان سی اُسے دیکھتی رہی اور اس کی آنکھیں بھرتی دیکھ زار نے فوراً اُسے چھوڑ دیا وہ جلدی سے پیچھے ہوتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر سے نکلنے سے کلب پہنچنے تک اس نے ایک دفعہ بھی زار کی جانب نہیں دیکھا اس سے نظریں چراتی رہی کلب میں ویسٹرن میوزک اور رنگین لائٹوں نے سماں باندھا ہوا تھا ہر کوئی اپنی ہی مستی میں دھن تھا۔۔۔۔ کہیں شراب کے جام ٹکراتے۔۔۔ کہیں لڑکیاں مدہوش ہو کر لڑکوں کے باہوں میں جھومتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ بے شرمی اور بے غیرتی کا نمونہ بنے اسٹیج پر چند لڑکیاں ڈانس کر رہی تھی اور کچھ مرد اُن کی طرف بڑھ کے اُن کا ساتھ دے رہے تھے

آپ تو اتنے نروس ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ جیسے پہلی دفعہ اس ماحول میں آئے ہے۔۔۔۔۔

نینا نے زار کو آس پاس دیکھتے ہوئے ایک گہرائی سانس لیتے دیکھ کر کہا تو وہ دھیرے سے مسکرایا

جی نہیں آیا تو کئی بار۔۔۔۔ لیکن اس ماحول کا حصہ کبھی نہیں بنا

حیرت کی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نینا نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا وہ دھیرے سے ہنسا اور پھر سنجیدہ ہو کر روحی کو۔ دیکھا

لوگ کہتے ہیں ان رنگین روشنیوں میں بہت سکون ملتا ہے۔۔۔ آج آزما کر دیکھ ہی لیتے ہے کے یہ دو سال کے زخم بھرنے کی طاقت رکھتی ہے یا نہیں

اس کے چہرے کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا تو روحی اداسی سے اُسے دیکھنے لگی وہ آگے بڑھ گیا اور روحی اُسے دیکھتی رہی مشی نے نینا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے پیچھے کھینچا اور وہ چاروں تھوڑا فاصلے پر ہوئیں

تم لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

نینا نے مصنوعی گھبراہٹ سے کہا

روحی کو دیکھ رہی ہو تم۔۔۔ تمہاری وجہ سے کتنی اپسیٹ ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔

مشی بگڑکر بولی

یار کیا ہوگیا ہے تم لوگوکو۔۔۔۔۔۔یہ سب میں اُس کے لیے تو کر رہی ہوں نا۔۔۔۔۔

اچھا اُسے یوں پریشان کرنے کے لیے کر رہی ہو یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔بہت بھلا کر رہی ہو تب تو نیہا نے بھی مشی کا ساتھ دیا

تم لوگ میرے ساتھ چلو۔۔۔میں تم کو سب سمجھاتی ہوں

نینا نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور مشی کا ہاتھ پکڑلیا

لیکن روحی۔۔۔۔۔۔

اس نے روحی کی طرف دیکھا جو زار کو بار سائڈ کی طرف جاتے دیکھ پریشان ہو رہی تھی

چلو نا یار۔۔۔وہ اکیلی تھوڑی ہے زار ہے نا اس کے ساتھ کچھ دیر دونوں کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔تم لوگ چلو

نینا اُن سب کو ساتھ لیئے باہر نکل گئی

روحی نے پیچھے پلٹ کر دیکھا لیکن کسی کو موجود نا پاکر سر جھٹکتے ہوئے جلدی سے زار کی طرف بڑھی جو بار ٹیبل کے پاس اسٹول پر جا کر بیٹھا تھا

زار۔۔۔۔۔۔۔یہاں مت بیٹھو۔۔۔۔۔چلو یہاں سے

وہ اُس کے پاس آکر جلدی سے بولی وہ ٹیبل پر کہنی ٹکائے ہاتھ ٹھوڑی پر رکھے اُسے دیکھنے لگا اُس نے نظریں دوسری جانب کرلی

جی سر کیا پیے گے آپ۔۔۔۔۔۔۔

بار ٹینڈر نے اُسے مخاطب کیا تو وہ روحی سے نظریں ہٹا کر اُس کی طرف گھوما

جو تمہاری مرضی ہو پلا دو یار۔۔۔۔۔ ہم تو اپنی زندگی بھی دوسروں کی مرضی سے گزار رہے ہیں

۔۔۔ تو ڈرنک کیا چیز ہے

وہ دھیرے سے ہنستے ہوئے بولا قطار سے لگی چار پانچ کرسیوں پر سب ہاتھ میں گلاس لیے بیٹھے تھے اپنی اپنی دھن میں مگن

زار۔۔۔۔۔۔۔ چلو یہاں سے تم ڈرنک نہیں کرو گے

روحی نے دھیرے سے مگر سختی سے کہا

اب تم مجھے بتاؤ گی کے مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

زار نے جہ کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہا ویٹر نے اُس کے سامنے ٹرے رکھی جس میں تین چھوٹے چھوٹے گلاس رکھے تھی

Thanks۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے ایک گلاس اٹھا کر منہ سے لگانا چاہا لیکن روحی نے روک لیا

رک جاؤ زار۔۔۔۔۔۔ اس گندگی کو منہ مت لگاؤ۔۔۔۔۔ یہ تمہارے اصولوں کے خلاف ہے۔۔۔۔۔۔ تمہیں نفرت ہے ان چیزوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے دکھ دینے کے لیے اپنے ساتھ زیادتی مت کرو

وہ اُس کا ہاتھ پکڑے روتی ہوئی بولی زار نے اُس کے ہاتھ کو دیکھا پھر اُس کے چہرے کو

ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سختی سے بولا اور خود ہی دوسرے ہاتھ کی مدد سے اُس کا ہاتھ جھٹکا

ہر بار وہ نہیں ہوگا جو تم چاہو گی۔۔۔۔۔ میں نے اپنے اصول بدل دیے ہے۔۔۔۔۔ اب جو میرا دل کرے گا میں وہی کروں گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے سے کہا اور گلاس ہونٹوں سے لگا کہ ایک گھونٹ اندر لیا شراب کے حلق تک جاتے ہی اُس کی جلن محسوس ہوئی تو اچانک کھانسنے لگا

زار۔۔۔۔۔۔

روحی نے گھبرا کر اُس کا نام پکارا

اسٹاپ۔۔۔۔۔ کہا نا تم سے ہاتھ نہیں لگا سکتی مجھے تم

زار نے اُس کے کسی بھی عمل سے پہلے سختی سے کہا آس پاس بیٹھے اور کھڑے لوگ زار کو دیکھنے لگے تھے اُس نے دوسرا گلاس اٹھا کر آنکھیں بند کی اور ایک سانس میں باقی کا گھونٹ اندر لیا اُس نے پہلی دفعہ شراب پی تھی اور شاید وہ بہت اسٹرونگ تھی تبھی اُس کی آنکھیں بھی جلنے لگی اور وہ اُنھیں رگڑتے ہوئے کھولنے لگا

پلیز مت پیو زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Thisisnotgoodforyou۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُسے بے بسی سے دیکھے لیکن وہ اُسے سن ہی کب رہا تھا

اُس نے تیسرا گلاس اٹھایا اور آنکھوں کے آگے کر کے مسکرایا اُس کا ذہن بہکنے لگا تھا اور سب ہلتا ہوا نظر آ رہا تھا

Onemoreshotforthisnewlife

گلاس کو دیکھتے ہوئے کہہ کر اُس نے گھونٹ لیا اور آنکھیں بند کر کے اوپر چہرہ کیے ہنسا روحی اُسے پریشان سے دیکھے گئی کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کیا کرے

Welcometothehellzaar

اُس نے سر نیچے کر کے دوبارہ گلاس ہونٹوں سے لگا کر اُسے خالی کیا اور مسکرا کر گلاس کو دیکھنے لگا

یار تم تو بہت کام کی چیز ہو۔۔۔۔۔ پہلے کیوں نہیں ملی۔۔۔۔۔ کتنی ضرورت تھی مجھے تمہاری پتہ ہے

اپنی بھاری پلکیں زبردستی کھول کر دیکھتے ہوئے وہ گلاس سے کسی انسان کی طرح بات کر رہا تھا۔

تینوں گلاس خالی ہو گئے تھے اس نے تینوں کو غور سے دیکھا پھر ویٹر کو ہاتھ سے اشارہ کر کے گلاس مانگا

رُکو

یار کیوں پانی ملا کر اس کی انرجی کم کے رہے ہو۔۔۔۔۔ دو مجھے

ویٹر نے بوتل سے شراب آدھی گلاس میں ڈال کر اُس میں پانی ڈالنے لگا تو زار نے بلند آواز میں چلا کر اُسے روکا اور اُس سے بوتل مانگی

میڈم صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔ زیادہ پینا آپ کے لیے صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ویٹر نے اُس کے برتاؤ کے علاوہ اُس کے سر پر بندھی پٹی پر بھی غور کیا جب کے اُس کے اتنی تمیز سے کہنے کے باوجود زار نے اُسے غصے سے نچلا ہونٹ دانت میں دبائے دیکھا اور جھک کر اُس کا کالر پکڑلیا وہ گھبرا گیا اور ساتھ روحی بھی

اے ے ے۔۔۔۔۔ میں کیا اس کا نوکر دکھتا ہوں کیا تجھے۔۔۔۔۔۔ کے جو یہ بولے گی وہ کروں گا۔۔۔۔۔ بوٹل دے ادھر بوٹل دے۔۔۔۔

اُس ڈرے ہوئے کو اور ڈراتا ہوا بولا ویٹر نے فوراً اُسے بوتل دے دی تو سکون سے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور بوتل منہ سے لگا کر ایک گھونٹ اندر لیا

اس کی بات کبھی نہیں ماننا۔۔۔۔ اگر اس کا بس چلے نا تو کسی دِن بولے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

زار مجھے تم زندہ اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔ چلو مر جاؤ جلدی سے۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں جس طرح بوجھل ہو رہی تھی اُس کے الفاظ بھی لڑکھڑا رہے تھے اور دماغ بھی گھوم رہا تھا وہ کسی ناسمجھ بچے کی طرح بات کے رہا تھا روحی بس بت بن کر کھڑی تھی

پتہ ہے میں کون ہوں۔۔۔۔۔۔

IamACPzaar

سب جانتے ہیں کے میں کبھی ہار نہیں مانتا۔۔۔۔۔ جیتنا میری عادت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ جو لڑکی ہے نا۔۔۔۔۔۔ کہاں گئی۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی بائیں طرف دیکھا جہاں کرسیاں لائن سے لگی تھی اور روحی کو نہ دیکھ کر کنپٹی پر انگلی رکھے سوچنے لگا اور پھر دائیں جانب دیکھ کر بھنویں اٹھائی وہ اپنی جگہ پر ہی تھی لیکن زار کے حواس گم تھے

ہاں یہ۔۔۔تجھے پتہ ہے،۔۔۔۔۔اس نے بہت برا کیا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔بہت برا کیا۔۔۔۔
ویٹر سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ اسکا بچھڑا بھائی ہو اور ویٹر اُسے بیزاری سے دیکھ رہا تھا روتی صورت بنائے اُس نے پھر بوتل منہ سے لگائی

اب بتاؤ کیا چل رہا ہے تمہارے شاطر دماغ میں اور اس طرح کی حرکتیں کر کے روحی کا کون سا بھلا کر رہی ہو تم
وہ چاروں بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر موجود ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی رات ہونے کی وجہ سے شور شرابہ اور لوگوں کی کمی تھی
میں صرف روحی کا مائنڈ چینج کرنے کی کوشش کر رہی ہوں تاکہ اسے احساس ہو کہ زار کتنا ہرٹ ہوا ہے اور اسے ساتھ دینا چاہیے زار کا
مشی کی بات پر نینا نے ں فورا جواب دیا تینوں خاموشی سے اسے دیکھنے لگی اس کی بات میں دم تھا
ہم نے تو یہی چاہا تھا اسی لیے یہاں لائے تھے اسے۔۔۔۔۔۔اور کوشش بھی کی ان دونوں کو ملوانے کی لیکن کیا ہوا وہ مانی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اس نے اپنی بات ختم کر کے ان سب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا
نہیں بلکہ اس نے صاف منع کر دیا اور ہمیں بھی روک دیا کچھ کرنے سے۔۔۔۔۔۔۔لیکن دیکھو قسمت نے خود زار کو اس کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔۔۔کبھی سوچا ہے اتنی بڑی جگہ اتنے بڑے شہر میں وہ آ کر اس کے دروازے پر ہی کیوں رکا۔۔۔۔کیا یہ قسمت کا ایک اشارہ نہیں

بات تو تم بالکل صحیح کہہ رہی ہو ویسے۔۔۔۔اور دیکھو دونوں آج بھی ایک دوسرے کو اتنا ہی چاہتے کوئی کمی نہیں آئی

نیہا نے بھی اس کا ساتھ دیا

بلکل اور اگر اس موقع کو کھو دیا نا تو ہم کبھی اپنی دوست کی مسکراہٹ واپس نہیں لا پائیں گی اور اسے سمجھانے کی کوشش کریں گے تو وہ سمجھے گی بھی نہیں

زمل نے بھی اداس شکل بنائی اپنی بات ظاہر کی اور نینا نے مشی کی طرف دیکھا تو اس نے بات سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا

اسے احساس دلانا ہے کہ زار کا بھی حق ہے اس پر۔۔۔۔۔وہ اسے چاہتا ہے تو اسے چاہت کا بدلہ اس طرح نہیں ملنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے پاپا کے ڈر سے ساری زندگی ایسے نہیں گزار سکتے ان دونوں کو ایک ہونا چاہیے اٹلیسٹ ایک کوشش کرنی چاہیے اسے۔۔

نینا نے اپنی سوچ ان سب کے آگے رکھی اور وہ لوگ اس کی بات سمجھ گئے تھے

پتہ ہے میں اس سے کتنا پیار کرتا تھا۔۔۔۔۔۔اتنا

زار نے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر پیچھے تک لے گیا

پوری دنیا سے بھی زیادہ پیار کرتا تھا میں اس کو۔۔۔۔۔۔لیکن اس نے کیا کیا۔۔۔۔چھوڑ دیا مجھے۔۔۔۔۔۔۔اپنے اس۔۔۔۔۔۔۔۔اس ہٹلر باپ کے کہنے پر۔۔۔۔۔۔پھر بھی میں۔۔۔۔۔۔۔میں اس کی بات کبھی نہیں مانتا اگر اس نے مجھے میری محبت کا واسطہ نا دیا ہوتا

اس نے اداس شکل بنا کر کہتے ہوئے بوتل منہ سے لگائیں

اوراس کا وہ ہٹلر باپ۔۔۔۔ مچھڑ کہیں کا۔۔۔۔۔ پتہ نہیں خود کو کس جنگل کا شہنشاہ سمجھتا ہے ۔۔۔۔۔۔ اس کو بولا۔۔۔۔۔۔ کے پیار کرتا ہوں آپ کی بیٹی سے۔۔۔۔۔۔ چاہتا ہوں اُسے بہت۔۔۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔۔۔۔۔ اُسے پیار سے کیا لینا دینا۔۔۔ اُسے تو اپنے جیسا ڈائنا سور داماد چاہیے تھا اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے ہی پڑ گیا کے نہیں ہونے دونگا میری بیٹی سے شادی۔۔۔۔۔ نہیں مانوں گا تجھے داماد

جیسے مجھے داماد بنانے سے ان کی مونچھیں نیچے جھک جاتی۔۔۔۔ اُن کا سر گنجا ہو جاتا۔۔۔۔۔۔ ہٹلر راجپوت۔۔۔۔۔۔۔

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہوش میں تو کبھی نہ نکال پایا لیکن اب بے ہوشی میں اپنے سسر جی کو کوس رہا تھا روہی نے غصہ ہو کر سختی سے اسے پکارا زار نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا اور دوبارہ ویٹر کی جانب دیکھا

لیکن اس کے باپ پر مجھے اتنا غصّہ نہیں ہے جتنا اس پر ہے۔۔۔۔۔ اس کے باپ سے تھوڑی محبت کی تھی میں نے اس سے کی تھی نا۔۔۔۔۔ اسے تو۔ میرا ساتھ دینا چاہیے تھا نا

اسے تو معلوم تھا میں کتنا چاہتا ہوں اسے۔۔۔ میں نے اسے کہا تھا روحی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔۔۔ میں نہیں جی پاونگا تمہارے بنا۔۔۔۔۔۔ اور اس نے بھی وعدہ کیا تھا کہ نہیں جائے گی کبھی لیکن توڑ دیا وعدہ۔۔۔۔۔

روحی اپنا غصہ بھول کر اداسی سے اسے دیکھنے لگی

آخر یہ بھی تو اسی ڈائناسور کی بیٹی ہے نا۔۔۔۔ اس کو کہاں سے نظر آتا میرا دکھ۔۔۔۔۔۔ دونوں باپ بیٹی بلکل ہارٹ لیس ہے۔۔۔۔ کوئی فیلنگ نہیں ان کے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کو تو یہ بھی یاد نہیں رہا کے میرا نکاح ہوا تھا اس سے۔۔۔۔۔ بیوی ہے یہ میری۔۔۔۔ اسے میرے بارے میں سوچنا چاہیے تھا۔۔۔۔ لیکن اس نے اپنے باپ کے بارے میں سوچا۔۔۔۔۔۔ میں تو کچھ تھا نہیں نا اس کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے مچھڈ باپ نے کہا۔۔۔۔۔۔ روحی چھوڑ دو زار کو ورنہ میں مر جاؤں گا۔۔۔۔۔ اور روحی چلی اپنے باپ کے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ بھی نہیں دیکھا کے زار زندہ ہے کے نہیں

اس کے الفاظ اور اس کا بولنے کا انداز بھی اسی طرح بدل رہا تھا جیسے آنکھوں کا رنگ۔۔۔۔ کبھی اُداسی۔۔۔۔ کبھی غصّہ۔۔۔۔۔ کبھی شکوے۔۔۔۔۔

اگر یہ میرا ساتھ دیتی نا تو میں اس کے باپ سے کیا پوری دنیا سے بلکہ جناتوں سے بھی لڑ جاتا۔۔۔۔۔۔ ایک موقع نہیں دیا مگر مجھے نا اس نے نا اس کے باپ نے۔۔

وہ رک کے زمین کو دیکھنے لگا پھر سر اٹھا کر روحی کی جانب دیکھا

اگر اس کا باپ مجھے معافی مانگنے کو کہتا نا تو میں جھک جاتا اُن کے قدموں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں کے اُن کے لیے اپنی بیٹی کی خوشی سے بڑھ کر اُن کی انا ہو سکتی ہے۔۔۔۔ لیکن میرا ایگو میرے پیار سے بڑا نہیں ہے۔۔۔۔۔

روحی کا دل کیا اپنا سر اُس کے پیروں پر رکھ دے۔۔۔۔ اور اُس کا ہر دکھ اپنا لے

یار یہ بوتل تو خالی ہے۔۔۔۔۔ مجھے دوسری بوتل دے نا

اُس نے خالی بوتل کو پورا انڈیل کر غور سے دیکھتے ہوئے پھر ویٹر سے کہا روحی نے فوراً سر نفی میں ہلا کر اُسے روک دیا

سوری سر۔۔۔۔۔ سب ختم ہو گئیں۔۔۔ بار بند ہو چکا ہے

ویٹر نے روحی کے اشارے پر عمل کرتے ہوئے کہا تو وُاُسے حیرت سے گھورنے لگا پھر پاس بیٹھے آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں گلاس تھا اُس کے ہاتھ سے گلا چھین کر روحی کے روکنے سے پہلے جلدی سے دو گھونٹ لے لیے وہ آدمی اُسے غصے سے گھورنے لگا زار نے گلاس واپس اُس کی طرف بڑھایا سوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے اُس کے گلے لگ گیا اُس آدمی نے اُسے دھکا دے کے خود سے دور کیا روحی نے آگے بڑھ اُسے چیئر سے نیچے گرنے سے بچا لیا وہ سرخ آنکھیں سے اُسے دیکھنے لگا پھیرا اپنے کندھے سے اُس کا ہاتھ جھٹک کر دوبارہ ویٹر کی طرف دیکھا

اور تجھے پتہ ہے۔۔۔۔۔۔ اس سے بھی بڑھ کر جو ذمے دار ہے نا میری بربادی کا۔۔۔۔۔۔ وہ ہے میرا دل۔۔۔۔۔۔۔ ادھر دیکھ۔۔۔۔۔

وہ شخص روحی کو افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا زار نے اپنے دل کی جگہ ہاتھ رکھ کر کہا

اسے دیکھتے ہی ٹرین کے جیسے بھاگنے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔ دو سال میں میرے دل نے کبھی بھولنے نہیں دیا اسے۔۔۔۔۔ کتنی کوشش کی میں نے۔۔۔۔۔ کتنا سمجھایا اس دل۔ کو لیکن۔۔۔۔ اسے تو مجھے تڑپتا دیکھ کر مزا آتا تھا اسی لیے اور زیادہ یاد کرتا تھا اسے۔۔۔۔۔ انسان کے پاس دل ہونا ہی نہیں چاہیے

لیکن اگر میں چاہتا نا تو اس اذیت سے نکل سکتا تھا۔۔۔۔۔ بیوی ہے نہ یہ میری۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر لے آتا اسے اور اس کا باپ بھی نہیں روک سکتا تھا مجھے۔۔۔ لیکن کمبخت دل نہیں مانتا تھا۔۔۔۔۔۔ محبت تھی نا اس لیے۔۔۔۔۔۔ اگر اسے پانا میری ضد ہوتی تو اسے حاصل کیے بنا نہیں رہتا کبھی۔۔۔۔۔ کبھی تکلیف برداشت نہیں کرتا۔۔۔۔۔ مگر مجھے اُس ایک قسم نے روک لیا

وہ پھر کہتا چلا گیا اور دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر اُن پر سر رکھ دیا پھر جیسے کچھ یاد آنے پر سر دوبارہ اٹھا کر سامنے دیکھا

اور۔۔جس دن۔۔۔۔۔۔۔

بس کرو زار۔۔۔۔۔۔۔ بہت تماشا ہو گیا

روحی نے اب کی دفعہ آگے بڑھ کر اُسے ٹوکا

تماشہ۔۔۔۔۔۔۔ دیکھا۔۔۔۔اس نے میری زندگی کا تماشہ بنا دیا اُس کا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔اور آج چار باتیں سچ کیا کہہ دی اس سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔ اسے میری نہیں بلکہ لوگوں کی پرواہ ہے کے لوگ کیا سوچے گے۔ اس کی آنکھیں سب دیکھ سکتی ہے بس میرا درد نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

اُس کی بات پر بگڑتے ہوئے اُس کی جانب رخ کر کے بولا پھر اپنی جگہ سے اٹھ گیا

لیکن بس۔۔۔۔ انف۔۔۔۔۔۔۔ بہت ہو گیا پیار کا رونا۔۔۔۔۔۔۔

Nownomoremohabbat
Nomorepain
Nomoreimotions

اب میں لائف کو انجوائے کروں گا

اُس نے بلند آواز میں کہہ کر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ڈانس فلور کی طرف بڑھا وہاں لوگو کے درمیان میں لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھتا ہوا اُس طرف جانے لگا جہاں کچھ لڑکیاں چھوٹے چھوٹے کپڑوں میں کھڑی ڈانس کر رہی تھی اُس طرف روشنی کافی کم تھی اور لال رنگ میں سب عجیب سا نظر آ رہا تھا آتے جاتے لڑکے اُن لڑکیوں کے ساتھ بہت بد تمیزی سے برتاؤ کر رہے تھے

HeybabyI'mcoming۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واُن کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے زور سے آواز نکالنے لگا لیکن اتنے تیز میوزک میں اُس کی آواز کسی کو کیا سنائی دیتی لیکن روحی سمجھ گئی کے وہ کہاں جا رہا ہے اور فوراً بھاگ کے اُس کی طرف بڑھی وہ وہاں پہنچتا اُس کے پہلے روحی نے اُس کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا زار نے اُس کی طرف غصے سے دیکھا اور اُس کا ہاتھ جھٹک دیا اب کی دفعہ روحی کا ہاتھ اُس کی کالر پر تھا

زار رکو۔۔۔۔ تم وہاں نہیں جاؤ گے۔۔۔۔۔

اُس کے لہجے میں غصّہ تھا زار نے اُس کے چہرے سے نظر ہٹا کر اُس کے گریبان پر رکھے ہاتھ کو دیکھا ہاتھ ہٹاؤ فوراً۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ تمہارا ہاتھ کاٹ کر تمہارے پیر۔۔۔۔۔۔۔ مطلب دوسرے ہاتھ میں دے دوں گا

وہ اُس کے دھندلے نظر آتے چہرے کو دیکھ کر لڑکھڑاتی آواز میں بولا اور اُس کے ہاتھ کو دھکا دے کر اُسے پیچھے دھکیل دیا وہ جا کر۔ کسی سے ٹکرائی تھی اور اُس آدمی نے شرافت سے اُسے سہارا دے کر سیدھا کیا

Zarisfreenow

زار۔ لاپرواہی سے ہنس کر اُسے دیکھ پیچھے ہوتا ہوا پلٹ گیا اور اُن لڑکیوں کے درمیان کھڑا اُن کے ساتھ ڈانس کرنے لگا چہرے پر جلانے والی مسکراہٹ اور آنکھوں میں ضد لیے روحی کی طرف دیکھا وہ بے یقینی سے اُسے دیکھ رہی تھی اُسے لگا کے یہ زار ہو ہے نہیں سکتا زار کا ہاتھ ایک۔ لڑکی کی کمر پر تھا اور وہ لڑکی اس کے گلے میں بانہیں ڈالے مسکرا رہی تھی روحی نے آنکھیں بند کرلی اور جب کھول کر اُسے دیکھا تو وہ ہنستا ہوا اُسے دیکھ رہا تھا روحی نے بہت ہمت کر کے قدم اُس کی طرف بڑھائے

زار چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔

زار اُس لڑکی کے کندھے پر تھوڑی رکھے قدموں کو حرکت دے رہا تھا روحی نے اُس کا بازو کھینچ کر الگ کیا

۔اسٹاپ۔۔۔۔۔ دکھتا نہیں ہم بزی ہے۔۔۔۔

وہ اُسے دور لے جانے لگی تو اُس کا ہاتھ جھٹک کر کہا اور اپنا ہاتھ اُس لڑکی۔ کی طرف بڑھایا

Wilyoubeminetonight

اُس۔ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اُس لڑکی نے مسکرا کر ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے دیا تو۔ زار نے اُس کے ہاتھ پر ہونٹ رکھ دیا روحی اُسے بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ دیکھنے لگی اُس کے پیروں کے نیچے زمین ہلنے لگی تھی

چلو یہاں سے کہیں دور لے چلو مجھے بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُس لڑکی کے کندھے پر سر گراتے ہوئے کہا

زار یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کر کیا رہے ہو تم سمجھ بھی آرہا ہی تمہیں

روحی اُسے کھینچ کر سیدھا کھڑے کرتے ہوئے رونے کے درمیان بولی اور پہلی دفعہ زار نے اُسے سنجیدگی سے دیکھا جیسے وہ پورے ہوش میں ہو

ہر حد کو توڑ کر خود کو آزاد زندگی دینے کی کوشش کر رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس قید میں پچھلے دو سال سے تڑپ رہا ہوں اُس سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہوں

اُس کا لہجہ بھی اتنا ہی سنجیدہ تھا وہ سن ہو کر اُسے دیکھے گئی کوئی بات یہ کوئی جواب نہیں سوجھا زار اُس لڑکی کے ساتھ جب باہری دروازے سے نکلنے لگا تب وہ ہوش میں آئی اور اُس کی طرف بھاگی وہ لوگ لفٹ لے کر اوپر جانے لگے تھے اور روحی بنا دیر کیے سیڑھیاں چڑھ گئی لفٹ سے نکل کر وہ اُس لڑکی کے کندھے پر سے رکھے روم کی طرف بڑھنے لگا لڑکی اندر گئی اور وہ بھی دروازہ کھول کر اندر جانے لگا لیکن روحی نے سامنے آکر دروازہ بند کر دیا

زار چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس کا رخ بدلا

سنا نہیں تم نے آج کی رات میں اس کے ساتھ ہوں۔۔۔۔تم کل آنا اوکے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے دوبارہ دروازے کے ہنڈیل پر ہاتھ لیجاتے ہوئے بولا روحی نے اگلے ہی لمحے ہاتھ اٹھا کر اُس کی بات کا جواب دیا سنسان کوریڈور میں تھپڑ کی آواز گونجی اور وہ سن ہو کر دیوار کو دیکھنے لگا

ہوش میں آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا بکواس کیے جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے بے یقینی سے دیکھ کر غصے سے بولی زار نے اُس کی جانب ایسے دیکھا کے نا اُس کی آنکھوں میں کوئی غصّہ تھا۔۔۔۔ نا نشے میں ڈوبی بوجھل پلکیں باڈھیر ساری شکایتیں اور سوال روحی کو اگلے ہی لمحے اپنی بیوقوفی کا احساس ہوا تو دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے پھر اُس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے

تم ایسے نہیں ہو زار یہ گندگی تمہیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی۔۔۔۔۔۔ تم ایک اچھے انسان ہو۔۔۔۔۔۔ یہ سب تمہاری زندگی کا حصہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ خود کو گناہ کی طرف مت دھکیلو ۔۔۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تم یہ سب مجھے تڑپانے کے لئے کر رہے ہو۔۔۔۔۔ بس کردو۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب ہو کر اُس کے سینے سے لگ گئی زار نے اُسے بازو سے پکڑ کر الگ کر کے اُس کی آنکھوں میں دیکھا

غلط فہمی ہے تمہاری میں یہ سب تمہیں تڑپانے کے لیے نہیں بلکہ اپنی تڑپ کو ختم کرنے کے لیے کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ تم کیا چاہتی ہو میں ساری زندگی تمہارے چھوڑ جانے کا دکھ لے کر روتا رہو۔۔۔۔ نہیں بس بہت ہو۔۔

۔۔۔۔Imnotstillaonewomanman

وفا۔۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔۔ جذبات۔۔۔۔ سب فریب ہے۔۔۔ اس فریب سے پیچھا چھڑانا ہے مجھے

اُس پل وہ کہیں سے بھی نشے میں نہیں لگا جیسے سارا نشا ختم ہو گیا ہو لیکن اُس کی آنکھیں جو پوری طرح سرخ ہو چکی تھی روحی کو ڈرا رہی تھی

جانتی ہوں تکلیف ہوئی ہے تمہیں۔۔۔۔لیکن کیا اس سے تمہاری تکلیف کم ہو جائے گی۔۔۔۔کیا تمہیں یقین ہے کہ اس سے سب ٹھیک ہو جائے گا

سب تو کبھی ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔جو زخم تم نے دیئے ہے وہ نہیں بھرے گے اتنی آسانی سے۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن یہ چند لمحے مجھے ہوش سے بے گانہ کر کے اُس تکلیف کے احساس کو کم ضرور کر دے گے

اُس نے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس کی بات کا جواب دیا اور اُسے جھٹکا دے کر خود سے دور کیا

۔۔۔اب خدا کے لیے چلو جاؤ میری زندگی سے۔۔۔۔۔جینے دو مجھے چین سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے روحی کی طرف دیکھ کر کہا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا وہ چند پل بند دروازے کو دیکھتی رہی پھر مرے مرے سے قدم اٹھا کر سیڑھیاں اترنے لگی اُس کی سانسیں رکنے لگی تھی جنہیں وہ منہ کھولے لینے کی کوشش کر رہی تھی

کافی دیر ہو گئی ہے ہمیں اب چلنا چاہیے

مشی نے گھڑی میں دیکھتے ہوئے کہا

لیکن زار اور روحی تو اب تک آئے نہیں۔۔۔۔۔

نیہا نے بوریت سے کہا

میں فون کرتی ہوں اُسے۔۔۔۔۔۔۔

رہنے دو نا ہو سکتا ہے دونوں بات کر رہے ہو۔۔۔۔کیوں ڈسٹرب کرے۔۔۔۔ایسا کرتے ہیں ہم لوگ فلم دیکھنے چلتے ہیں

نینا نے اُسے روکتے ہوئے کہا

اتنی رات کو فلم۔۔۔۔۔۔۔۔گیارہ بج رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا

تم لوگ چلو تو صحیح۔۔۔مجھے سب پتہ ہے

۔ہاں چلو یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے تھوڑی دیر انجوائے کر لیتے ہیں

نیہا نے اُس کا ساتھ دیتے ہوئے کہا وہ چاروں اپنی جگہ سے اٹھ گئیں

میں روحی کو میسج کر کے بتا دیتی ہوں اور یہ بھی کہہ دیتی ہوں کے زار کے ساتھ گھر آجائے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔نینا نے باہر نکلتے ہوئے اپنا فون نکال کے کہا

اُس نے روحی کو جواب دے کے دروازہ بند کر دیا اور دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا دل۔ میں درد ہو رہا تھا اُس کے آنسو دیکھ کر لیکن وہ خود کو پتھر بنے دیکھ رہا تھا

کتنی دیر لگا دی کب سے انتظار کر رہی تھی میں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اُسے اندر آتا دیکھ مسکراتے ہوئی بیڈ سے اٹھ کر اُس کے پاس آئی زار نے اُسے ایک نظر دیکھ کر لب بھینچے اور سنجیدگی سے کچھ سوچتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھا اُس کا نشا جیسے کمزور پر گیا تھا وہ لڑکی اُس

کے قریب آئی اور اُس سے لگ کر کھڑے ہوتے ہوئے اُس کے چہرے پر انگلی پھیرنے لگی اُس کا دھیان کہیں اور ہی تھا۔۔۔ نا وہ اُس کی کسی حرکت کو۔ محسوس کر رہا تھا نہ دیکھ رہا تھا

Soshallwestart

لڑکی اپنا ہاتھ اُس کے چہرے سے گلے تک لاتے ہوئے بولی اور اُس کے شرٹ کی بٹن کھولنے لگی دو بٹن پہلے سے ہی کھلے تھے تیسرا بٹن کھول کے اُس نے چوتھے پر ہاتھ رکھا تو زار نے اُس کا ہاتھ پکڑ کے پیچھے کیا اور اُسے انگلی سے رکنے کا اشارہ کیا و لڑکی اُس کا چہرہ دیکھنے لگی زار نے اُسے پیچھے کیا اور پلٹ کر دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گیا

باہر اُس نے کوریڈور کے آخر تک دیکھا لیکن وہ کہیں نہیں تھی چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک گہری سانس لی اور جلدی سے نیچے کی طرف جانے لگا

اس نے نینا کا میسج دیکھ کر موبائل لاپرواہی سے صوفے پر پھینکا اور خود بھی وہیں بیٹھ گئی زار کے رویے پر انسوں بہاتے ہوئے ساتھ ساتھ خود کو بھی کوسنے لگی زار کا اُس لڑکی سے اتنی بیباکی سے گلے لگنا اور اُسے ہاتھ لگانا سب سوچ کر ہی اُسے تھرتھراہٹ محسوس ہونے لگی اُس نے اپنا اوپری جیکٹ نکالا اور صوفے پر پھینک کر روم میں آگئی ڈراور میں نیند کی گولیاں تلاشنے لگی جو آجکل اُسے سکون دیتی تھی لیکن آج وہ بوتل بھی خالی اُسے منہ چڑا رہی تھی کے آج سکون نہیں ملے گا اُس نے بوتل زور سے دیوار پر ماری اور پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بیڈ پر گر گئی

روحی۔۔۔۔۔۔۔

اگلے چند منٹ میں ہی زار کے پکارنے پر وہ بجلی کی تیزی سے اٹھ کر دروازہ کی طرف دیکھنے لگی زار نے اندر آکر جب اُسے دیکھا تو سکون کی سانس لی اور آنکھیں بند کر کے کھولیں اگلے ہی لمحے چند قدم کا فاصلہ مٹا کر اُس کے قریب آیا اور اُسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ہوے سختی سے خود میں بھینچ لیا روحی نے آنکھیں بند کر کے خود کو اُسے سونپ دیا

مجھ سے ایک پل برداشت نہیں ہوتا تمہارے بنا۔۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی نشہ کوئی حسن وہ سکون نہیں دے سکتا جو تمہاری ایک جھلک دیکھنے سے ملتا ہے مجھے اپنی سانسیں بے معنی لگتی ہے تمہاری خوشبو کے بنا

اُس کے بالوں میں اور کمر پر اضطرابی کیفیت میں ہاتھ چلاتے ہوئے اُسے خود میں سماتا رہا اس کے۔ وجود سے آتی شراب کی بدبو الگ اسے پریشان کر رہی تھی

زار۔۔۔۔۔۔۔۔اُس کے اتنے شدید عمل پر روحی نے سانس بحال کرتے ہوئے اُس کا نام پکارا زار نے بالوں سے ہاتھ سامنے لا کر اُس کے گلے میں ڈالتے ہوئے اُس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور ہونٹوں کو فوکس کرتے ہوئے جھک کر اُنھیں اپنے لبوں میں قید کر لیا روحی نے اُس کی شرٹ کو پیچھے سے مٹھیوں میں جکڑ لیا

ایک پل کے لئے اسے کوئی ہوش نہیں رہا تبھی وہ اس جذبات کے سمندر میں ڈوبتی چلی گئی۔

۔زار اس کی کمر پر موجود ہاتھ کو دھیرے سے حرکت دے کر سامنے پیٹ تک لے آیا اور بنا ہٹائے اوپر لے جاتے ہوئے اس کی گردن پر رکھا اس کے اس عمل سے روحی کو اپنے جسم میں بجلی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی اور اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور اس کے ہاتھ ہٹا کر لبوں کو آزاد کروایا اور

ایک قدم پیچھے ہوئی زار اس کی جھکی نظروں کو دیکھتے ہوئے دوبارہ اس کے قریب ہوا اور اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے گلے میں موجود بالوں کو پیچھے کیا روحی نے اس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا

نہیں زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسا مت کرو

اس کی آنکھوں میں جذبات کا مچلتا ہوا طوفان دیکھ کر وہ گھبراتی ہوئی بولی

مت روکو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دوری برداشت نہیں کر سکتا تم سے۔۔۔۔۔۔ہر فاصلے کو ختم کر دو اب۔۔۔۔۔۔دم گھٹتا ہے تمہارے بنا۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکا دی روحی نے کچھ کہنے کے لئے دوبارہ لب کھولنے چاہے تو زار نے ان پر انگلی رکھ کر اسے چپ کروا دیا

کوئی انکار نہیں۔۔۔۔کوئی مجبوری نہیں۔۔۔۔۔بھول جاؤ سب کچھ صرف ایک بات یاد رکھو زار مرتا ہے تم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے سرگوشی میں کہتے ہوئے اس کے لبوں سے انگلی ہٹا کر وہاں اپنے ہونٹ رکھ دیے اور وہ بے بس ہو کر اس کی گرم سانسیں اپنے اندر محسوس کرتی رہی زار نے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنی انگلیاں اس کی انگلیوں میں پھنساتے ہوئے پیچھے لے جا کر اپنی پیٹھ پر رکھا اس کے لبوں کو ریلیز کر کے ہونٹ ٹھوڑی تک لاتے ہوئے گلے سے نیچے لے جانے لگا ساتھ ہی روحی کو

اپنے شولڈر سے ٹی شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے جلدی سے زار کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا زار نے سر اٹھا کر اس ۔ کی آنکھوں میں دیکھا

۔زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ہوش میں نہیں ہو۔۔۔۔۔۔

اس ۔ نے فورا پلٹ کر چہرہ دوسری جانب کر لیا زار نے آگے آ کر اس کی پشت سے لگتے ہوئے سر اس کے بالوں میں دئے انھیں ہونٹوں سے چھوتا رہا

میں کبھی ہوش میں نہیں آنا چاہتا۔۔۔۔۔۔ آج ہر حد پار کر دینے کی ہمت دی ہے اس بے ہوشی نے۔۔۔۔

اس کے کان ۔ کے ۔ قریب سرگوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو چوم کر گردن پر لب رکھے

یہ غلط ہے زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ ٹی شرٹ کے اندر سے پیٹ پر رینگتا محسوس ہوا تو تڑپ کر بولی

کچھ غلط نہیں۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اسی طرح سرگوشی میں کہتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب موڑا اور اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے خود اس پر جھکا رو ہی اسے کھا لی کھا لی نظروں سے دیکھنے لگی جب زار اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا کر اسے دیکھتا ہوا اس کے چہرے پر جھکنے لگا روحی نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا

نہیں زار ایسا مت کرو۔۔۔۔۔۔ میں نے پاپا سے وعدہ کیا تھا

زار کی نظر اس کے ہونٹوں پر تھی اور وہ اس کی کوئی بات جیسے سننے کے بلکل موڈ میں نہیں تھا

آج تمہیں ہر وعدو توڑنا ہوگا۔۔۔۔۔۔آج تمہیں میرا سوچنا ہوگا میری محبت کا سوچنا ہوگا ہمارے رشتے کو یاد رکھو بس۔۔۔۔

اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر لے جا کر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا روہی کو لگا اس کا کوئی انکار کام نہیں آئے گا شاید وہ اس بار اپنی ضد پوری کر کے ہی مانے گا اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور بس اس کے ہر لمس کو محسوس کرتی رہی لیکن بند آنکھوں کے سامنے اس کے پاپا کا چہرہ گھوم رہا تھا اور ان سے کیا ہوا وعدہ یاد آ رہا تھا وہ اسے پیچھے کر کے جھٹ سے اٹھ بیٹھی

میں یہ نہیں کر سکتی زار۔۔۔۔۔

اب کی دفعہ کافی سختی سے بولی تھیں جیسے پکا ارادہ ہو ایک ہی پل میں زار کے چہرے پر غصہ نظر آنے لگا تھا اس کی اتنی بے حسی پر اس کا دل بھرنے لگا تھا اس نے روحی کے گلے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی جانب کھینچا

تمہیں کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم پر حق رکھتا ہوں میں۔۔۔۔۔میرے ساتھ یہ کیوں کرتی ہو تم ہمیشہ ۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے ادھورا کیوں چھوڑ دیتی ہو ہر بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں ہر بار اپنی مرضی چلا کر آخر میں مجھے خود سے دور کر دیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔جواب دو

زار اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے اور خفگی سے بولا روہی اس کے جذبات کا کبھی خیال نہیں کرتی تھیں اور یہ بات اسے اندر ہی اندر جلا دیتی تھی

مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی اتنی سخت گرفت پر سسکتے ہوئے بولی

مجھے بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔سانس لینا مشکل ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ناجی پا رہا ہوں نہ مر سکتا ہوں۔۔۔۔۔مجھے بتاؤ میں کیا کروں

اس نے روہی کے گلے سے ہاتھ ہٹا کر اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے خود سے لگایا

تم میری زندگی میں آئی۔۔۔۔۔۔۔مجھے اپنے پیار کا اعتراف کرنے پر مجبور کیا۔۔۔۔۔۔۔میرے پیار کو جنون میں بدل دیا اور ایک دِن خود فیصلہ سنا کر خود سے دور کر دیا۔۔۔۔۔۔تم نے غلط فیصلہ لیا تم میرے ساتھ غلط کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بہت غصے سے بولا تھا روحی کو اس سے خوف آیا اور وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی لیکن جب زار کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اس کے ہاتھ پر گرا تب اس کی گھبراہٹ حیرت میں بدل گئی اور حیرت دکھ میں

اگر تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بہت دھیرے اور رکتے رکتے پوچھا زار اسے دیکھنے لگا اور پھر دیکھتا گیا کتنی دیر تک دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے

میرے ساتھ زبردستی کر سکتے ہو۔۔۔۔مجھے مجبور بھی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔لیکن میرا دل راضی نہیں ہے تو کیا مجھے زندگی بھر خود پر شرمندہ ہوتے دیکھ پاؤ گے

زار کے پاس اس کی بات کا شاید کوئی جواب نہیں تھا وہ چپ تھا اور روہی نے دوبارہ وہی بات کی جو وہ پہلے بھی کہہ چکی تھی زار نے اس سے نظر ہٹا کر نیچے دیکھا اور وہاں سے اٹھ کر بیڈ سے اتر گیا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔جا رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔

بنا اس کی جانب دیکھے بولا اور اپنی شرٹ کے کھلے بٹن بند کر کے چہرے پر ہاتھ پھیرا روحی اتر کر اس کے پاس آ ئی زار نے اس کی جانب دیکھا

اور پھر کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤنگا۔۔۔۔۔ تم سے شکایت کرنے بھی نہیں اور تمہارا حال جاننے بھی نہیں۔۔۔۔ زندگی میں کبھی اپنی شکل نہیں دکھاؤ گا تمہیں۔۔۔۔۔۔

بہت اطمینان سے کہتے ہوئے اس نے روہی کو اندر تک بے چین کر دیا

تم ساری زندگی اپنا وعدہ نبھاتی رہنا۔۔۔ اور میں تم سے محبت کرنے کی سزا بھگتوں گا

چند پل خاموش رہنے کے بعد آنکھوں میں خفگی لئے اسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے بولا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن باہر نکلنے سے پہلے اسے پلٹ کر دیکھا

مجھے مرتے دم تک افسوس رہیگا کے میں نے اپنی محبت۔۔۔ تم پر ضایع کر دی

اس کے الفاظ تیر کی طرح روحی کے سینے میں چبھے اور اس کا۔ دل دھڑکنا بھال گیا اور جب وہ گیا تو لگا روحی کی سانسیں بھی تھم گیی ہے کچھ ہی منٹ بعد وہ ہوش کھو کر زمین پر گری لیکن تب تک زار اس سے دور جا چکا تھا

کل نہیں لکھ پائی کیونکہ مصروف تھی۔۔۔۔۔ لیکن آج کی اپی لانگ ہے۔۔۔۔۔ اس لیے کوئی شکایت نہ کرے بلکہ اپی کیسی لگی یہ بتائیں۔۔۔۔

اوراب ہم کلائمکس پر آچکے ہیں چند قسطیں بچی ہے آپ لوگ اندازہ لگائے کے آگے کیا ہوگا۔۔۔۔روحی اورزار مل پائے گے یہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔روحی کی حالت کا اُس کے پاپا پر اثر ہوگا یہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔اورہاں
شیرا ابھی زندہ ہے کیا لگتا ہے کیا انجام ہوگا کہانی کا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ہسپتال کے بستر پر موجود پایا جب وہ سب گھر واپس آئی تو انہوں نے روحی کو اپنے کمرے میں بیہوش پڑے دیکھا سب مل کر فوراً اُسے ہسپتال لے کر آئیں اور ساتھ ہی عزیز صاحب کو بھی فون کر کے بتا دیا وہ بھی سب چھوڑ کر کچھ ہی گھنٹوں میں ہسپتال پہنچے سب باہر ہی بیٹھی تھی اور ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی عزیز صاحب کے وہاں پہنچتے ہی ڈاکٹر بھی باہر آگیا اُن کی طبیعت اب بہتر ہے۔۔۔۔۔آپ لوگ چاہے تو مل سکتے ہیں اُن سے۔۔۔۔۔
انہوں نے باہر آکر اُنہیں خبر دی تو عزیز صاحب نے سکون کی سانس لی
آپ میرے ساتھ آئیں سر مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے
ڈاکٹر نے تسلی بخش خبر دینے کے بعد عزیز صاحب کو مخاطب کر کے بات کرنے کو کہا تو اُنہیں ٹینشن ہونے لگی مشی اور باقی سب اندر چلی گئی جب کے ڈاکٹر کے کہنے پر عزیز صاحب اُن کے پیچھے چل دیئے

روحی آنکھیں کھول ایک ایک کو دیکھ رہی تھی جو کب سے خاموش منہ لٹکائے کھڑی اُسے دیکھ رہی تھیں

تم لوگ یوں منہ بنائے کیوں کھڑی ہو جیسے میں مر گئی ہوں۔۔۔۔ارے بابا ٹھیک ہوں میں بلکل روحی مسکرا کر بولی اور اٹھ کر ٹیک لگائے بیٹھ گئی مشی اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے دیکھنے لگی

تمہیں دیکھ کر بہت ڈر گئے تھے ہم کل رات۔۔۔۔۔۔۔کیا ہو گیا تھا روحی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور زار ۔۔۔۔۔۔۔

چلا گیا وہ۔۔۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔شاید کبھی معاف نہیں کریگا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے بہت ہرٹ کیا اُسے۔۔۔۔۔۔تم نے ٹھیک کہا تھا نینا۔۔۔۔۔۔میں نے دوسری بار زیادتی کی ہے اُس کے ساتھ

اُس نے مشی سے بات کرتے ہوئے آخر میں نینا کو دیکھا

تم نے اُسے روکا کیوں نہیں روحی

تم جانتی ہو میں یہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکا کر بولی

اور خود کو یوں تکلیف دے سکتی ہو۔۔۔۔۔دیکھو ذرا خود کو کیا حالت بنا کر رکھی ہے اپنی

میں بلکل ٹھیک ہوں مشی کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔۔۔بس ذرا سا چکر آ گیا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے نارمل انداز میں کہا لیکن چاہ کر بھی نارمل نہیں رکھ پائی اور مشی کے دیکھنے پر تو وہ ہو سکا بھی ٹوٹ گیا تب ہی اُداسی سے اُسے دیکھا

اُسے جاتا دیکھ سانس رک رہی تھی میری۔۔۔۔۔۔اُس نے جو کہا شاید اتنا تکلیف دہ نہیں تھا پر جس طرح وہ مجھے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں بتا نہیں سکتی مشی۔۔۔۔اُس کی نظریں میرے دل میں تیر کی طرح چبھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا کوئی میرا دل اپنے پیروں تلے کچل رہا ہو۔۔۔۔۔بہت ہرٹنگ مومنٹ تھا وہ مشی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں بھر آئی تھی اور مشی نے اُسے گلے لگا لیا

پینک اٹیک تھا۔۔۔اکثر جب انسان کسی گہرے صدمے کا شکار ہو جاتا ہے یا کسی ایسی سچویشن میں پھنس جاتا ہے جہاں اس کے لیے فیصلہ لینا بہت مشکل ہو۔۔۔۔۔اور وہ اس کا سامنا نا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔مطلب ذہنی تناؤ کی وجہ سے انٹرنل باڈی افیکٹ ہوتی ہے اُسے پینک اٹیک کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ صرف ایک بار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس طرح ہم زندگی سے ہار مان کر خودکشی کا سوچتے ہے یہ بلکل ویسا ہی ہے اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے بھلے ہی چند منٹ کے لیے انسان کی حالت باہر سے بری نظر آتی ہے لیکن اس کے ذہن میں جو بات ہے وہ آسانی سے ختم نہیں ہوتی اور کسی بھی وقت وہ اپنا اثر دکھا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو سکتا ہے

عزیز صاحب ڈاکٹر کے کیبن میں بیٹھے تھے اور ڈاکٹر تفصیل سے اُنھیں روحی کے بارے میں سمجھا رہا تھا حالانکہ اُنھیں اس کی ضرورت نہیں تھی وہ جانتے تھے دو سال سے اُسے دیکھ رہے تھے اُنھیں پتہ تھا کے اُن کی بیٹی کے ذہن پر کونسا بوجھ ہے

جب تک وہ انسان ڈپریشن میں ہے اس طرح کے اٹیک ہو سکتے ہیں اور ضروری نہیں کے ہر بار نتیجہ برا نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسے میں بس ایک ہی علاج ہے ذہنی سکون۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات کو وہ غور سے سن رہے ہیں

اس سے لڑنے کے لیے تھراپی شروع کرنا ہو گا کچھ ہفتے تک یہ سیشن چلے گا تاکہ ذہن میں جو باتیں مسلسل پریشان کیے جا رہی ہے اُن سے مریض کو باہر نکالا جائے۔۔۔۔۔۔ یہ اس کا سب سے بہتر علاج ہے۔۔۔۔ میں آپ کو صلاح دوں گا کے جتنی جلدی ہو اس پر سوچ کر فیصلہ کر لیں

ہم جانتے ہیں اس بیماری کا علاج کیا ہے۔۔۔۔ اُنہوں نے دل ہی دل میں خود کو بتایا تھا اور ایک نئے فیصلے پر پہنچ کر اپنی جگہ سے اٹھ گئے

شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اٹھ کر ڈاکٹر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

پریشان نہ ہو آپ۔۔۔۔۔۔۔ کل تک آپ اُنہیں گھر لے جا سکتے ہیں

ڈاکٹر نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا

ٹینشن مت لیجئے بلکل بھی۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا

وہ ڈاکٹر کے کبین سے باہر نکلے تو باہر مشی کو کھڑے پایا اُنھیں دیکھتے ہی وہ بولی اُنہوں نے سر اثبات میں ہلا دیا

وہ بھلے ہی مر جائے گی لیکن آپکا وعدہ نہیں توڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیے آپ بلکل فکر مت کیجیئے۔۔

مشی کے اگلے جملے پر اُنہوں نے اُسے حیرت سے دیکھا اُس کا طنز و بخوبی سمجھ گئے

۔۔۔جب اس نے آپ کے لیے اپنی خوشیاں قربان کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی خواہشوں کو مار دیا۔۔۔۔۔۔تو زندگی کیا چیز ہے۔۔۔۔۔۔زندگی بھی قربان کر دیگی آپ کی خاطر۔۔۔۔۔اچھی بیٹی بننے کا اور اپنے پاپا کو تکلیف نہ دینے کا پاگل پن سوار ہے اس پر۔۔۔۔تبھی تو اس رشتے کو بھول گئی وہ جسے نبھانا اس کا پہلا فرض ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک بار پھر اس کے سامنے اس کی محبت آئی تھی اس کی خوشیاں آئیں تھیں۔۔۔۔لیکن اس نے اُنہیں ٹھوکر مار دی۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کے اُسے تو اپنے پاپا کے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا۔۔۔اسی لیے تو ایک بار پھر اپنی تقدیر سے لڑ رہی ہے۔۔۔لیکن شاید اب کمزور ہو گئی ہے اسی لیے اس حالت میں پہنچ گئی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آپ فکر مت کیجیئے آپکی انا کو ٹوٹنے نہیں دیگی کبھی۔۔۔چاہے خود قبر میں کیوں نے پہنچ جائے۔۔۔۔۔۔آپ نے بہت اچھی چال چلی تھی کسی صورت نہیں ہارے گے آپ۔۔۔مبارک ہو

وہ آخر میں مسکرائی عزیز صاحب کے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ دیکھ کے اُسے خوف آرہا تھا لیکن پھر بھی وہ مضبوط بنی رہی

تمیز سے بات کیجیئے۔۔۔۔۔۔ہم آپ کا لحاظ کر رہے ہیں۔۔۔کیوں کے آپ ہماری بیٹی کی سب سے اچھی دوست ہے

واؤانکل۔۔۔۔۔

مشی اُن کے بات پر ہنسی

۔اپنی بیٹی کا تو کوئی خیال کیا نہیں آپ نے مجھ پر یہ احسان کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساری دنیا کی پرواہ ہے آپکو سوائے اپنی بیٹی کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں ماں باپ کی قربانیوں کا کوئی سلہ نہیں ہوتا لیکن پہلی بار دیکھ رہی ہوں کے اپنے اولاد سے بار بار قربانیاں لی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ تھینک گاڈ میرے ڈیڈ آپ جیسے نہیں ہے ورنہ پتہ نہیں میرا کیا ہوتا

مشی اپنی بات ختم کر کے وہاں سے چلی گئی اور وہ اُس کی پشت کو دیکھتے رہ گئے

Iamsorryroohi

میں تمہیں یوں تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ میں تو بس سب ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی یار پر میری وجہ سے

عزیز صاحب اندر جانے کی بجائے اُس روم کی کھڑکی کے پاس کھڑے رک کر اُسے دیکھنے لگے تھے شاید اُس کے سامنے جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

نینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں جانتی ہوں۔۔۔۔ تم نے جو کیا وہ میرے لیے کیا۔۔۔۔۔اور تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔ میں تو بہت لکی ہوں کے مجھے تم جیسے دوست دیے اللہ نے

وہ نینا کی بات کاٹ کر بولی

۔۔۔۔۔لیکن یہ میری تقدیر کا لکھا ہے جو بدل نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔یہ کہانی ادھُوری ہی رہنی ہے

یہ تقدیر خدا نے نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے پاپا نے لکھی ہے
مشی نے غصے سے کا لیکن وہ مسکرا کر اُسے دیکھنے لگی

خدا کے بعد ماں باپ کا ہی تو درجہ ہوتا ہے نہ مشی۔۔۔۔ اور میرے پاپا تو میرے ماں اور باپ دونوں ہے تو کیا اُنھیں حق نہیں میری زندگی کے فیصلے لینے کا
یہ تو صرف ایک زندگی ہے اگر مجھے کئیں زندگیاں بھی ملے تو اُنھیں بھی اپنے پاپا کے نام کر دوں
عزیز صاحب اپنی بیٹی کی باتوں پر اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے دیکھنے لگے
زار کی جگہ میری زندگی میں کبھی کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔۔۔ چاہے وہ دور کیوں نہ ہو لیکن ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اُس کا نام میرے نام کے ساتھ مرتے دم تک جڑا رہے گا
۔۔۔۔۔۔۔۔ بس میری زندگی میں اُس کی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ اور یہ زندگی تو پاپا کی ہی دی ہوئی ہے نہ تو کیا حق ہے مجھے اس بات پر افسوس کرنے کا
روحی اُن چاروں کی خاموشی اور اُداسی کو محسوس کر سکتی تھی اُس کے سامنے سب چپ تھی عزیز صاحب وہاں سے ہٹ گئے اور دروازے کی طرف بڑھ کے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اُنھیں دیکھ کر روحی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور دھیرے سے مسکرا دی جب کے وہ چاروں باہر نکلنے لگی
آپ یہیں رک جائیں مشال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
عزیز صاحب کے کہنے پر مشی وہیں رک گئی اور نینا زمل اور نیہا باہر چلی گئی عزیز صاحب آ کر بیڈ کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئے
یہ کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی۔۔۔۔۔۔۔ اس لیے تو یہاں نہیں بھیجا تھا آپ کو۔۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب اُداسی سے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولے

میں ٹھیک ہوں پاپا۔۔۔۔۔۔۔بس وہ الٹا سیدھا کھانا اور بدلتا موسم اس وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں بہلانے کی کوشش مت کیجئے۔۔۔۔۔۔ ہم آپ کا جھوٹ سمجھتے ہیں۔۔۔اس لیے صرف سچ بولیے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کاٹ کے بولے روحی اُنھیں حیرت سے دیکھنے لگی

کیا اس طرح سزا دینا چاہتی ہیں آپ ہمیں

عزیز صاحب نے اُس کی طرف دیکھ کر ندامت سے کہا تو وہ تڑپ کے اُنھیں دیکھنے لگی

نہیں پاپا

اُس نے اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں میں دباتے ہوئے بولی جب کے مشی کو اپنے کچھ دیر پہلے والے برتاؤ پر افسوس ہوا

ہم جانتے ہیں ہم نے زیادتی کی ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ لیکن صرف آپ کا بھلا چاہا ہم نے۔۔۔۔۔ آپ کو اس حال میں پہنچانا ہمارا مقصد نہیں تھا

ہم نے دکھ دیے آپ کو۔۔۔۔ لیکن آپ نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی ہم سے بدلہ لینے میں

روحی اُنھیں حیرت اور پریشانی سے دیکھتی ہوئی سر نفی میں ہلا دی

آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔ آپ کو اس حال میں دیکھ کر خوشی ہوتی ہے ہمیں۔۔۔۔۔۔ نہیں روحی۔۔۔۔۔۔ بلکہ دل دکھتا ہے ہمارا۔۔۔۔۔۔ ہر دِن اپنے فیصلے پر پچھتاوے کے ساتھ خود کے باپ ہونے پر لعنت بھیجتے ہیں ہم۔۔۔۔

اُس نے اُن کے ہاتھ پر سر رکھ دیا

ہمیں زار میں کبھی کوئی برائی نظر نہیں آئی بلکہ ڈھونڈنے سے بھی نہ ملی لیکن اُس نے جب ہم سے کہا کے وہ کچھ بھی کر کے ہم سے جیتے گا تب ہماری انا ہم پر حاوی ہو گئی ہم کچھ نہیں دیکھ پائے نا آپکی خوشی نہ اُس کا آپ کے لیے ہم سے لڑجانا کچھ بھی نہیں بس ایک بات دماغ میں رہ گئی کے اُس نے ہمیں چیلنج کیا ہے جسے ہمیں ہارنا نہیں ہے

مشال کے ساتھ روحی بھی سن ہو کر اُنھیں دیکھنے لگی لفظ جیسے کہیں کھو گئے تھے عزیز صاحب نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھا

لیکن یہ جیت بھی ہماری ہار ہے۔۔۔۔ ہم کچھ نہیں چاہتے بس ہمیں ہماری بیٹی چاہیے پہلے کی طرح ہنستی مسکراتی۔۔۔ ہم سے جھگڑتی ہوئی۔۔۔۔ عزیز راجپوت کا جھکنا ناممکن ہے لیکن ایک باپ اپنی بیٹی کو دکھ دینے کے لیے جھک کر معافی مانگ رہا ہے

نہیں پاپا ایسا مت کہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔۔۔ آپ کبھی غلط نہیں ہو سکتے۔۔۔۔۔ آپ دنیا کے سب سے اچھے پاپا ہے

وہ جلدی سے کہتی ہوئی اُن کے سینے سے لگ کر بچے کی طرح رو دی مشی بھی سے جھکائے اپنی آنکھ کے کنارے کو صاف کرنے لگی

ہماری وجہ سے اس حالت تک پہنچنے کے بعد بھی آپ یہ کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے یونہی سینے سے لگائے اُسے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بول روحی نے پیچھے ہو کر اُنھیں دیکھا

نہیں پاپا بلکہ اُس ہر بات کے لیے جو آپ کو اوروں سے خاص بناتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ مما کے جانے کے بعد کبھی اُن کی کمی محسوس نہ ہونے دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔ میرے ذرا سا رونے پر پریشان ہو جانے کے لیے۔۔۔۔۔۔ میری ڈول ٹوٹنے پر میرا کمرہ ڈھیر ساری ڈولز سے بھر کر مجھے سرپرائز دینے کے لیے۔۔۔۔۔

جس کے سامنے ساری دنیا جھک کر سلام کرتی ہی اُسے اپنی بیٹی سے بات کرتے وقت اپنے گھٹنوں پر بیٹھتے ہوئے اُسے منانے کے لیے

کتنی چیزیں کتنی باتیں ہے جو آپ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا میں اتنی بیوقوف تو نہیں کے آپ کی ایک بات کے لیے اُن سب باتوں کو فراموش کر دوں

گناہ گار ہے ہم۔۔۔۔۔۔ آپ کی خوشیوں کے دشمن بنے رہے اب تک لیکن اب

نہیں۔۔۔۔۔ آج ہم آپ کو اپنی ہر قسم ہر وعدے سے آزاد کرتے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے روحی کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا وہ حیرت سے اُنھیں دیکھ رہی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کے خوش ہو یا اپنے پاپا کو اس طرح دیکھ کر رو لیے

آج ہم آپ کی زندگی کا یہ فیصلہ لیتے ہیں کے ہماری بیٹی بس خوش رہے گی۔۔۔۔۔۔ ہم نا اُس کے لیے دولت چاہتے ہیں نہ عیش و آرام۔۔۔۔ بس اُسے خوش دیکھنا چاہتے ہیں

ہم آپکے فیصلے پر دل سے راضی ہے ہمیں زار پر یقین ہے اُس نے پہلے بھی جیسے آپکی حفاظت کی ہے ساری زندگی ویسے ہی آپکا خیال رکھے گا

اُنھوں نے اُس کے پیشانی پر پیار کیا اپنی جگہ سے اٹھ گئے اُن کے مسکرانے پر وہ بھی روتے میں مسکرا دی وہ باہر جاتے جاتے رک کے مشی کی طرف دیکھنے لگی

اور آپ کی یہ دوست بہت بد تمیز ہے۔۔۔۔۔۔۔ ہم سے اونچی آواز میں بات کرتی ہے۔۔۔۔۔۔ جو دل۔ میں آئے کہہ دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے آپ کی وجہ سے انہیں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ سمجھا دیں انہیں

اُنھوں نے پلٹ کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہا اور دوبارہ مشی کو غصے سے دیکھا اُس نے کان پکڑے Sorryuncle

دھیرے سے مسکرا کر بولی اُنھوں نے اُس کے گال پر ہلکی سے چپت لگائی اور مسکرا کر باہر نکل گئے

جب مشی نے باہر آکر اُن تینوں کے سامنے عزیز صاحب کے کہے گئے الفاظ دہرائے تو سنسان کوریڈور میں نیہا اور زمل کی چیخ گونجی جب کے نینا سن ہو کر کھڑی تھی

یہ کیا کر رہی ہے آپ لوگ۔۔۔۔۔۔ یہ ہاسپٹل ہے۔۔۔۔۔ یہاں شور کرنا منع ہے۔۔۔۔۔۔۔

نرس دوڑتی ہوئی اُن کے پاس آئی اور غصے سے بولی

معاف کیجئے گا۔۔۔۔۔۔

مشی نے شرمندگی سے کہا تو وہ اُن چاروں کو گھورتی آگے بڑھ گئی

نینا کیا ہوا

مشی نے نینا کو ہلاتے ہوئے ہوش میں لا کر پوچھا

ابھی ابھی تم نے جو کہا وہ سچ تھا یا مذاق

نینا نے بھوویں اٹھائے اُسے دیکھا

سچ تھا یار میں نے خود سنا ہے انکل نے کہا کہ وہ روحی کی خوشی میں خوش ہے۔ اور اُن دونوں کا رشتہ ایکسیپٹ کرنا چاہتے ہیں

مشی نے خوش ہوتے ہوئے اپنی بات دہرائی اور ان کی دفعہ پہلے سے زیادہ خوفناک چیخ کوریڈور میں گونجی مشی نے اُس کا منہ دبانا چاہا لیکن دیر ہو چکی تھی اور نرس بھڑک کر اُن کی طرف آئی

آپ لوگ باہر نکل جائے پلیز

سوری ہم اکسائٹمنٹ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی ایکسائیٹمنٹ کے چکر میں مریضوں کی تکلیف بڑھ جائے گی۔۔۔۔

نرس ہاتھ سے اُنھیں باہر دھکیلتی ہوئی بولی

ٹھیک ہے ہم جا رہے ہے

وہ لوگ وہاں سے سیدھے روحی کے پاس پہنچی

روحی ی ی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نینا بھاگ کر اُس سے لگ گئی وہ ہڑبڑا کے اُسے دیکھنے لگی

آرام سے آرام سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مارو گی کیا مجھے

تم نے زار کو فون کیا۔۔۔۔۔۔ بتایا اُسے

نینا نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو سوچ کیا رہی ہو فون کرو نا اُسے۔۔۔۔

نینا نے جلدی سے فون اٹھا کے اُس کے ہاتھ میں دیا اُس نے نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا رنگ جاتی رہی لیکن فون اٹھایا نہیں گیا

فون اٹھا نہیں رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فون مان سے ہٹاتے ہوئے کہا

غصّہ ہو کر گیا تھا مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاید اسلئے

میں ٹرائی کرتی ہوں

نینا نے اپنا فون نکالتے ہوئے کہا اور اُس کے نمبر پر فون ملایا دو رنگ کے بعد زار نے فون اٹھا لیا

ہیلو میں نینا بول رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے پوچھنے سے پہلے ہی وہ جلدی سے بولی زار نے آنکھیں گھمائی اُس نے نیا نمبر دیکھ کے فون اٹھا لیا تھا

دیکھیے مجھے آپ میں سے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔ آئندہ فون مت کیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے سے کہا اور فون بند کر دیا

لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نینا کی بات منہ میں ہی رہ گئی اور وہ فون کو حیرت سے دیکھنے لگی

اُس نے تو بات بھی نہیں سنی فون بند کر دیا

بہت غصے میں ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے کہا تھا آئندہ کبھی میرے سامنے بھی نہیں آئیگا۔۔۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں اب کیا ہوگا

روحی اُس کے غصے کا سوچ کر پریشان ہوتی ہوئی بولی

۔۔۔۔ تم نے اتنا ستایا ہے نہ اُسے تو اب منانا بھی پڑیگا۔۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑے نخرے تو تمہیں بھی اٹھانے ہوگے۔۔۔۔۔۔۔

نینا آخر میں مسکراتی ہوئی بولی

شاید کسی نے غلط خبر دی تھی یہاں تو کوئی نہیں ہے

ایک فون کال پر کسی نے رپورٹ کی تھی کے دو لوگوں کا بہت بڑا جھگڑا ہوگیا ہے

وہ اپنے ایک سب انسپکٹر کے ساتھ اُس جگہ پہنچا تھا وہ ایک پرانی فیکٹری تھی جو شائد کافی وقت سے بند تھی وہاں کسی کو نہ پا کر اپنے ساتھ موجود انسپکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اُس نے سر ہلا دیا دونوں باہر جانے کے لیے پلٹ گئے لیکن دروازے تک ہی پہنچے تھے کے پیچھے سے کسی نے اُس کے سر پر کسی بھاری چیز سے وار کیا تھا اُس کے منہ سے ایک آہ نکلی اور اُس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا وار اتنا شدید تھا کے اُس کے حواس گم ہونے لگے اور سامنے کا منظر دھندلانے لگا پھر بھی اُس نے پیچھے پلٹ کر مارنے والے کو دیکھا اُس کے ساتھ موجود انسپکٹر کے ہاتھ میں لوہے کی راڈ تھی زار نے غصے سے دانت پیستے ہوئے اُس کا کالر پکڑ کر کھینچا الٹے ہاتھ سے اُس کے منہ پر وار کیا وہ دور جا گرا وہ ڈر گیا

کے اب تو خیر نہیں لیکن زار کا دماغ سن ہونے لگا تھا اور چند پلوں کے بعد وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اُس انسپکٹر نے سکون کی سانس لے کر اُسے دیکھا اور جلدی سے اٹھ کر فون کان سے لگایا

شیرا تمہارا کام ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فون پر شیرا کو خبر دی تھوڑی دیر میں ہی شیرا وہاں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پہنچ گیا

شاباش۔۔۔۔۔ شیرا کو خوش کر دیا تم نے۔۔۔۔۔ اس کا انعام ملے گا تمہیں

شیرا زار کو بیہوشی کے حالت میں دیکھتے ہوئے خوش ہو کر بولا

بس اب اسے زندہ مت چھوڑنا۔۔۔۔۔ اگر یہ بچ گیا تو میری موت طے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نکلتا ہوں یہاں سے۔۔۔۔۔

انسپکٹر خوفزدہ ہو کر بولا اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا شیرا زمین بیٹھتے ہوئے زار کو دیکھنے لگا اُس کے چہرے کو ہاتھ میں دبوچے اپنی طرف کیا

پتہ ہے تو اُس دِن کیوں نہیں مرا۔۔۔۔۔۔۔ کیوں کے وہ موت تیرے لیے آسان ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔ تجھے تڑپا تڑپا کر مارنے کا میرا ارمان ادھورا رہ جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ کے تو موت کا خوف رکھنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔۔ تیری کمزوری تو کچھ اور ہے

وہ خباثت سے مسکرایا اور جھٹکے سے اُس کا چہرہ چھوڑ کے اٹھ گیا زار کا موبائل بج رہا تھا اُس نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اُس نے جیب سے موبائل نکال کر شیرا کی جانب بڑھایا سکرین پر روحی کا نام چمکتا دیکھ اُس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

روحی نے زار کا فون ملایا لیکن رنگ بج رہی تھی وہ اٹھا نہیں رہا تھا دو دن سے یہی ہو رہا تھا وہ اب پریشان ہو گئی تھی آج اُن لوگو نے واپس ممبئی جانا تھا اُس نے اُداسی سے فون کو دیکھا اور بیڈ پر رکھ دیا لیکن اگلے ہی سیکنڈ فون بجا تو فوراً اٹھا کر کان سے لگا لیا

ہیلو زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہاں تھے تم۔۔۔۔فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فون اٹھاتے ہی جلدی سے کہا بنا یہ جانے کے دوسری طرف زار نہیں کوئی اور ہے

افف یہ عاشقی۔۔۔کاش کوئی ہم سے بھی اتنی محبت کرے

شیرا حسرت بھری لہجے میں بولا تھا وہ اپنے دماغ پر زور دے کے اُس آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی

ک ک۔ک۔ون بول رہا ہے۔۔۔۔۔۔

میں وہ ہوں جس کے ہاتھوں تمہارے یار کا مرنا لکھا ہے۔۔۔بچانا چاہتی ہو اُسے۔۔۔۔

شیرا نے ہنستے ہوئے کہا جب کے اب وہ سمجھ گئی تھی کے یہ وہی ہے جس نے اُسے کڑ نیپ کیا تھا زار کی جان کا دشمن

زار کہاں ہے۔۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے زار سے بات کرنی ہے

وہ گھبرا کے بولی

اس وقت وہ تم سے بات کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔۔۔۔

۔ڈرو مت صرف بے ہوش ہے مرا نہیں۔۔۔۔۔اور اگر تم چاہتی ہو کے وہ زندہ رہے تو فوراً میرے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ جانا ورنہ آخری دیدار بھی نصیب نہیں ہوگا تمہیں اُس کا

شیرا نے فون بند کر دیا اور وہ بے یقینی سے دیوار کو دیکھتی رہی اُسے لگا یہ حقیقت نہیں محض ایک خیال ہے لیکن جب موبائل کی میسج ٹیون بجی تو اُس نے کانپتے ہاتھوں سے میسج کھولا۔۔۔۔۔۔

زار۔۔۔۔۔۔۔۔

زار کی تصویر تھی اور ساتھ ایک ایڈریس اُس نے اپنے کرتے کے گلے کو مضبوطی سے پکڑلیا

۔۔۔۔۔۔زار کے ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے اور کرسی پر اُسے رسی سے باندھا ہوا تھا اُس کی آنکھیں بند تھی۔۔۔۔خون کی ایک لکیر گردن سے نیچے تک آکر اُس کے شرٹ کو رنگین کر رہی تھی اُس نے ایک جھٹکے سے اپنے پیروں پر پڑا کمبل پھینکا اور بیڈ سے اُتر کر باہر نکلی

اُس کے منہ پر پانی پھینکا گیا تو اُس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جب ہوش سنبھلے تو شیرا کو دیکھا جو اُس کے سامنے کرسی لگا کے بیٹھا کمینگی سے مسکرا رہا تھا اُس نے غصے مٹھیاں بھینچ کر اپنے ہاتھ آزاد کرنے کی کوشش کی

سلام اے سی پی صاحب۔۔۔۔۔۔سنا ہے آجکل آپ بہت زور و شور سے ہماری تلاش میں لگے ہے۔۔۔۔۔۔ہمیں آپ کو اتنی تکلیف میں دیکھ کر اچھا نہیں لگا اس لیے سوچا کیوں نہ ہم خود ہی آپ سے مل لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔آخر آپکو آپکے انجام تک بھی تو پہنچانا ہے

شیرا اُسے شان سے بیٹھا بولا

تو نہیں بچے گا اب۔۔۔۔۔۔ غلطی کر دی تو نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے رک کر کہا اُس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

غلطی تو تو نے کی تھی میرے بھائی کو مار کر۔۔۔۔۔۔ اب جا کے تو اس شیر کے پنجے میں آیا ہے دیکھ آج کیا حشر کرتا ہوں تیرا۔۔۔۔۔۔۔ میں نے پہلے تجھے مارنے کی سوچ کر غلطی کی تھی تجھے تو تڑپانا ہے جیسے میں تڑپا ہوں اپنے بھائی کی موت پر۔۔۔۔۔ آج تیری باری ہے

زار دھیرے سے ہنسا

پہلے تو تو نے مجھ پر دھوکے سے وار کیا۔۔۔۔۔ پھر میرے ہاتھ باندھ کر میرے سامنے اپنی بہادری جھاڑ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ کمال کا شیر ہے تو

اگر ہمت ہے تو ایک بار مجھے کھول دے اُس کے بعد بات کرتے ہیں۔۔۔۔ پتہ چل جائیگا کے کون شیر ہے اور کون گیدڑ۔۔۔۔۔۔۔

دل تو میرا بھی بہت ہے کے اپنے ان ہاتھوں سے تیرے جسم کو زخموں سے بھر دوں لیکن اس سے تجھے زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ بہت سخت چیز ہے تو۔۔۔۔۔ اس لیے اس بار تیرے دل پر وار کریگا شیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جس لڑکی کی وجہ سے تو نے میرے بھائی کو مارا تھا نہ اب اُسی لڑکی کو تیری آنکھوں کے سامنے بے عزت کروں گا میں۔۔۔۔۔۔

شیرا کی الفاظ پر زار کی آنکھوں کی طرح اُس کا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا اُس کا دل کیا شیرا کو زندہ گاڑ دے مگر اُس کے ہاتھ بندھے تھے

کیا کہا تھا تو نے۔۔۔۔۔۔۔ وہ میری جان ہے۔۔۔۔۔۔ تو اب دیکھ کیسے میں تیری جان کی جان نکالتا ہوں۔۔۔۔۔

شیرا اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا اور زار نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا دے کر آزاد ہونے کی کوشش کی

روحی بنا کسی کو بتائے گھر سے نکل کر شیرا کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچی تھی لیکن اُس کے گھر میں نا ہونے پر عزیز صاحب نے فوراً اپنے آدمیوں کو اُسے ڈھونڈنے پر بھیج دیا تھا ساتھ ہی اُنہوں نے زار کو فون ملایا کیوں کے اس معاملے میں اُس سے زیادہ کسی پر یقین نہیں تھا۔۔۔۔ لیکن اُس کا نمبر بند تھا اور آفس میں پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ باہر گیا ہوا ہے

شیرا زار کے سامنے اُسی طرح بیٹھا فضول کی دھمکیاں دے رہا تھا اور زار اُسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے مسلسل اپنے ہاتھوں کو جھٹکا دے کر آزاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا روحی کو بھاگتے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہوتا دیکھ شیرا کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی اور زار کے غصے میں خوف کی ایک لہر نظر آئی

لیجئے۔۔۔۔۔۔ لیلیٰ اپنے مجنوں کو چھڑوانے آ ہی گئی

شیرا ہنستے ہوئے بولا روحی ہر چیز سے بے نیاز زار کو دیکھنے لگی

روحی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے پوری طاقت سے چلا کر بہت غصے سے کہا تھا لیکن روحی بجائے اُس کی بات ماننے کے روتی ہوئی اُس کی طرف بڑھی شیرا مسلسل ہنسے جا رہا تھا روحی زار کے پیروں کے پاس بیٹھ کر اُس کے

چہرے پر لگے خون کے نشان پر ہاتھ رکھ کر اُسے دیکھنے لگی اس کے ہونٹ کے کنارے سے بھی خون نکل رہا تھا اور گلے پر بھی ناخن سے بنے زخم کے نشان تھے جو شائد شیرا نے اس کے بندھے ہونے کا فائدہ اٹھا کر اُسے پہنچایا تھا

روحی۔۔۔۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پر دانت جمائے سختی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہے بولا

نہیں زار میں تمہیں اس حال میں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی

روحی میں نے کہا جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں صرف غصّہ تھا روحی نے سر نفی میں ہلا دیا

ارے یار اب کیا خود ہی ساری باتیں کر لو گے۔۔۔۔ ہمیں بھی موقع دو نا۔۔۔۔۔۔

شیرا نے روحی کو بازو سے پکڑے اٹھایا اپنے سامنے کر کے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا

افف قیامت ہو تم تو۔۔۔۔۔۔۔اب سمجھ آیا کے یہ تم پر اتنا مرتا کیوں ہے

شیرا خباثت سے ہنستا ہوا زار کی طرف دیکھنے لگا زار نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رسی کو جھٹکا دیا

تم نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔کے میں یہاں آگئی۔۔۔۔۔۔ت تو تم زار کو چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔۔

وہ زار کے بعد روحی کو دیکھنے لگا تو روحی ڈرتے ہوئے بولی

کہا تو تھا لیکن میں تیرے یار کی طرح زبان کا پکا نہیں ہوں نا لیکن تو فکر مت کر۔۔۔۔۔۔۔یہ مر بھی گیا نا تو تو اکیلی نہیں رہے گی۔۔۔۔۔۔۔شیرا ہے نہ ساری زندگی تیری خوبصورتی کا خیال رکھنے کے لیے

روحی نے اُسے ناگواری سے دیکھتے ہوئے منہ پھر لیا

کیا ہوا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔۔۔۔جانتا ہوں اتنے لوگو کے بیچ شرم آرہی ہوگی نا۔۔۔۔۔۔۔۔

اے تم سب باہر جاؤ۔۔۔۔ویسے بھی یہ کام اکیلے میں ہی کرنا اچھا لگتا ہے

شیرا اس کا بازو چھوڑ کر دو قدم آگے آکر زار کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اس کے کہنے پر سارے آدمی وہاں سے باہر نکل گئے اور روحی پیچھے ہو کر وہاں رکھے بکسوں کی دیوار سے لگ گئی شیرا نے زار کو اشارے سے دیکھنے کو کہا اور روحی کی طرف بڑھا

رک۔۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ روحی کے گلے میں موجود دوپٹے کی طرف بڑھ رہا تھا زار کے دھاڑنے پر رک گیا

اُسے ہاتھ لگانے کی غلطی بھی مت کرنا ورنہ تجھے اپنے پیدا ہونے پر افسوس ہوگا

زار اپنی سرخ آنکھوں میں دنیا جہاں کی نفرت سماتے ہوئے بولا شیرا واپس اس کی طرف آیا اور اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچے اُسے غصے سے دیکھنے لگا

سالے۔۔۔۔تو مجھے دھمکی دے رہا ہے تیری زندگی اس وقت میری مُٹھی میں ہے چاہوں تو ایک پل میں تیری سانسیں بند کر سکتا ہوں اور تو مجھے ہی آنکھیں دکھا رہا ہے

زار نے سر جھٹک کر اس کے ہاتھ سے خود کو آزاد کیا

تجھے ایک صلاح دے رہا ہوں تو مجھے مارنا چاہتا ہے نہ مار دے۔۔۔۔۔۔۔ابھی اسی وقت مار دے.....لیکن اگر تو نے اُس کو چھوا بھی تو بہت پچھتائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے جانے دے

زار نے قہر برساتی آنکھوں سے اُسے دیکھا

یہی خوف تو دیکھنا چاہتا تھا میں تیری آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔۔جو تجھے مارتے وقت کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔لیکن اب بھی کچھ کمی ہے

شیرا مسکرا کر روحی کی طرف دیکھنے لگا اور پھر دوبارہ زار کی طرف دیکھا تو زار نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اُسے روکا شیرا روحی کی طرف بڑھنے لگا روحی پیچھے ہوتی چلی گئی اور خوفزدہ ہو کر اُسے دیکھنے لگی پتہ نہیں کیوں اُسے یقین تھا کے اس کے ساتھ کچھ غلط ہو ہی نہیں سکتا پیچھے چلتے ہوئے اس کا پر کسی چیز سے لگا وہ زمین پر گری اور اگلے ہی لمحے بے ہوش ہو گئی شیرا بنا رکے روحی کی طرف بڑھا رہا لیکن اس کے قدم اب بھی روحی سے کچھ فاصلے پر تھے جب زار نے ایک دفعہ اور اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور اس کی رسی ڈھیلی پڑ گئی تھی شیرا کے جھک کر روحی کو چھونے سے پہلے ہی زار نے پیچھے سے آ کر اس کی گردن کو اپنے بازو میں جکڑ لیا تھا شیرا اس اچانک افتاد پر ہڑبڑا کر خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا اس کی آواز تک نہیں نکل رہی تھی کے وہ باہر کھڑے اپنے ادمیوں کو آواز دیتا

کہا تھا نا تجھے کے اُسے چھونے کی کوشش مت کرنا

وہ اپنے ہاتھ کی گرفت اس کی گردن پر سخت کرتا جا رہا تھا اور شیرا دونوں ہاتھوں سے اس کا ہاتھ پکڑے کھینچ کر خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا زار نے ہاتھ ہٹا کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور ایک زور کا مکہ اس کے منہ پر مار کر اُسے زمین پر گرا دیا شیرا زمین پر پڑا زور سے کھانسنے لگا اس کی سانس رک گئی تھی زار روحی کو دیکھ کر اس کی طرف آیا اور اس کا چہرہ تھپتھپا کر اُسے آواز دی لیکن اس کی آنکھیں بند تھی وہ غصے سے دوبارہ شیرا کی طرف بڑھا اور اس کا گریبان پکڑے اُسے اٹھایا شیرا خوفزدہ ہو کر اس کو دیکھ رہا تھا اب اُسے ڈر لگ رہا تھا کے جانے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے زار نے ایک کے بعد ایک

کئی تھپڑ اس کے منہ پر۔ مارے وہ دوبارہ زمین پر گرا۔۔ اس کے کانوں میں پولیس کے سائرن کی آواز گونج رہی تھی شاید پولیس باہر اس کے ساتھیوں کو پکڑ چکی تھی وہ انتظار کر رہا تھا کے پولیس اندر آئی اور اُسے بھی گرفتار کر لے تاکہ زار کے ہاتھوں مرنے سے بچ سکے زار نے اُسے بنا اٹھائے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اُسے لیجانے لگا شیرا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کے آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے جب زار نے اسے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا

تو نے ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔۔۔ تیرا بھائی تو صرف اُسے چند پل تکلیف پہنچانے کی وجہ بنا تھا تو میں نے اُسے مار دیا۔۔۔۔ تو نے تو اس کی طرف گندی نظر سے دیکھا۔۔۔ اُسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی۔۔۔۔ تیرا کیا کرونگا خیال نہیں آیا تجھے۔۔۔۔

تو تو۔۔۔ تو مجھے مار نہیں سکتا۔

شیرا لڑکھڑاتا ہوا بولا

تو روکے گا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اس کا گلا پکڑ کے اُسے جھٹکا دیا

میں سرینڈر کر رہا ہوں مجھے گرفتار کر لے

اس وقت تو قانون کا نہیں میرا مجرم بن کر کھڑا ہے اور جو غلطی تو نے کی ہے نا اس کے لیے موت بھی بہت چھوٹی سزا ہے۔۔۔۔۔۔

زار نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے کہا اور سامنے دیوار کی طرف دیکھا شیرا نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گی وہ اس فیکٹری کا الکٹریسٹی سپلائی بورڈ تھا جو الماری کی طرح بند تھا اور اس پر ڈینجر کا نشان بنا ہوا تھا زار اُسے لیے آگے بڑھا

تو غلط کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھوڑ دے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرا اب بھی اُسے دھمکانے کو کوشش کر رہا تھا اور ساتھ ہی خود کو چھڑانے کی زار نے اس کی طرف غصے سے دیکھا اور سر نفی میں ہلاتے ہے پوری طاقت سے اس کی پیشانی پر مکہ مارا وہ زمین پر گرا زار نے آگے بڑھ کر وہ دروازہ کھولا اور اس کے اندر لگے بڑے فیوز کو کھول کر اس پر لگے کور زمین پر پھینک وہاں پر جو بٹن تھے سب آن کر دیے اور کچھ تاریں کھینچ کر چھوڑ دی شیرا اُسے دیکھ کر اس کے ارادے سمجھتا کراہتے ہوئے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش میں تھا زار نے مین سوئچ کا بٹن دبا کر سسٹم کو آن کیا اور شیرا کی طرف بڑھا وہ چند قدم کے فاصلے پر لنگڑاتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا زار نے اُسے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا

پیٹھ دکھا کر کہا بھاگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی موت سے اتنا ڈرتا ہے تو۔۔۔۔اور اُن لوگو کا کیا جن کی زندگیاں تو نے چھینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج ہر ایک کی موت کا حساب برابر ہو جائے گا۔۔۔بہت شوق ہے نا تجھے لوگو کی جانیں لینے کا۔۔۔۔۔۔۔۔اب محسوس کر موت ہوتی کیا ہے

زار اس کا چہرہ ہاتھ میں دبوچے غصے سے بولا اور اسے زور سے اس طرف لات ماری کے وہ پیچھے اس الماری پر جا گرا چنگاریاں زمین پر گرنے لگی اور وہ کرنٹ سے تڑپنے لگا چیخنے لگا زار اُسے نفرت سے دیکھ رہا تھا جب اُسے اپنے پیچھے روحی کی چیخ سنائی دی اس نے پلٹ کر دیکھا روحی کے پیچھے پولیس کے

کچھ لوگ تھے اور وہ خوفزدہ ہو کر شیرا کو دیکھ رہی تھی زار نے آگے بڑھ کر اُسے سینے سے لگایا اور اس کی نظروں کا زاویہ بدلا روحی آنکھیں بند کیئے اس کی شرٹ کو سختی سے پکڑے رونے لگی جب کے وہ اب بھی شیرا کے مردہ جسم کو تڑپتا ہوا دیکھ رہا تھا کچھ ایسے ہی اس نے بھی تڑپایا تھا زار کو اور اب وہ سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ شیرا کا جسم بے جان ہو کر زمین پر گرا تھا اور زار نے آنکھیں بند کیے روحی کے سر پر چہرہ رکھ دیا تھا

اس کے آنسوؤں کی نمی کو۔ محسوس کر کے آنکھیں کھولیں اور اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا اور اس کے آنسو صاف کیے روحی دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی پولیس کے ساتھی اب شیرا کی طرف بڑھ رہے تھے زار نے جب عزیز صاحب کو اندر آتے دیکھ تو روحی کے گرد اس کا حصار کمزور ہو گیا تھا روحی نے محسوس کر کے اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر زار نے اُسے دیکھتے ہوئے خود سے دور کیا وہ سمجھ نہیں پائی کے آخر کیوں لیکن جب اپنے پاپا کے پکارنے پر پیچھے پلٹی تو سمجھ آ گئی وہ دوڑ کر اُن کے سینے سے لگ گئی

آپ ٹھیک تو ہے نا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

عزیز صاحب نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو اُس نے دھیرے سے سر ہلا دیا اور زار کو باہر جاتے ہوئے دیکھنے لگی

زار کے پیچھے وہ بھی باہر آئی تھی جب وہ بوتل گاڑی سے نکالے پانی پینے میں لگا تھا

زار تمہیں چوٹ لگی ہے ہاسپٹل چلنا چاہیے
کیا ضرورت تھی یہاں آنے کی۔۔۔۔۔۔۔
زار نے اُس کے سوال پے سوال کیا تھا غصے سے
اس نے مجھے دھمکی دی تھی اگر میں یہاں نہیں آتی تو وہ تمہیں مار دیتا
تو مرنے دیتی مجھے۔۔۔۔۔ زندگی میں تو چھوڑ ہی چکی ہو مرنے کے لیے بھی چھوڑ
دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔ جانتی ہو نا کتنے خطرناک لوگ ہے یہ۔۔۔۔ کچھ ہو جاتا اگر تمہیں تو
وہ غصے سے کہتے ہوئے آخر میں فکر سے بولا اور رخ دوسری جانب کر لیا
کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔ تم ہو نا میری حفاظت کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
روحی نے مسکرا کر اُسے دیکھا وہ انگوٹھے سے ہونٹ کے نیچے لگا خون صاف کر رہا تھا
آج تک ہر مصیبت سے بچایا ہے تم نے مجھے اب تو مجھے یقین ہو چکا ہے کے اللہ نے خاص تمہیں
میرا گارڈ بنا کر ہی بھیجا ہے
زار نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر منہ پھر لیا خفگی سے
اور شاید پاپا کو بھی اس بات کا احساس ہو چکا ہے اسی لیے تو انہوں نے اپنی قسم واپس لے لی ہے
روحی نے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا زار نے اُس کی طرف حیرت سے دیکھا روحی کی
مسکراہٹ گہری ہوئی
انہوں نے کہا۔۔۔۔۔۔ مجھے اپنی بیٹی کی خوشی چاہیے۔۔۔۔۔۔ اور میری خوشی تم ہو۔۔۔۔۔۔۔
تم سچ کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زار اُس کی طرف دیکھ کر بیقینی سے پوچھنے لگا

ہاں۔۔۔۔۔اب ہر امتحان ختم ہو چکا ہے

Imallyours

روحی نے سر ہلاتے ہوئے کہا زار نے ایک لمحہ ضایع کیے بنا اُسے خود سے لگا لیا اور کتنی ہی دیر تک آنکھیں بند کیئے اُسے خود سے لگائے رکھا پھر اچانک جیسے کچھ یاد آنے پر فوراً اُس سے الگ ہوا

کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔

روحی اُس کے بدلتے چہرے کو حیرت سے دیکھنے لگی

جب تمہاری مرضی ہوگی میری زندگی میں آجاؤگی جب دل کیا چلی جاوگی۔۔۔۔۔۔۔۔اور پھر جب تمہارا دل کرے واپس آجاؤگی۔۔۔۔۔

تم نے اور تمہارے پاپا نے مجھے کیا اپنی خریدی ہوئی کوئی چیز سمجھ رکھی ہے۔۔۔۔۔۔جو ہر بار اپنے مرضی سے استعمال کرے۔۔۔۔۔۔تم اپنی مرضی سے گئی تھی۔۔۔۔۔لیکن میری زندگی میں اپنی مرضی سے واپس آ نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے کبھی کچھ نہیں سمجھا۔۔۔۔۔۔تمہارے پاس ایک ہی رشتے کی اہمیت تھی ۔۔۔۔۔۔تمہارے پاپا کی اہمیت تھی بس۔۔۔۔۔میں تو کچھ ہوں نہیں نا تمہارے لیے۔۔۔جس

رشتے کو تم نے کبھی مانا نہیں۔۔۔۔۔ کبھی سمجھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس رشتے کو نبھانے آئی ہو آج

وہ ناراضگی سے اُس کی بات کاٹ کر بول رہا تھا اور روحی اُسے پریشانی سے دیکھنے لگی

تمہارے پاپا نے، میرے پاس آنے کی اجازت بھلے دے دی ہو پر میری زندگی میں اب تمہاری کوئی جگہ نہیں

ایسا مت کہو زار۔۔۔۔۔۔

روحی نے اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھنا چاہ وہ فوراً پیچھے ہوا

تو اور کیا کہوں میں تم بتاؤ۔۔۔۔۔۔ تم نے اس رشتے کو کبھی اہمیت دی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ جب نبھانا ہی نہیں تھا تو رشتا جوڑا کیوں تھا مجھ سے

میں نے جلد بازی میں فیصلہ کر لیا تھا زار۔۔۔۔ اُس وقت سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔ لیکن بعد میں احساس ہوا کے پاپا کو چوٹ پہنچا کر خوش نہیں رہ سکتی میں۔۔۔۔۔۔ اور یہ رشتا جوڑ کے تمہیں بھی مشکل میں ڈال دیا میں نے

آسان لفظوں میں بات کرو۔۔۔۔۔۔ کہو کے میں نے غلطی کر دی تھی نکاح کر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زار میں شرمندہ تھی تم سے پیار کر کے۔۔۔۔

زار نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور لب بھینچ لیے

تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو زار۔۔۔۔ اگر پاپا کی مرضی سے یہ نکاح ہوتا تو میں کبھی پیچھے نہیں ہٹتی۔۔۔۔۔۔۔۔ کبھی تمہیں دکھ نہیں دیتی

اُس نے زار کے چہرے پر ہاتھ رکھا جیسے وہ اگلے سیکنڈ جھٹک چکا تھا

پاپاپاپاپاپا۔۔۔۔پاپا یہ پاپاوہ۔۔۔۔۔۔۔۔بس ایک تم اچھی اور دوسرے تمہارے پاپا اچھے۔۔۔۔۔۔برا تو صرف میں ہوں نہ۔۔۔۔۔اور تم دونوں اچھوں کے بیچ میرے جیسے نالائق انسان کی کیا ضرورت۔۔۔۔۔۔۔۔تم اپنے پاپا کے ساتھ خوش رہو اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو مجھے نا تمہارے پیار کی ضرورت ہے نہ تمہارے پاپا کی ہمدردی کی

اُس کے آگے انگلی اٹھا کر غصے سے بولا اور آگے بڑھ کر اپنی جیپ کا دروازہ کھولا لیکن اندر بیٹھنے کی بجائے رک کر اُس کے پریشان چہرے کو دیکھنے لگا

اور اُس رات کے لیے زندگی بھر معاف نہیں کرونگا

۔۔۔۔۔۔۔۔اُس وقت بہت ضروت تھی مجھے تمہاری

اس نے روحی کی طرف دیکھ کر کہا تو اُس کی آنکھوں میں غصے سے زیادہ تکلیف دیکھ کر روحی کا دل بھرنے لگا

پر تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔میرا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔۔۔مجھے خود سے دور کر دیا۔۔۔۔۔۔اب زندگی بھر دور ہی رہنا

وہ جتاتے ہوئے بولا اور گاڑی میں بیٹھ کر اُسے اُس کے آنسوؤں سمیت چھوڑ گیا

اُس نے گاڑی گھر کے سامنے روکی اور سامنے رکھا موبائل اٹھا کر اُسے دیکھنے لگا دو دن سے اُسے انتظار تھا کے شاید اُس کے فون پر روحی کا نمبر جگمگائے گا ہاں وہ اُس سے خفا تھا اُسے غصّہ دکھانا چاہتا

تھا لیکن اُس کا غصّہ اُس کی محبت سے زیادہ قیمتی نہیں تھا وہ اُسے محض اپنی ناراضگی کی وجہ سے پھر کھونا نہیں چاہتا تھا وہ انتظار کر رہا تھا کے روحی اُسے منانے کی کوشش کریگی لیکن اُس کی خاموشی اب اُسے سچ میں غصّہ دلا رہی تھی

اُس نے فون جیب میں رکھا اور اندر چلا گیا اُس نے باہر موجود گاڑی پر شاید غور نہیں کیا تھا لیکن اندر عزیز صاحب کو بیٹھے دیکھ اُسے حیرت کا جھٹکا لگا اُس کی امی اُن کی خاطر کرنے میں لگی تھی لیکن وہ اُنھیں دیکھنے کے باوجود بغیر کوئی بات کیے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا

زار۔۔۔۔۔کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

رفعت نے اُسے روکتے ہوئے کہا

منسٹر صاحب تم سے ملنے آئے ہیں۔۔۔۔

اُسے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے زبردستی مسکرائی وہ آکر اُن کے سامنے والی صوفہ چیئر پر بیٹھا لیکن اس کے دیکھنے کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا عزیز صاحب کو اسکا اکڑ دکھانا غصّہ تو دلا رہا تھا لیکن وہ خاموش رہے

جی کہیے۔۔۔۔۔۔۔

سرد لہجے میں کہتے ہوئی و آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اس حرکت پر رفعت نے شرمندہ ہو کر عزیز صاحب کو دیکھا

تم نے جو ہماری بیٹی کی جان بچائی اُس کا شکریہ ادا کرنے آئے ہے ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔یہ میرا کام ہے۔۔۔۔۔۔اتنی سی بات کے لیے۔۔۔۔۔آپ کو یہاں آنے کی تکلیف نہیں کرنی چاہیے تھی

اُن کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی وہ بول اٹھا تھا اور اپنی بات میں کاٹتے جانے پر عزیز صاحب اچھے خاصے بدمزہ ہوئے

تمہارے اسی اٹیٹوڈ کی وجہ سے ہم تمہیں پسند نہیں کرتے۔۔۔بات کرتے وقت گھمنڈ کو سر پر رکھنے والے لوگ ہمیں بلکل پسند نہیں

انہوں نے بمشکل اپنے لہجے کو سخت ہونے روکا زار دھیرے سے ہنسا

تب تو آپ خود کو بھی پسند نہیں کرتے ہوگے۔۔۔۔۔۔کیوں کے یہ ساری خوبیاں تو آپ میں مجھ سے بھی زیادہ ہے

زار کو کیسے بھی اپنا غصّہ تو نکالنا تھا ایسے ہی سہی

زار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا بولے جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رفعت نے اُسے ٹوکا اور ساتھ ہی ایک گھوری سے نوازا

ہم یہاں تم سے بحث کرنے نہیں آئے۔۔۔۔۔۔بلکہ صرف اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے اس رشتے کی رضامندی ظاہر کرنے آئے ہے۔۔۔یقین کرو ہمیں آج بھی تم اتنے ہی ناپسند ہو۔۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں ہماری بیٹی نے کیا دیکھ لیا تم میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر منہ پھیرے بولے

آپ اس کی باتوں کا برا مت مانیے میں اس کی طرف سے آپ سے معافی۔۔۔۔۔۔

زار کے جواب دینے کا ارادہ دیکھ کر انہوں نے اُسے چپ کا اشارہ کیا اور خود بولنے لگی

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم چلتے ہے شکریہ۔۔۔۔۔۔

انہوں نے جلدی سے کہہ کر اُنہیں روکا

بہت خوشی ہوئی آپ یہاں آئے۔۔۔۔۔۔۔ خدا حافظ

رفعت نے اُنہیں مزید نا روکنے میں ہی بھلائی جانی ورنہ اُن کا بیٹا تو جنگ کے لیے تیار بیٹھا تھا

پاگل ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک تو وہ یہاں آئے تم سے بات کی۔۔۔۔ اور تم اُن سے اتنی بدتمیزی سے بات کیے جا رہے تھے

عزیز صاحب کو باہر تک چھوڑنے کے بعد وہ واپس آتے ہی اس پر برس پڑی

وہ آدمی اسی لائق ہے۔۔۔۔۔۔ اُس نے جو میرے ساتھ کیا نا اُس کے بعد تو اُس کی شکل سے بھی نفرت ہی مجھے

اور روحی سے۔۔۔۔۔ روحی سے کوئی مطلب ہے تمہیں یا نہیں۔۔۔۔ جانتے ہو نا اُس کے پاپا کے دماغ کو تمہاری یہ بیکار باتیں سننے کے بعد کوئی حیرت نہیں ہے کے وہ واپس اپنی پرانی ضد پر آجائے۔۔۔۔ تمہیں شاید روحی سے شادی کرنے کی جلدی نا ہو لیکن اب میں اُس کے پاپا کا ارادہ بدلنے سے پہلے اُسے اس گھر میں لانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔ سنا تم نے

رفعت نے اس کی بات کاٹ کر غصے سے کہا وہ چپ رہا

لوگ محبوبہ سے روٹھ کر اُسے تنگ کرتے ہیں یہ اپنے سُسر کو غصّہ دکھا رہا ہے۔۔۔۔ جانتا ہی نہیں جیسے اُنہیں۔۔۔۔۔۔ بڑی مشکل سے جن نکلا ہے۔۔۔ کیا چاہتے ہو واپس چڑھ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے سنا کر اندر چلی گئیں جب کے وہ وہیں بیٹھا رہا

میں اچھی تو لگ رہی ہوں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سوال وہ کوئی ساتویں بار پوچھ رہی تھی اندر ہی اندر زار غصّہ ہے یہ خیال ستا رہا تھا اور پریشانی اس کے چہرے پر نظر آ رہی تھی

ہاں بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔۔ڈونٹ وری وہ ڈر کر بھاگے گا نہیں تم سے۔۔۔۔۔

نینا نے بیزاری سے جواب دیا وہ سب اُسے سمجھا سمجھا کر تھک چکیں تھی کے نارمل ہو جائے ٹینشن نا لیں لیکن روحی کو بے چینی ہو رہی تھی زار اس سے ڈھنگ سے بات جو نہیں کر رہا تھا اُن دونوں کا دوبارہ نکاح ہوا تھا اور اس بار بہت بڑا جشن رکھا گیا تھا جیسے عزیز راجپوت کی اکلوتی بیٹی کا ہونا چاہیے رخصتی کے وقت دونوں کو ساتھ بیٹھایا گیا تھا لیکن یہاں بھی زار نے درمیان میں فاصلہ قائم رکھا تھا

ہائے کتنا ہینڈسم لگ رہا ہے آج تو۔۔۔۔۔۔کہیں میرا سچ میں ہی دل نہ آ جائے اس پر۔۔۔۔۔۔۔

نینا نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی تو روحی نے اُسے گھورا اور جب اس نے دوبارہ زار کو دیکھا تو چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی وہ واقعی کسی شہزادے کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا ہر روپ ہی روحی کو بہت دلکش لگتا تھا چاہے وہ غصّہ ہو۔۔۔۔۔۔مسکرائے۔۔۔۔یا ناراض ہو اس کا ہر انداز جدا تھا

زار تم اب تک ناراض ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولی جب فوٹوگرافر کے کہنے پر وہ اس کے قریب آیا تھا

تم نے جو غلطی کی ہے وہ بہت بڑی ہے۔۔۔۔۔اس کی سزا تو مل کر رہے گی تمہیں۔۔۔۔۔
وہ اس کی جانب دیکھ کے بولا اور روحی کو مزید پریشان کے گیا

غصّہ تو بہت ہے تم پر۔۔۔۔لیکن ہمارا غصّہ ہماری بیٹی کی خوشی سے بڑھ کر نہیں ہے۔۔۔۔اسی لیے باپ بن کر ریکویسٹ کر رہے ہیں تم سے ہماری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
عزیز صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اس بار نا وہ اپنے غصے کو جیتنے دینا چاہتے تھے نا اپنی انا کو
فکر مت کیجئے میرے لیے مجھ سے پہلے آپ کی بیٹی آتی ہے اسی لیے خود سے زیادہ خیال رکھوں گا اس کا۔۔۔۔۔۔تب آپکو بھی افسوس ہوگا کہ کتنے غلط تھے آپ۔۔۔۔۔۔۔
زار اُن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بولا انہوں نے آگے بڑھ خود اُسے گلے لگایا اور اس پل اُن کا جھکنا زار کی ہر ناراضگی کو دور کر گیا
ہم اس دن کا بے صبری سے انتظار کرے گے۔۔۔۔۔
وہ اس کے گلے لگے ہوئے بولے اور وہ دھیرے سے مسکرایا

وہ کمرے میں ادھر سے اُدھر ٹہلتی اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی
کیا ہوا کیوں اتنی پریشان ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے
رفعت اس کا بیگ لے کر اندر آئی تو اس کے چہرے کو نوٹ کرتے ہوئے بولیں

امی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔زار ناراض ہے مجھ سے اتنے دن میں ایک بار بھی بات نہیں کی، ۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا کیسے بات کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے رفعت کو اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا

امی کیا آپ کو بھی لگتا ہے کے میں غلط ہوں

اُن کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اُن سے پوچھنے لگی

بلکل نہیں کیوں کے میں خود ایک عورت ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ایک لڑکی اکثر جب رشتوں کے درمیان پھنس جاتی ہے۔۔۔۔۔اس کے لیے مشکل ہو جاتا ہے کسی ایک کو چننا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے میں ہم دیکھنے والے صرف اُسے برا بھلا ہی کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے سمجھنا کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔تم نے اپنے پاپا کو چنا کیوں کے تمہیں ڈر تھا اُنھیں کھو نہ دو۔۔۔۔۔۔۔تم نے جو کیا اس میں کچھ غلط نہیں اگر غلط ہوتا تو آج خدا تمہارا ساتھ نہیں دیتا۔۔۔۔۔تمہیں ایک امتحان سے گزرنا تھا جس میں تم پاس ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔اور میں زار کو جانتی ہوں وہ بھی سمجھتا ہے کے تم غلط نہیں ۔۔۔۔۔۔۔اُس کا دل ٹوٹا تھا با اسکا غصّہ نکال رہا ہے لیکن۔۔۔۔وہ کچھ دیر کی جھوٹی ناراضگی تو دکھا سکتا ہے مگر تمہیں سزا نہیں دے سکتا کبھی

رفعت اُسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولیں اور روحی کو اپنا دل ہلکا محسوس ہوا وہ اُن کے سینے سے لگ گئی

مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا لیکن آپ کی باتوں سے اب ڈر بھاگ گیا تھینکیو امی۔۔۔۔۔

رفعت کے سمجھانے سے اُس کا ڈر کم تو ہو گیا تھا لیکن اب بھی زار کی دھمکی یاد آ رہی تھی کے سزا تو ملے گی۔۔۔۔۔اُس نے زار کے ہاتھوں جس طرح شیرا اور اُس کے ساتھیوں کی درگت بنتے دیکھا تھا اُسے ڈر تھا کہیں اُس کا بھی ایسا ہی کوئی حال نہ ہو دروازہ کھلتے ہی وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر اُسے گھبرا کر دیکھنے لگی زار بنا کوئی نوٹس لیے اُس کے پاس آیا

چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے باہر چلنے کہا اشارہ کیا جس پر وہ اُسے حیرانی سے دیکھنے لگی

،

کک۔۔۔کہاں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گھبرا کر پوچھا زار نے اُس کی کلائی پکڑی اور خود اُسے باہر لے آیا اب تو اُسے یقین ہو گیا تھا کے سزا تو اُسے مل۔کر رہے گی

زار ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دس منٹ سے خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا اور روحی سوچ رہی تھی کے آخر سزا کیا ملے گی

ابھی پتہ چل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بنا دیکھے جواب دیا اُن کی گاڑی جہاں رکی وہ کوئی گیسٹ ہاؤس تھا اور بہت ہی خوبصورت تھا زار نے گاڑی سے باہر آ کر اُس کی طرف کا دروازہ کھولا اور اُسے باہر آنے کا اشارہ کیا اُس نے سر نفی میں ہلا دیا اور معصوم سی شکل بنا کر اُسے دیکھنے لگی زار نے دوبارہ کہنے کی بجائے جھک کر اُسے اٹھا لیا اور اندر لیے آیا

زار۔۔۔۔ آئے ایم سوری۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تم غصّہ ہو لیکن۔۔۔۔۔

روحی گھبرا کر کہنے لگی لیکن اندر داخل ہوتے ہی خوبصورتی سے سجے گارڈن کو دیکھ کر اُس کی بات ادھُوری رہ گئی زار نے اُسے نیچے اُتارا اور مسکرا کر دیکھنے لگا گارڈن کے ایک سائڈ میں بڑا سا بورڈ لگا ہوا تھا جو لائٹس اور پھولوں سے سجا تھا اور اُس پر لکھا تھا

Zaarlovesroohi

گارڈن کو بہت اچھے سے سجا کر درمیان میں ایک ٹینٹ لگایا ہوا تھا جس کے درمیان میں پھول بیچنے ہوئے تھے اور اطراف سے سفید پردے لٹک رہے تھے شاید وہ ہر چیز کو دیکھ کر اُس میں یوں ہی کھوئی رہتی جب زار نے پیچھے سے اُس کے قریب آ کر اپنے حصار میں لیا

کہا تھا نا تمہیں سزا ملے گی۔۔۔۔۔۔ تمہاری سزا یہ ہے کے اب تم ایک پل کے لیے بھی مجھ سے دور ہونے کے بارے میں نہیں سوچو گی

وہ اُس کے کان کے قریب سرگوشی کے انداز میں بولا اور اُس کا رخ اپنی طرف کیا

تمہیں تکلیف دینے کے بارے میں تو سوچ بھی نہیں سکتا میں۔۔۔۔۔ دو سال تمہارے بنا رہ کر ہر روز ایک نئی تکلیف سے گزرا ہوں۔۔۔۔ اتنا بے وقوف نہیں ہوں کے اب اس خوشی کو غصے اور بدلے کی نظر کر دوں۔۔۔۔۔۔ اب تو ہر لمحہ بس پیار کے لیے ہے۔۔۔۔ نا غصے کی کوئی جگہ ہے نا جدائی کی

دونوں ہاتھوں میں چہرہ تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اور روحی بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے مسکرا دی

آنکھیں بند کرو

زار نے اُس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا تو روحی اُسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی زار نے اُس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اُنھیں بند کیا اور اُس کا رخ دوسری طرف کیا روحی نے ایک پل کے لیے اُس کی غیر موجودگی کو محسوس کیا تھا پھر کچھ ہی سیکنڈ میں وہ واپس آکر اُس کے قریب کھڑا تھا

اب کھولو۔۔۔۔۔۔

نزدیک سے ہی اُس کی آواز آئی تو روحی نے آنکھیں کھولیں آنکھیں کھلتے ہی جگمگانے لگی سامنے تاروں کی طرح جھلملاتے جگنوؤں کو دیکھ کر جو اندھیرے میں جلتے دیوں کی مانند روشنی بکھیر رہے تھے

یہ جگنو تمہیں بہت پسند ہے نا

زار نے اُس کے گرد ہاتھ باندھتے ہوئے اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھا روحی نے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے سر ہلا دیا

تمہیں پتہ ہے مجھے تم سے محبت کب ہوئی تھی

وہ اُن جگنوؤں کی روشنی کو زار کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

جب میں نے تمہارا چہرہ ان جگنوؤں کی روشنی میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زار کی نظریں اُس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی اور روحی اُس کے ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی

اس وقت پہلی دفعہ میرے دل سے آواز آئی تھی۔۔۔۔۔ کے اس سے خوبصورت منظر دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔۔۔

اُس نے جھک کر روحی کے لبوں کو چھوا اور دھیرے سے مسکرایا اور روحی شرمندہ ہو کر سر جھکا گئی

تمہیں نہیں لگتا ہمیں اب گھر جانا چاہیے۔۔۔۔امی پریشان ہو رہی ہونگی

اُس نے ٹاپک بدلنے کی کوشش کی وہ دھیرے سے ہنسا

افف تمہیں پتہ بھی نہیں کے تم شرماتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی ہو

میں شرماتی نہیں۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی اور اُسے خفگی سے دیکھا

اور اگر میں شرمانے پر مجبور کر دوں تو۔۔۔۔۔۔۔

زار نے اُسے شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا اور دھیرے سے ہنس دیا

امی کو میں بتا کر آیا ہوں اس لیے تمہیں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔تم یہاں بیٹھو

زار اُس کا ہاتھ تھامے اُسے ٹینٹ کے نیچے تک لے آیا اور نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا روحی نے اُس کے کہے پر عمل کیا اور اُن پھولوں پر بیٹھ کر اُسے دیکھنے لگی جب زار اپنا گٹار ہاتھ میں لیے اُس کے پاس آکر بیٹھا وہ اُس کا ارادہ جان کر مسکرائی اور تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اُسے دیکھنے لگی زار نے گٹار کے تاروں کو چھوا اور خاموشی کو دل چھو لینے والی آواز نے توڑا

سپنا جہاں۔۔۔۔۔۔۔۔دستک نا دے

چوکھٹ تھی وہ۔۔۔۔۔آنکھیں میری

باتوں سے تھی۔۔۔۔۔۔تعداد میں

خاموشیاں۔۔۔۔۔زیادہ میری

جب سے پڑے۔۔۔تیرے قدم

جلنے لگی۔۔۔۔۔دنیا میری
وہ اُسے دیکھتے ہوئے گا رہا تھا ایک پل کو رکا
میرے دل میں جگہ جو بھی خالی تھی
دیکھا وہاں پے آج تیرا پہرا ہے
میں بھٹکتا ہوا سا ایک بادل ہوں
جو تیرے آسماں پے آ کے ٹھہرا ہے
اُس نے گٹار اٹھا کر نیچے رکھا اور روحی کا ہاتھ پکڑے ہونٹوں تک لے گیا دوسرے ہاتھ سے اُس کے نوزرنگ کو نکال کے نیچے کیا اور ہاتھ گلے میں ڈالے اپنے قریب کیا اور پیشانی سے پیشانی ٹکائے آنکھیں بند کی
تو روح ہے تو میں کایا بنوں
تا عمر میں تیرا سایہ بنوں
کہہ دے تو بن جاؤں بیراگ میں
کہہ دے تو میں تیری مایا بنوں
میں ساز ہوں۔۔۔۔تو راگنی
میں رات ہوں۔۔۔۔۔۔تو چاندنی
آنکھیں کھول کر پیچھے ہوا اور روحی کو خود سے لگاتے ہوئے زمین پر لیٹ گیا روحی اُس کے الفاظ اور اُس کی آنکھوں میں کھوئے ہوئے اُسے دیکھ رہی تھی

میرے دل میں جگہ جو بھی خالی تھی

دیکھا وہاں پے آج تیرا پہرا ہے

میں بھٹکتا ہوا سا ایک بادل ہوں

جو تیرے آسماں پے آ کے ٹھہرا ہے

اُس نے روحی کی پیشانی پر ہونٹ رکھے اور اُسے اپنے اور قریب کر لیا روحی خود کو بھولے بس اُس کی تیز دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی اب نا دل میں کبھی اُسے کھونے کا ڈر تھا نہ اُس کے بغیر رہنے کا تصور ۔۔۔۔ اُس نے خود سے ایک وعدہ کیا کے وہ اپنی ہر غلطی کا مداوا کریگی دو سال میں جو دکھ اُس نے زار کو دیے اب اُن کے بدلے میں اُسے دوگنی محبت دینی تھی اب صرف اُس کے لیے جینا تھا۔۔۔۔ زار کی روحی بن کے جینا تھا

ختم شدہ